ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف و ینہون عن المنکر

روداد

اجلاس ششم ندوۃ العلما

منعقدہ

۱۴-۱۵-۱۶ شوال ۱۳۱۸ھ مطابق ۳-۴-۵ جنوری ۱۹۰۱ء

بمقام مدراس

حسب ایماء

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

در اسلامی پریس شاہجہانپور زیور طبع پوشید

فہرست مضامین رودادِ اجلاس نہم ندوۃ العلما منعقدہ مدراس

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ	۱
۲	قصیدہ عربیہ مولوی حکیم شیخ عبداللہ صاحب جیتیکر رئیس بمبئی	۶
۳	اجلاس اول	۹
۴	تقریر جناب الحاج عبدالقدوس بادشاہ صاحب	۱۰
۵	کارروائی ندوۃ العلما از غرۂ شوال سنہ ۲۰ھ تا آخر رمضان سنہ ۲۱ھ	۱۳
۶	تقریر مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	۳۴
۷	اجلاس دوم	۳۸
۸	قصیدہ عربیہ مولانا ابوبکر عبدالرحمن بن شہاب الدین العلوی الحسینی الحضرمی	۳۹
۹	خلاصہ تقریر شیخ محمد عبدالحق صاحب [illegible] مسلم اسٹریلیا	۴۴
۱۰	خلاصہ تقریر مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری	۴۷
۱۱	قومی نظم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب مغموم سوداگر	۵۱
۱۲	اجلاس سوم	۵۳
۱۳	مضمون مولوی محمد غوث سعید صاحب مددگار پرائیوٹ سکرٹری سرکار عالی	۵۴
۱۴	تقریر جناب ملا عبدالقیوم صاحب معتمد دائرۃ	۶۴
	المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن	۶۶
۱۵	تقریر مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی	۶۸
۱۶	تقریر جناب ملا عبدالقیوم صاحب	۷۰
۱۷	تقریر صاحبزادہ مولوی سید عبداللطیف صاحب قادری صدر انجمن اجلاس سوم ندوۃ العلما مدراس	۷۲
۱۸	نقل خط شمس العلما مولانا سید رکن الدین محمد القادری صاحب سجادہ قطب ویلور	۷۳
۱۹	نظم مولوی نظام الدین صاحب فاروقی نظامی	۷۵
۲۰	تقریر جناب ملا عبدالقیوم صاحب	۷۸
۲۱	نقل خط شیخ محمد مشیر حسین صاحب قدوائی تعلقدار گدیہ	۷۹
۲۲	اجلاس سوم	۸۱
۲۳	تقریر مولوی شاہ نظام الدین صاحب چشتی صابری پھپھوند	۸۱
۲۴	تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر مخزن لاہور	۸۳
۲۵	تجویز چندہ دارالعلوم	۹۶
۲۶	فہرست چندہ موعود برائے کمرہ تفسیر دارالعلوم	۹۷
۲۷	قصیدہ جناب مولوی محمد ابراہیم خان صاحب [illegible]	۹۸
۲۸	قطعہ تاریخ انعقاد اجلاس ندوۃ العلما	۹۹
۲۹	نظم جناب مولوی نظام الدین صاحب نظامی	۹۹
۳۰	نظم جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب	۱۰۲
۳۱	تجویز شکریہ ہز ہائنس نواب صاحب بہادر بہاولپور مرحوم	۱۰۴
۳۲	خلاصہ تقریر جناب احمد محی الدین خان بہادر داماد ہز ہائنس ظہیر الدولہ	۱۰۵
۳۳	کیفیت جلسہ والنٹیران مدراس	۱۰۸
۳۴	گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلما از شوال سنہ ۲۰ھ لغایت رمضان سنہ ۲۱ھ	۱۱۰
۳۵	گوشوارہ آمد و صرف دارالعلوم از شوال سنہ ۲۰ھ لغایت رمضان سنہ ۲۱ھ	۱۱۲
۳۶	بقیہ فہرست چندہ ندوۃ العلما سنہ ۲۰ و ۲۱ھ	۱۱۴
۳۷	چندہ کیفیت سنہ ۲۰ و ۲۱ھ	۱۱۳
۳۸	فہرست عطیات ندوۃ العلما سنہ ۲۰ و ۲۱ھ	۱۱۷
۳۹	فہرست خزانہ محمدیہ سنہ ۲۰ و ۲۱ھ	۱۲۳
۴۰	فہرست زکوۃ و یتامی سنہ ۲۰ و ۲۱ھ	۱۲۳
۴۱	بقیہ فہرست چندہ دارالعلوم سنہ ۲۰ و ۲۱ھ	۱۲۴
۴۲	فہرست وظائف دارالعلوم سنہ ۲۰ و ۲۱ھ	۱۲۴
۴۳	فہرست آمدنی جائداد موقوفہ [illegible] دارالعلوم بابت ۲۰	۱۲۵
۴۴	بقیہ فہرست فروخت اشیاء دارالعلوم و عطیات [illegible] کلکتہ	۱۲۵
۴۵	گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلما از شوال سنہ ۲۱ لغایت رمضان سنہ ۲۲	۱۲۶
۴۶	گوشوارہ آمد و صرف دارالعلوم از شوال سنہ ۲۱ لغایت رمضان سنہ ۲۲	۱۲۷
۴۷	چندہ مہربانی ممبرکنیت بابت سنہ ۲۱ و ۲۲ معرفت انجمن مجلس ندوہ مدراس	۱۲۸
۴۸	چندہ ندوۃ العلما جلسۂ عام بمقام مدراس	۱۶۰
۴۹	فہرست چندہ ندوۃ العلما سنہ ۲۱ و ۲۲ھ موصولہ دفتر	۱۶۱
۵۰	فہرست عطیات ندوۃ العلما	۱۷۲
۵۱	فہرست چندہ دارالعلوم سنہ ۲۱ و ۲۲ھ	"
۵۲	فہرست چندہ دہندگان وظائف دارالعلوم	۱۷۶
۵۳	فہرست چندہ دہندگان سرمایہ دارالعلوم	"
۵۴	فہرست چندہ دہندگان [illegible] مدرسے دارالعلوم	۱۷۷
۵۵	فہرست چندہ دہندگان تعمیر دارالعلوم	۱۷۷
۵۶	فہرست کرایہ داران مکانات و دکانات جائداد دارالعلوم	۱۷۷
۵۷	فہرست چندہ زکوۃ بابت زکوۃ سنہ ۲۱ و ۲۲ھ	۱۷۸
۵۸	فہرست چندہ یتیم خانہ کانپور بابت سنہ ۲۱ و ۲۲ھ	۱۷۹
۵۹	فہرست چندہ خزانہ محمدیہ بابت سنہ ۲۱ و ۲۲ھ	"
۶۰	فہرست چندہ اشاعت الاسلام بابت سنہ ۲۱ و ۲۲ھ	"
۶۱	فہرست چندہ معین ندوہ شملہ ۲۱ و ۲۲ھ	"
۶۲	چندہ زکوۃ و یتامی	۱۸۱
۶۳	چندہ دارالعلوم	۱۸۲
۶۴	فہرست چندہ مکہ معظمہ بابت سنہ ۲۱ و ۲۲ھ	۱۹۰
۶۵	فہرست چندہ حیدرآباد معرفت ملا عبدالقیوم صاحب	۱۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احصا و حصر نعمت حق قدرت تو نیست … فکر اندران خیال چہ باید ترا گماشت

کار تو این بود کہ ندانی کہ این ہمہ … بہر تو آفریدہ ترا بہر خود نگاشت

صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد النبی الامین و علی آلہ و صحبہ اجمعین

حقیقت یہ ہی کہ اللہ تعالی نے انسان کو ایسی ایسی نعمتون سے مالامال فرمایا ہی جنمین سے ادنی ترین نعمت کی شکرگزاری وہ اپنی تمام عمر مین ادا نہین کرسکتا۔ مگر انسان کی غفلت بھی بلا کی غفلت ہے کہ وہ نعمت پانے کے بعد اپنے منعم حقیقی سے ایسا بے پروا ہوجاتا ہی کہ گویا اُسنے کبھی کسی نعمت کا حظ و لطف نہین اُٹھایا عادت الہی یہ ہی کہ جب انسان اُسکی شکرگزاری سے باز رہتا ہی تو اُسپر مشکلین ڈالی جاتی ہین تاکہ وہ متنبہ ہو۔ کبھی بیماری مین اور کبھی افلاس مین مبتلا کردیا جاتا ہی کبھی اُسکی عزت و آبرو معرض خطر مین پڑجاتی ہی کبھی اور طرح کے صدمے سہو سہنے پڑتے ہین اگر اُسکی آنکھ کُھل گئی اور اُسنے ہوش و حواس سنبھال لیے تو سبحان اللہ ورنہ خسر الدنیا و الآخرہ ذالک ہو الخسران المبین۔

یہی حالت افراد کی ہی اور یہی قوم من حیث القوم کی۔ ہم ایک زمانہ مین قومی حیثیت سے خدا کی نعمتون سے مالامال تھے۔ علم۔ عمل۔ دولت۔ عزت اور اخلاق حمیدہ مین کوئی قوم ہماری ہمسر نہین تھی مگر چند دنون کے بعد نشۂ دولت سے ہم ایسے مخمور ہوگئے کہ عالم مدہوشی مین اپنی تمام خوبیونکو ہم نے زائل کردیا۔ لہذا دولت بھی جو دھوپ چھاؤن کی طرح بے ثبات ہی ہم سے چھین لی گئی اب نہ وہ علم ہی نہ عمل نہ دولت نہ عزت نہ اخلاق حمیدہ ایک مذہب باقی ہی اُسپر بھی پے درپے

حملے ہو رہے ہیں اگر ہماری یہی غفلت رہی تو خدا کا دین تو دنیا میں باقی رہے گا مگر ہم بے نصیب
اُس سے بھی محروم ہو جائیں گے۔

ندوۃ العلما کی اور ضرورتوں کو نہیں سمجھتے تو نہ سمجھو اگر کیا اس ضرورت سے بھی ایک ایسی مجلس کی حاجت نہیں جو علما و رؤسا کی متفقہ قوت سے حفظ و بقائے مذہب اور ترویج علوم نافعہ کی کوشش کرے۔

ندوۃ العلما کی تحریک کا ملک میں مدتوں سے غلغلہ بلند ہے اور ہندوستان سے لیکر عرب اور مصر و شام تک علمائے کرام نے اسکے مقاصد و اغراض کو مستحسن سمجھکر اُسکی ضرورت سے اتفاق ظاہر فرمایا ہے مگر کوئی کام کتنا ہی ستودہ و مستحسن ہو اسکے مخالف بھی پیدا ہو جاتے ہیں ندوۃ العلما کی مخالفت بھی شروع ہوئی اور بریلی کے جلسے میں برگ و بار پیدا ہو گئے یہانتک کہ شرکاے ندوۃ العلما کی تکفیر کی گئی اور وجوہ تکفیر وہ ظاہر کیے گئے جن سے ارکان ندوۃ العلما کے دل و زبان آشنا نہیں۔

ارکان ندوۃ العلما نے مباحثہ میں پڑکر آتش مخالفت کو مشتعل کرنا پسند نہیں کیا مگر ہر جلسہ میں علی رؤس الاشہاد اُن وجوہ سے اپنی بیزاری ظاہر کی تاکہ دیندار مسلمانوں کو خاموشی اختیار کرنے سے اسبات کا موقع نہ ملے کہ اسکو رضامندی پر محمول کریں ہم نے امسال ندوۃ العلما کی روداد دن سے وہ تمام مقامات منتخب کر کے رسالہ کی صورت میں شایع کر دیے ہیں ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

شروع ۱۳۲۱ھ میں مولوی غلام محمد صاحب شملوی بتقریب اشاعت مقاصد و اغراض ندوۃ العلما کے حیدرآباد گئے تھے وہاں سے مدراس بھی گئے۔ اُنکے جانے سے مدراس میں ندوۃ العلما کی طرف مسلمانوں نے خیال رجوع کیا اور معین الندوہ کے نام سے ایک مجلس قائم کی جسکے ناظم مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب نقوی فخری منتخب ہوئے چند دنوں کے بعد حکیم عبد العزیز صاحب داماد حاجی بادشاہ صاحب نے بار نظامت کو اُٹھانا منظور فرمایا پھر جناب خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب منیجر جنرل آفس مدراس سے انجمن نے خواہش ظاہر کی کہ وہ نظامت قبول فرمائیں چنانچہ اُنکی منظوری سے جلسہ نے اُنکو ناظم منتخب کیا اور مولوی سید فخر الدین صاحب نقوی فخری اور حکیم عبد العزیز صاحب ممدوح

معتمد مین قرار پائے اور حاجی عبد الملک بادشاہ صاحب معتمد تو فیرمال اور جناب خان بہادر عبد العزیز بادشاہ صاحب ٹرکش قنصل جنرل دولت عثمانیہ صدر انجمن منتخب ہوئے اور شہر کے اکثر عمائد وارکان نے اس مجلس کی ممبری قبول فرمائی جنمین سے بعض عمائد کے اسماے گرامی ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔
جناب حاجی عبد القدوس بادشاہ صاحب جناب خان بہادر عبد الہادی بادشاہ صاحب شریف مدراس جناب خان بہادر الحاج الحجی سیٹھ۔ جناب محمد صفدر حسین صاحب مہکری ریونیو افیسر مدراس منوسپلٹی جناب الحاج مرزا ہاشم صاحب اصفہانی جناب نواب محمد انوار الدین خان بہادر نبسہ پرنس ظہیر الدولہ مرحوم جناب نواب احمد محی الدین خان بہادر داماد پرنس ظہیر الدولہ مرحوم جناب مولانا تجمل حسین صاحب گوپاموی خسر پرنس آف ارکاٹ حال جناب مولانا عبد السبحان صاحب داماد خان بہادر عبد العزیز بادشاہ صاحب جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب تاجر جناب احمد موسی جی صاحب سیٹھ جناب حکیم رئیس الاسلام صاحب مرحوم جناب مولوی صبغۃ اللہ صاحب تاجر وغیرہ

مگر اس بات کے خیال کرنے سے سخت افسوس ہوتا ہے کہ مدراس کے معدودے چند علما نے مجلس سے اپنی کنارہ کشی ظاہر فرمائی اور باوجود اصرار بلیغ کے وہ اپنے انکار پر قائم رہے البتہ اس بات پر خوشی ہے کہ عالی جناب شمس العلما مولانا رکن الدین سید محمد القادری صاحب سجادہ قطب ویلور نے التفات نامہ کے ذریعہ سے ارکان مجلس کی ہمت بڑھائی اور وعدہ فرمایا کہ وہ دعا اور توجہ سے ہمیشہ مدد دین گے۔

میرے خیال مین جناب ممدوح کی ہمت افزائی سے ارکان کو بہت تقویت حاصل ہوئی اور انھون نے ۷ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ کے جلسہ مین اس بات کو منظور کیا کہ ندوۃ العلما کا امسال جلسہ سالانہ مدراس مین منعقد ہو اور ناظم معین الندوہ کو اجازت دی کہ وہ ناظم ندوۃ العلما کو اس سے اطلاع دین چنانچہ خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب مہاجر نے تار کے ذریعہ سے مجلس کی اطلاع دی اور خواہش ظاہر کی کہ ارکان ندوۃ العلما سے جلد منظوری حاصل کیجائے مین نے منظوری جلسہ انتظامیہ کے اس دعوت کو قبول کیا اور انجمن معین الندوہ کی تحریک پر مولوی غلام محمد صاحب شیا پوری و مولوی صدر الدین صاحب لدھیانوی اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجوی کو مدراس روانہ کیا تاکہ وہ اضلاع مدراس کا دورہ کر کے ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض لوگون کے ذہن نشین کرین۔

مگر جو مخالفت آغاز تحریک سے شروع ہو گئی تھی وہ روز بروز بڑھتی گئی یہانتک کہ اسنے نہایت خطرناک

صورت اختیار کرلی اور ندوۃ العلما کی تاریخ مین نئے ابواب اضافہ کردیے ایسی حالت مین جو انجمن معین الندوہ نے وکلا اور واعظین کو اجازت نہین دی کہ وہ اضلاع کے دورہ پر روانہ ہون البتہ خاص مدراس کے مختلف مقامات پر جلسے ہوتے رہے اور بعض قریب قریب مقامون پر لوگ بھیجے گئے ۔

۳ شوال ۱۳۲۱ھ کو ناظم ندوۃ العلما مع دیگر علما و ارکان کے مدراس روانہ ہوئے ارکان انجمن معین الندوہ نے ریلوی اسٹیشن پر استقبال شائستہ کے ساتھ خیر مقدم فرمایا اور جناب خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب ناظم معین الندوہ نے خیر مقدم مین ایک مختصر مگر پر مغز تقریر فرمائی اسکا جواب جناب مولوی قاضی علی محمد صاحب مذاقی بدایونی نے ناظم ندوۃ العلما کی جانب سے نیابۃً دیا اور دو چار روز اطمینان و سکون کے ساتھ مختلف مقامون پر وعظ و بیان ہوتے رہے اور مخالفین کی جانب سے جلسون کے برہم کرنے کی کوشش نہین کی گئی ۔

اسکے بعد پھر مخالفت مین تیزی شروع ہوئی اور اس سرعت سے شہر کے اقطار مین پھیل گئی کہ اسکا احساس اسوقت ہوا جبکہ انکی جانب سے سنگباری اور فوجداری شروع ہو چکی تھی مگر ارکان ندوۃ العلما کو اسکی وجہ سے کچھ ہراس نہین تھا وہ اپنے کام مین مصروف تھے اور جہان تک انکے امکان مین تھا شہر کے ذی علم لوگون سے ملنے اور ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے سمجھانے مین انھون نے پہلو تہی نہین کی لیکن کسی کے دل مین ڈالدینا انکے اختیار سے باہر تھا ع اپنا ہی جی سچا ہے تو باتین ہزار ہین ۔

یارب وہ نہ سمجھین گے نہ سمجھین گے مری بات   دے اور دل انکو جو نہ دے مجکو زبان اور

معین الندوہ نے حسب معمول تقسیم خدمت کے اصول پر جلسہ کے تمام انتظامات ارکان مجلس پر تقسیم کردیے تھے مگر افسوس ہی کہ مجکو کوئی یادداشت ایسی نہین ملی جسکو مین پیش کرسکتا اور جہان تک مجکو علم ہی آخر مین اصول قائم نہین رہے جن حضرات کو ہر کام مین مصروفیت کے ساتھ حصہ لیتے ہوئے مین نے دیکھا ہی انکے اسماے گرامی ذیل مین درج کیے جاتے ہین جن بزرگون کا نام چھوٹ گیا ہو وہ از راہ کرم معاف فرمائین مین نے بہت کوشش کی اور جناب خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب اور جناب مولوی سید فخر الدین صاحب و دیگر حضرات سے بارہا تقاضا کیا کہ وہ انتظامی رپورٹ عنایت فرمائین مگر کثرت مشاغل کی وجہ سے انکو بھیجنے کی فرصت نہین ملی ۔

جناب خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب ناظم معین الندوہ ۔ جناب مولوی حکیم سید معز الدین صاحب معتمد ناظم ۔ جناب الحاج عبد الملک بادشاہ صاحب معتمد توفیر مال ۔ جناب مولانا عبد السبحان صاحب داماد خان بہادر عبد العزیز بادشاہ صاحب ۔ جناب مولوی صبغۃ اللہ صاحب مہاجر ۔

آمدنی جناب الحاج عبد الملک بادشاہ صاحب کے ہاتھ میں تھی اور خرچ خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب مہاجر اور مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب فخری کے ہاتھ سے ہوتا تھا ۔

مہمانوں کی فرودگاہ کے لیے مدرسہ اعظم کی وسیع عمارت اور جناب محمد سعید بادشاہ صاحب کا مکان خالی کیا گیا تھا علاوہ انکے خود خان بہادر حاجی عبد العزیز بادشاہ صاحب اور حاجی عبید اللہ بادشاہ صاحب کے مکانوں میں بھی مہمان ٹھہرائے گئے تھے اس سے چند دنوں پہلے اسپرنگس گارڈن واقع تینام پیٹھ مدراس میں نیشنل کانگرس کے لیے ایک عالیشان منڈوا بنایا گیا تھا اُسی کے قریب نمایش بھی کھولی گئی تھی جو ہنوز کھلی ہوئی تھی وہ مقام شہر سے باہر تھا مگر ریوے کی شاخیں اُسکے قریب قریب پھیلی ہوئی تھیں اسوجہ سے ہر کار کو ہر طرح کی آسانی تھی ۔ نیشنل کانگرس کے ہو جانے پر ارکان معین الندوہ نے کانگرس لوکل کمیٹی سے اُس مکان کو مستعار لے لیا تھا اوسی میں ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ قرار دیا تھا ۔ ندوۃ العلما کے اجلاس بمقام مدراس کی تاریخیں ۱۴ شوال ۱۳۲۱ھ سے ۱۷ شوال ۱۳۲۱ھ تک قرار پائی تھیں ان تاریخوں کا اعلان حسب معمول حاطہ مدراس و دکن و مختلف صوبجات ہند میں پورے طور پر کر دیا گیا تھا اور مشاہیر میں سے مندرجہ ذیل حضرات تشریف لائے تھے ۔

جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی ۔ جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری ۔ جناب مولانا شاہ ابو الخیر صاحب ۔ فصیح غازیپوری ۔ جناب مولانا خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری ۔ جناب شمس العلما مولانا محمد شبلی نعمانی ۔ جناب الحاج ملا عبد القیوم صاحب معتمد دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۔ جناب مولوی قاضی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی ۔ جناب ابو بکر بن شہاب علوی حضرمی مدرس دار العلوم حیدر آباد دکن ۔ جناب مولوی حکیم منصور علی خان صاحب مراد آبادی مدرس مدرسہ طبیہ حیدر آباد دکن ۔ صاحبزادہ مولوی علی حسن صاحب نظامی مہتمم توشہ خانہ محبوب الہی ۔ جناب شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر آبزرور ۔

جناب شمس العلما مولانا رکن الدین سید محمد القادری صاحب سجادہ قطب ویلور نفس نفیس بوجہ علالت کے تشریف

نہین لا سکے مگر جناب ممدوح نے اتفاقنامہ کے ذریعہ سے اسکی معذرت فرمائی اور اپنے صاحبزادہ جناب مولوی عبد اللطیف صاحب قادری
اور برادر نسبتی جناب مولوی سید حمید ولی اللہ حسینی صاحب قادری عرف دادا پیر صاحب اور اپنے مدرسہ کے سر مدرس جناب مولوی محی الدین
حسین صاحب جنید کو جلسہ کی شرکت کے لیے روانہ فرمایا اور یہ حضرات آخر تک رونق افروز رہے - جناب مولانا انوار اللہ خان صاحب
بہادر استاد حضور نظام خلد اللہ ملکہ بوجہ تعلق تعلیم صاحبزادہ حضور نظام دام اقبالہ کے خود تشریف نہین لا سکے انکے داماد جناب مولوی
سید علی صاحب جلسہ کی شرکت کے لیے تشریف لائے تھے علاوہ انکے حیدر آباد سے جناب مولوی مظفر الدین صاحب جناب مولوی
امیر الدین صاحب جناب مولوی سید احمد صاحب استاد نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر جناب نواب ظہیر الدین احمد خان بہادر تعلقدار
سلطان آباد ضلع الگندل جناب مولوی سید محمد صاحب مددگار محاسبی سرکار عالی جناب مولوی محمد غوث صاحب سعید مددگار
پرائیوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی جناب مولوی عبد الرب صاحب تحصیلدار جناب مولوی احمد زمان خان صاحب مولوی سید
امانت علی صاحب جج پائیگاہ نواب خورشید جاہ مرحوم مولوی عبد القدیر صاحب مولوی نور اللہ حسینی صاحب و دیگر اعزہ تشریف لائے تھے
کرچین ملک ملیبار سے صرف شرکت جلسہ کے لیے جناب مولوی عبد الکریم صاحب کوچیپی اور جناب سیٹھ عبد الرحیم بن حاجی
اسمعیل مرحوم تشریف لائے تھے - علاوہ انکے صدہا مہمان اضلاع مدراس و قلمرو دکن سے تشریف لائے تھے جنکے اسمای
گرامی فہرست چندہ دہندگان سے دریافت ہو سکتے ہین - جناب مولوی حکیم عبد اللہ صاحب جیتیکر رئیس بمبی آنے پر طیار تھے
مگر بعض مجبوریون سے نہین آ سکے حسب دستور اپنا قصیدہ روانہ کیا جو افسوس ہے کہ جلسہ کے بعد پہونچا اسواسطے جلسہ مین نہین
پڑھا جا سکا ہم اسکو اس مقام پر درج کرتے ہین اُسکے بعد جلسون کی کارروائی مفصلاً بیان کرین گے -

قصیدہ جناب مولوی حکیم شیخ عبد اللہ صاحب جیتیکر رئیس بمبئی

دع ذکر ربّات الکلل — ودر الصّبابة والغزل
القلب مشغولٌ فما — للعشق فیہ من محل
یا للرّجال الم تروا — ماذا بقومکمُ نزل
ھل عُدّةٌ مع عِدّةٍ — نرجو بھا دفع الجلل
قد عمّنا الدّاء العضا — ل من البطالة والکسل

داءٌ اَخَلَّ بعقلنا والجسم منه قد اضمحل
داءٌ به تسد المزاج وفی الطباع بدا الخلل
داءٌ لقد سلب القوی منّا وعوّض بالشلل
داءٌ تعطّل منه إحساساتنا والخلم حل
خطبٌ أباد جموعنا حتّی وُصِمنا بالفشل
خطبٌ لهول وقوعه الولدان رؤسهم اشتعل
خطبٌ تزلزلت الارا ضی منه واندکّ القلل
خطبٌ اقام قیامة قبل القیامة منذ حل
وارحمتاه لحالنا اذ نجم عزّتنا افل
واخیبتاه لقد احا طبنا من الذلّ الثّکل
یا للحمیّة اسعدی فتسددی فینا الوصل
هل تستقیم شئوننا والحبل منّا منفصل
قد زال شمس نهارنا فی غفلةٍ وبدا الطفل
فالآن ان لم ننتبه هل بعد فینا من امل
لله یا قوم اترکوا کلّ التّشاجر والجدل
ماذا التّجاهل والتّغا فل والتّساهل والمطل
ماذا التّراخی فی التّقدّم والتّکاسل والمهل
نتعصّبٍ منکم لقد ضاقت بنا حیل الحیل
اودی تأخّرکم عن ال اقران فی شرّ الغیل
ما عندکم غیر اللسا ن ولیس یتبعه عمل
ان الکلام بغیر شغل کالبکاء علی الطّلل

ليس الكلام بمنجد | ان كان قائله وكل
فلكم وكم بتم تعـ | ـون المصائب بالجمل
هل ما افادكم المقا | ل لدى الانام سوى الخجل
لن تفلحوا ما دمتم | اسرى للافكار الاول
فخذوا الحذار وانقذوا ال | اخوان عن قعر الدغل
ويكون همتكم لاصـ | ـلاح الفساد وما اختل
ولندوة العلماء فضـ | ـل اذا قامت محتفل
من كل غطريف سد | يد العزم مقدام بطل
من كل نحرير خبـ | ـير عارف سمح اجل
لله درهم فكـ | ـل منهم المسعى بذل
الله جهدهم فكم | قد اصلحوا منا الخلل
يا معشر الاسـ | ـلام فاتبعوهم ودعو المذل
فالعمر اقصر مدة | والوقت يمضي بالعجل
لا ينفعنكم التأسـ | ـف بعد ما يفضي الاجل
والله ليس نفوسكم | نزلت سدى لا تشتغل
فغدا سيسئل كلكم | عما جنا عما فعل
ماذا يكون جوابه | ام لم يجب عما يسل
ما الدين الا النصـ | ـح والله الموفق للعمل
ثم الصلوة مع السلا | م على الذي نسخ الملل
والال والاصحاب ثـ | ـم التابعين ومن كمل
وسقى سحاب الفضل مد | راسا ومن فيها نزل

اجلاس اوّل

یکشنبہ ۱۴ شوال ۱۳۲۱ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۰۴ء

۱۰ بجے سے ۲ بجے تک

مقام

اسپرنگس گارڈن واقع تینام پیٹھ مدراس

کانگرس کمیٹی نے اتنا وسیع سنڈرا بنایا تھا جسمین حوض کا ایک وسیع قطعہ چھوڑ کر بھی سات ہزار آدمی کرسیون پر نشست کر سکتے تھے ندوۃ العلما کی مقامی مجلس نے اس خیال سے کہ ایک سرے کی آواز دوسرے سرے پر نہین پہونچ سکتی جسکا تجربہ کانگرس مین اہل مدراس کو ہو چکا تھا ایک ہی جانب نشستون کا انتظام کیا تھا اور دو ہزار کرسیان چبوترے پر بچھادی تھین علما کی نشست جس چبوترہ پر تھی وہ وسط مین کسیقدر ممتاز اور بلند رکھا گیا تھا۔ ۱۰ بجتے بجتے تمام جگہہ بھر گئی اور دس بجکر ۱۲ منٹ پر کارروائی شروع کردی گئی۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتین تبرکاً تلاوت کین قاری صاحب کی باقاعدہ تلاوت نے حاضرین کو مست و بیخود بنا دیا لوگ چاہتے تھے کہ وہ اپنے وقت سے زیادہ حصہ لین مگر وقت کی تنگی نے شائقین کی آرزو پوری ہونے نہین دی۔

اسکے بعد جناب الحاج عبد القدوس بادشاہ صاحب شریک تجارت الحاج محمد بادشاہ اینڈ کمپنی و وائس کانسل دولت عثمانیہ مدراس نے ندوۃ العلما اور مہمانون کے خیر مقدم مین مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر جناب الحاج عبد القدوس بادشاہ صاحب

عالی جناب ناظم صاحب و دیگر معزز ارکین انتظامی و مہمانان !

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

اے آمدنت باعثِ آبادئی ما ذکرِ تو بود زمزمہ شادئی ما

حضرات ! مین بہ حیثیت صدارتِ مجلسِ خیر مقدم آپ بزرگون کے سامنے اسلیے کھڑا ہون کہ اپنے ذاتی اور ارکانِ معین الندوہ و مسلمانانِ مدراس کی طرف سے اظہار مسرت کرون - مگر مجھے اِس بات کا دلی افسوس ہی کہ مین اپنے اور اپنے ہموطنون کے دلی جذبات کو ظاہر کرنے کے لیے ایسے الفاظ نہین پاتا جس سے اُس کیفیت کو ظاہر کر سکون - مگر اِس بات کے خیال نے مجھے مطمئن کیا ہی کہ مسلمان ایک دوسرے کے آئینہ ہین - اسلیے ایک دوسرے کی کیفیت و حالت سے واقف ہو جاتے ہین - اور زبانِ حال اُنکی کیفیت کی ترجمانی کرتی ہے - عموماً مسلمانون کا اتفاق مسرت افزا ہی خصوصاً ایسے نامی گرامی علما و مشایخین و بزرگانِ دین کا اتفاق و اتحاد جو کسی ذاتی غرض پر مبنی نہین ہے - نہ سیر تفریح کے لیے جمع ہوئے ہین - نہ تجارت کے خیال سے - بلکہ محض عامۂ اہل اسلام کی بہبودی و صلاح معاش و معاد کے لیے ہندوستان کے دُور دُور دراز ملکون سے زحمت سفر گوارا کر کے - ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور عزت افزائی کی ہے - اُسکی مسرت اور فرحت جو کچھ ہمارے دلون پر اِسوقت ہی اُسکا اندازہ خود آپ کر سکتے ہین - حاجت بیان نہین -

سب سے زیادہ جو بات ہم کو مسرت بخشنے والی اسوقت ہی وہ یہ ہے کہ صوبہ مدراس کے اہل اسلام جو ہندوستان کے ایک گوشہ مین پڑے ہین اور جنکو علماے ہند کی صحبت سے مستفید ہونے کا کمتر موقع ہوتا ہے وہ اِس ذریعہ سے حاصل ہوا ہے -

مدت سے اہل مدراس کو مقاصد ندوۃ العلماء سے اسلامی ہمدردی ہے اور ایک
عرصہ سے یہ ارادہ تھا کہ یہ اسلامی مجمع یہان بھی ہو اور اِسکے ذریعہ اتفاق کے برکات
اس مُلک مین بھی پھیلائے جائین۔ مگر بعض اصحاب کے اختلاف سے تردد رہا اسبارہ
مین جہان تک ممکن تھا سعی بھی کی گئی کہ بعض مخالفانہ خیالات جو چند لوگون مین محدود
ہین دور کیے جائین۔ مگر اس انتظار مین زیادہ وقت ضایع کرنا مناسب خیال نہین
کیا اور بعد مشورت اس بات کا فیصلہ کر لیا گیا کہ ضرور اِس اسلامی جلسہ کی دعوت
کی جائے اور عام مسلمانون مین جو مرض نفاق پھیلا ہوا ہے اسکو رفع کرنے کی
کوشش کی جائے چنانچہ اِس فیصلہ کے مطابق جو کچھ باہمی کارروائی ہوئی اُسکے
اعادہ کی یہان ضرورت نہین ہے۔

اسوقت ہم بمسرت اس بات کا اظہار کرتے ہین اور آپکو مبارکباد دیتے ہین کہ سوا
معدودے چند حضرات کے عامۂ اہل اسلام مدراس کو ندوہ کے اغراض سے پوری ہمدردی
اور دلچسپی ہے۔ اور ہم اِس بات سے نہایت خوش ہین کہ اس مقدس جماعت کو
مظفر و کامیاب دیکھ رہے ہین اور ہمکو اس بات کا فخر ہے کہ ہماری سعی رایگان نہین گئی
اور ہمکو پوری امید ہے کہ آپ کے نتائج آیندہ قوم کے لیے نہایت سودمند ہونگے۔ اور ہم
دونون فریق داعی اور مدعو اور ہمارے اخلاف آپ کے سودمند نتائج سے فائدہ
اُٹھاتے رہین گے اور ہماری قوم و مُلک سے جہالت و نفاق کا مرض دور ہوتا جائیگا
اور اِس اتفاق اسلامی و علم کی برکتون سے ہمارے دِل و دماغ روشن اور منور ہونگے
ہم لوگون کو اس بات کے عرض کرنے کی معافی دیجائیگی کہ اِس مرض اختلاف کو شمالی ہند
کے چند بزرگوارون نے یہان پھیلایا ہے۔ اِسکے بانی مبانی یہان کے لوگ نہین ہین

انچہ برماست از ماست

ہندوستان کے مسلمانون کی یہ حالت برخلاف دوسری اقوام کے نہایت

حسرت انگیز ہے کہ دوسری قومین نہایت جرأت وہمت اور استقلال کے ساتھ اپنی ترقی کی فکر کر رہی ہین اور سرگرمی سے اُسکے سامان مہیا کرتی ہین۔ اور اپنے اختلافات دور کر رہی ہین مگر ہم کہ اُسی افلاس وجہل ونا اتفاقی مین مبتلا رہنے کو پسند کرتے ہین۔ اور اس سے نکلنے کی کوشش کو کام مین نہین لاتے۔

اب ہم کو آپ کے مقدس مجمع سے اسکی امید بنتی ہو کہ آپ بزرگون کی سعی و کوشش سے یہ خرابیان ہمارے ملک وقوم سے دور ہونگی اور ہم بھی دوسری قومون کی نظرون مین مُہذب وشائستہ ثابت ہونگے۔

مین اخیر مین اپنے اس خیر مقدم کی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خداوند عالم آپ بزرگون کو اپنے مقاصد مین کامیاب کرے اور ثابت قدم رکھے۔ اور تمام مسلمانون کو آپ کے مقاصد کی تائید کی توفیق دے۔ اور اُنکی ساری خرابیون کو دور کرے۔ اور اُن کو وہ رتبہ اور ترقی دے جو اُنکے اسلاف کو حاصل تھی۔ اور بھی میری یہ دعا ہو کہ ہمارے خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم خلد اللہ ملکہٗ ودولتہٗ کو اُنکے مقاصد دینی ودنیوی مین تا ابد مظفر وکامیاب رکھے۔ اور ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دام ملکہٗ کو اور اُنکے خاندان کو ترقی عمر و دولت عطا فرماوے۔

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

اس تقریر کے ختم ہونے پر جناب مولوی قاضی علی احمد صاحب رئیس بدایون نے تحریک کی اور جناب احمد محی الدین خان بہادر داماد پرنس ظہیر الدولہ مرحوم نے تائید فرمائی کہ وہ جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مسند صدارت پر رونق افروز ہون۔ ارکان نے اس تجویز کا دلی مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا اور مولانا ممدوح رونق بخش مسند صدارت ہوئے۔

جناب صدر انجمن صاحب نے سب سے پہلے ارکان واعیان مجلس کا منصب

صدارت کی بابت شکریہ ادا فرمایا۔ اُسکے بعد ایک گھنٹہ تک ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض
پر دلچسپ تقریر فرمائی اور اُن شبہات کو دفع کرنے کی کوشش کی کہ جو ندوۃ العلما کی طرف
سے بعض ناعاقبت بین حضرات نے دلون مین مرتکز کردیے ہین یہ تقریر قلمبند کرکے
نہین پڑھی گئی بلکہ عین وقت پر مولانا ممدوح نے ارشاد فرمائی تھی۔

اسکے بعد مولوی سید عبدالحئی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے پچھلے سال کی رپورٹ
ناظم صاحب کی طرف سے حسب مندرجۂ ذیل پیش کی اور جناب صدر انجمن صاحب کی
اجازت سے بہ آواز بلند پڑھ کر سنائی۔

کارروائی ندوۃ العلما از غرہ شوال ۱۳۲۰ھ تا آخر رمضان ۱۳۲۱ھ

جناب صدر انجمن! ارکان ندوۃ العلما! اعیان مدراس! - مجکو اپنے عہدہ کی
حیثیت سے ہر سال ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ اجلاس عام مین پیش کرنے کی عزت
حاصل ہوتی ہے۔ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ ہر سال ایک نئے مقام پر اب تک ہوتا رہا ہے اسواسطے
اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے کہ سال زیر بیان کی رپورٹ پیش کرنے سے
پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت اور اُسکے مقاصد و اغراض کو بیان کیا جائے۔ یہ ضرورت
زیادہ تر اس سال محسوس ہو رہی ہے۔

جس صوبہ مین اس سال ندوۃ العلما نے قدم رکھا ہے وہ ندوۃ العلما کے مرکز سے
دور ترین مقامات مین شمار کیا جاتا ہے اور سوء اتفاق سے اب تک کوئی موقع اس بات کا
حاصل نہین ہوا کہ روساے مدراس ندوۃ العلما سے روشناس ہون یا ندوۃ العلما کے
دعاۃ و واعظین نے احاطۂ مدراس کا دورہ کیا ہو اور اُسکے مقاصد و اغراض لوگون کے
ذہن نشین کردیے ہون۔ یہ پہلا موقع ہے کہ شمالی ہند کے علما و مشائخ کی ایک جماعت
مدراس مین مجتمع ہوئی ہے اور مدراس کے علما و مشائخ کا ایک گروہ کثیر رونق افروز ہے یقین ہے

کہ آپ کو اس بات کے باور کرنے مین کچھ تامل نہ ہوگا کہ یہ ندوۃ العلما کی برکت ہی اُسی نے ہندوستان کے شمال وجنوب کے علما کو ایک جگہ فراہم کردیا ہی جو اس سے پہلے نصیب نہین ہوا تھا اور ایک مدت تک لوگ اسکو یاد رکھین گے ؎

" آسمان سجدہ کند سوے زمینے کہ درو یکدوکس یکدونفس بہر خدا بہ نشینند "

حضرات! باوجود اسکے کہ چند دنون سے جابجا عربی مدارس کھلتے جاتے ہین۔ علوم وفنون اس درجہ انحطاط پذیر ہوتے جاتے ہین کہ آیندہ زمانہ کی خطرناک حالت کا اندازہ کرتے ہوئے دل تھرا اُٹھتا ہی۔ اوّل انقلاب زمانہ کی وجہ سے ابناے ملک کی طبعتین ایسی بدل گئی ہین کہ وہ عربی اور اسلامی علوم کی جانب متوجہ نہین ہوتے خود مدارس اسلامیہ کے بانیون اور مہتممون کی اولاد انگریزی مدارس مین تعلیم پارہی ہی اور اُنکے مدرسون مین پردیس کے شائق طلبہ داخل ہین جو عالم بھی ہوجائین تو اس ملک کے لیے چندان سودمند نہین۔ کیونکہ ارشاد وہدایت کے جو اسباب ہین اُنکو حاصل کرنے سے اُنکی اجنبیت اور رغبت مانع ہی۔ مین اس بات سے بہت کم واقف ہون کہ اس خاص معاملہ مین جنوبی ہند کی کیا حالت ہی لیکن وسط ہند کے حالات کو پیش نظر رکھ کر جو ہمیشہ علوم وفنون کا مرکز رہا ہی مجکو بیان کا علمی مطلع بھی غبار آلود معلوم ہوتا ہی۔ دوّم زمانہ کی ضرورتون نے ہر شخص کو اس بات پر مجبور کردیا ہی کہ وہ اپنی اولاد کو انگریزی پڑھوائے اور جسوقت سے اُنکو رفتار وگفتار کی قوت حاصل ہو انگریزی اسکولون مین داخل کردے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہی کہ وہ بچے اپنے دین ومذہب سے نا آشناے محض رہ جائین اور حکماے یورپ کے عقلی قیاسون کو مذہب کی تنقید کا اصلی معیار قرار دین۔ یہی وجہ ہی کہ تعلیم یافتہ گروہ کو علما پر اعتماد باقی نرہا۔ قدما کی تصانیف اُنکے نزدیک معتبر نہین ہین۔ فلاسفہ یورپ ہمارے مذہبی مسائل پر راے دین تو اُسپر اُنکو جلد اعتماد ہوجاتا ہی لیکن حکماے اسلام کی تحریر پر اُنکو شبہ باقی رہتا ہی۔ علما کی تحقیر عربی علوم کا استہجان اُنکی بلند حوصلگی کا ادنی

سا کرشمہ ہی۔ سوم علمائے کرام کی یہ حالت ہی کہ وہ علوم و فنون مین ترقی کرنے۔ اپنے
مبلغ استعداد کو بڑھانے۔ ضروریات زمانہ سے واقفیت پیدا کرنے۔ اور شفقہ قوت سے
کام لینے کی طرف بالکل متوجہ نہین انکی تمام ذکاوت و ذہانت باہمی مباحثون مین صرف
ہورہی ہی۔ وہ اب تک اس بات کو باور کرنا نہین چاہتے کہ یوروپ نے بھی علوم و فنون
مین ترقی کی ہی۔ وہ اس بات سے مطلقاً ناآشنا ہین کہ مغربی علوم و فنون اور یوروپین
مذاق و خیال نے مسلمانون کو کسقدر مبہوت کردیا ہی اور اسلام کے اصول و فروع کے اندر
کتنے شکوک انکے دلون مین بٹھا دیے ہین۔ اور علما کا مرتبہ قوم مین کیا باقی رہگیا ہی۔ چہارم
علما کی جماعت مین ربط و اتحاد کا کوئی خاص سلسلہ نہین۔ ہندوستان مین اسوقت خدا کے
فضل سے ہزارون علما ہین لیکن نہ انمین باہم خط و کتابت ہی نہ کوئی تعارف کا سلسلہ ہے
نہ ایک کو دوسرے کے حال سے آگاہی ہی۔ جو عالم جہان کوئی کام کر رہا ہی تنہا اپنے خاص خیال
کے موافق کر رہا ہی اور علما سے مشورہ اور استصواب نہین ہوسکتا۔ اسوجہ سے علما کو
کوئی قوت حاصل نہین جسکی وجہ سے وہ مسلمانون کے مذہب اور اخلاق کا شیرازہ قائم
رکھ سکتے۔

بہرحال ان تمام باتون پر غور کرکے چند اہل دل علما کو اس بات کا خیال پیدا ہوا کہ
ہم اپنی پراگندہ قوت کو مجتمع کرین۔ پہلے اپنی اصلاح کرین پھر اسکے بعد مسلمانون کو سنبھالنے
کی کوشش کرین۔ اسی جگہ سے ندوۃ العلما کے قائم کرنے کی تحریک پیدا ہوئی اور ۱۳۱۱ھ
مین بمقام کانپور اسکا پہلا جلسہ منعقد ہوا۔

ندوۃ العلما نے اپنے مقصود اصلی مین کامیاب ہونے کے لیے پانچ شکلین اختیار
کی ہین۔ مین ان مقاصد خمسہ کو کسیقدر اختصار کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہون۔

(۱) "ترقی تعلیم" وہ تنزل جو زمانہ کے انقلاب اور ہماری بدقسمتی سے علوم اسلامیہ
مین ہوگیا ہی اور روز بروز ہوتا جاتا ہی وہ کسی طرح روکا جائے اور پھر اسمین برگ و بار

پیدا کیے جائیں۔ اور جو علوم عرصہ سے ہمارے نصاب مین داخل نہین ہین اور جنکے نہ جاننے
سے تعلیم یافتہ گروہ علماء سے حال کو بُری نظرون سے دیکھتا ہے اضافہ کیے جائیں۔ مثلاً
علوم دینیہ مین ماہر ہونے کے ساتھ ادب مین پوری مہارت پیدا کرائی جائے۔ حساب
اچھی طرح سکھایا جائے۔ جغرافیہ اور تاریخ سے واقفیت کا سامان مہیا کیا جائے۔ اور فلسفہ جدید
نصاب مین داخل کردیا جائے تاکہ علماء اُس خدمت کو انجام دے سکیں جو ایک زمانہ مین ہمارے اسلاف
نے انجام دی ہے۔ اسی خیال پر دارالعلوم کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔

(۳) "طریقہ تعلیم کی اصلاح" ہماری ہیچمیرزی کا صرف نصاب درس ہی ذمہ دار نہین ہے
بلکہ طرز تعلیم ایسا ناقص ہوگیا ہے جسکو قائم رکھکر کبھی اس بات کی توقع نہین ہوسکتی کہ طلبہ مین
علوِ حوصلہ۔ بلند نظری۔ مذاق صحیح۔ اور زمانہ کی ضرورتون سے واقفیت پیدا ہو۔ اور
ملک و قوم مین وہ ہر طرح کا اعتبار پیدا کرسکیں۔ خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ملک کے تمام
حالات و ضروریات بدلتے جاتے ہین۔

(۴) "رفع نزاع باہمی" اس سے مقصود اُن بیہودہ نزاعون کا روکنا ہے جنکی وجہ سے
مسلمانون کے مختلف گروہ مین نہایت شرمناک جھگڑے اور فساد برپا رہتے ہین۔ یہ مقصود
نہین کہ اُن تمام مختلف گروہون کو ایک کردیا جاوے اور اس طرح سے ایک نئے مذہب
کی بنیاد ڈالی جائے نہ ایسا ہوسکتا ہے۔ سورہ ہود مین ارشاد ہوا ہے۔ وما کان ربک لیہلک
القری بظلم واہلہا مصلحون ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین
الا من رحم ربک ولذلک خلقہم وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ " اگر خدا
چاہتا تو سب لوگون کو ایک گروہ کردیتا مگر نہین چاہا وہ ہمیشہ جھگڑتے رہین گے بجز اُن
لوگون کے جنپر خدا رحم فرمائے گا" یہ ظاہر ہے کہ اس آیۂ کریمہ مین ادیان مختلفہ کے باہمی
اختلاف کا ذکر نہین فرمایا گیا بلکہ اُس اختلاف کا ذکر ہے جو مذاہب اسلامیہ مین پایا جاتا ہے
ورنہ الا من رحم ربک کا استثنا صحیح نہ ہوگا جیسا کہ علامہ شیخ ابو سعودؒ نے اس آیت کی

تفسیر مین اسکی تصریح کی ہو لہذا اختلاف باہمی کے اُٹھانے کی کوشش کرنا ایک قسم
کی دیوانگی ہو ہان اس بات کی کوشش کرنا ایک نیک مقصد ہو کہ اختلاف بیہودہ
پیرایے مین ظاہر نہ کیا جائے جواب اور رد مین کتابین لکھی جائین تو اصل مسائل
پر گفتگو کی جائے۔ طعن و تشنیع۔ سب و شتم۔ اور تمسخر و استہزا سے کام نہ لیا جائے۔ زبانی
مناظرہ ہو تو سخت کلامی کی بھی نوبت نہ آئے اور مقدمہ بازی مین فریقین کا ہزارون روپیہ
برباد نہو۔ جو ایسی کوشش کرے گا وہ امید ہو کہ الا من رحم ربک کا مصداق ہوگا۔ اور
مین یہ سمجھتا ہون کہ ارکان ندوۃ العلما اسی کے مصداق ہین۔

(۴) "درستی اخلاق" آج کل مسلمانون کے اخلاق ایسے بگڑے ہوئے
ہین کہ اکثر برائیون مین انکی نظیر پیش کی جاتی ہو۔ صاحب اخلاق ہونے کے اب
یہ معنی سمجھے جاتے ہین کہ نمائش اور تصنع سے کام لیا جائے۔ جو اخلاق حسنہ ہمکو
شریعت نے سکھائے تھے وہ اب شاذ و نادر ہی کسی مین پائے جاتے ہین۔ بد اخلاقی
روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جھوٹ۔ غیبت۔ فریب۔ خود غرضی۔ ایذا رسانی اور بد معاملگی
کا رواج ہمارے اندر بڑھتا جاتا ہو لہذا ندوۃ العلما کا یہ مقصد ہو کہ وہ واعظین کے ذریعہ سے
اس خرابی کو بھی رفع کرنے کی کوشش کرے۔

(۵) "مسلمانون کی بہبودی عام" یہ مقصد اگرچہ کل مقاصد کو حاوی ہو مگر امور
مذکورۂ بالا سے قطع نظر کرکے بہت سی ضروری باتین باقی رہتی ہین جو اسی مقصد کے ضمن
مین آسکتی ہین مثلاً مسلمانون کو کسب معاش کے جائز او رعمدہ وسائل کی طرف متوجہ کرنا
اور رسوم قبیحہ سے انکو باز رکھنے کی کوشش کرنا جو صیغہ اشاعۃ الاسلام کا بہترین مقصد ہو
یا مثلاً زمانے کے ساتھ ساتھ ضرورتین بھی بڑھتی اور نئی نئی صورتین معاملات کی پیش آتی
جاتی ہین جنکا اب تک حل نہین ہوا اور مسلمان احدی البلتین مین گرفتار ہین انکی تحقیقات
کرنا جسکو پیش نظر رکھ کر ندوۃ العلما نے دار الافتا کی منظوری دی ہو یا مثلاً یتیم اور لا وارث

بچون کی نگہداشت ایک ضروری چیز ہی کیونکہ ہم اگر پہلوتہی کرینگے تو مشن اور آریہ سماج اُنکو لے لے گی اور ایک دن ہماری غفلت سے مسلمانون کے بچے مشن سے عیسائی اور سماج سے آریہ ہو کر نکلین گے جو نہایت عبرت خیز واقعہ ہے اسی بنیاد پر یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کی سرپرستی اور امداد ندوۃ العلما کے علمی کارنامون کا ایک جزو قرار دیا گیا ہی۔

ان مقاصد کو پیش نظر رکھکر ندوۃ العلما نے کوشش شروع کی ہی انکا پورا کرنا خدا کی مشیت پر موقوف ہی اگر اُسکو منظور ہی کہ پھر مسلمانون کے دن پھرین تو اُسکی تائید غیبی ضرور مساعدت کرے گی۔ اور ندوۃ العلما کو ہر طرح کی کامیابیان نصیب ہونگی اور اگر اُسنے مسلمانون کو اسی خراب اور زبون حالت مین رہنا طے کر دیا ہی تو جو اسکی مرضی ع

اگر جانان بدین شاد است یارب جنتہ تر بادا

حضرات! مجکو اس بات کا سخت افسوس ہی کہ مجکو ہر سال رپورٹ پیش کرتے ہوئے اُس مخالفت کا ذکر کرنا پڑتا ہی جو بدنصیبی سے ندوۃ العلما کی بابت قائم ہوئی ہی اور اُسنے مسلمانون مین ایک قسم کی بے چینی پیدا کر دی ہی۔ باوجودیکہ ندوۃ العلما نے اپنی جانب سے غلط فہمیون کے رفع کرنے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا مگر ع

اپنا ہی دل نہ چاہے تو باتین ہزار ہین

انھین فرسودہ اعتراضون کو ہر سال رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہی اور سادہ دل مسلمان جو اصل حقیقت حال سے ناآشنا ہین دھوکے مین پڑ جاتے ہین۔ لہذا مین اُن مسلمانون کی تسکین خاطر کے واسطے پچھلی رپورٹون کے چند اقتباس پیش کرتا ہون۔

سب سے پہلے بریلی مین جو رپورٹ ندوۃ العلما کی پیش ہوئی تھی اُسمین ظاہر کیا گیا تھا کہ " دو برس کے تجربہ کے بعد یہ بات معلوم ہوئی ہی کہ بعض بعض لوگون کو ان مقصدون کی حقیقت کے سمجھنے مین غلط فہمیان ہوئین باوجودیکہ اُسکی تشریح عمدہ طور پر روداد سال اول و دوم کی تمہیدون مین کر دی گئی ہی اور کوئی شبہ ایسا نہین ہی جو انھین عبارتون سے

حل ہوجاتا ہو مگر چونکہ مجکو توقع دلائی گئی ہے کہ اس موقع پر ظاہر کردینے سے لوگون کے
شکوک جاتے رہین گے اسلیے اُسکے ظاہر کردینے کی اجازت چاہتا ہون .... ندوہ کا
یہ مقصد ہرگز نہین ہے کہ مسلمانون کو تنصر اور آزادی کی تعلیم دیجائے یا شیعہ سُنی مقلد غیر مقلد
مین اتحاد مذہبی پیدا ہوجائے اور عقاید و اعمال پر ایسا اثر پڑے کہ سُنی شیعہ اور مقلد غیر مقلد
ہوجائین یا ہر مذہب کو حق سمجھین یا ایک نیا مذہب معجون مرکب کی طرح پیدا ہو اور علما امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر سے باز رہین حاشا و کلا اور ہمارا یہ مقصد کیسے ہوسکتا ہو حالانکہ اُسکے بانی
اُسکے کارکن ارکین اہل سنت و جماعت ہین اور تائید اسلام کے لیے شفقت گوارا
کی ہے (ملاحظہ ہو روداد سال سوم صفحہ ۲۳ و ۲۴)

پھر میرٹھ کے جلسہ خاص مین بعض اعتراضون پر بحث کی گئی تھی اور جلسہ نے ہر امر
زیر بحث کی نسبت تصریح سے اپنا خیال ظاہر کیا۔ انمین سے ایک تجویز یہ تھی کہ "طرز نشست و
طریقہ مین صورۃً و سیرۃً ندوہ کو سلف کا پیرو ہونا چاہیے"۔ اسکی نسبت بالاتفاق طے ہوا
کہ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اسی موقع پر ناظم ندوۃ العلما نے اسکی وجہ ظاہر کی کہ جلسہ مین کرسیون
کی نشست کیون رکھی گئی ہے اُنھون نے کہا کہ جلسہ عام سے ہمارا مقصود
یہ ہے کہ ہمکو ان حضرات کے فائدہ پہونچانے کا بھی موقع حاصل ہو جو مسجدون مین جاکر ہمارا
وعظ نہین سنتے اور وہ بالکل کرسیون پر بیٹھنے کے عادی ہو گئے ہین۔ یہان تک کہ اُنکی
روزمرہ کی نشست و برخاست اسی پر ہوتی ہے اگر اُنکے لیے یہ اہتمام نہ ہو تو کلفت کی وجہ
سے وہ جلسہ کی شرکت اور استفادہ سے بالکل محروم رہین گے اور چونکہ اس غرض سے
اُنکے لیے کرسیون کی نشست تجویز ہوئی تو یہ بالکل نامناسب سمجھا گیا کہ وہ کرسیون پر بیٹھین
اور علما اُنکے نیچے فرش پر اسلیے یہ اہتمام جائز رکھا گیا اگر یہ مقصود نہ ہوتا تو صرف علما کے
لیے ان تکلفات کی بالکل حاجت نہ تھی جیسا کہ اُنکے جلسہ خاص مین کرسیون کا اہتمام
نہین کیا جاتا اور وہ مقدس مجلس بلا تکلف فرش زمین پر منعقد ہوتی ہو (صفحہ ۵۲ روداد

سال چہارم)۔
کثرت روشنی۔ کثرت آرایش۔ اور تکلفات زائدہ کی نسبت مددگار ناظم نے اُسی
جلسہ مین بیان کیا تھا کہ "اس تجویز مین روشنی سے مراد اگر چراغان ہو تو وہ قطعاً اب تک
کسی جلسہ مین نہین ہوئی نہ ندوہ اسکو جائز رکھتا ہو اور اگر اُس سے مراد معمولی روشنی ہے
جس سے تاریکی دفع ہو سکے اُسے نہ کوئی منع کرسکتا ہو نہ یہ تکلفات مین داخل ہے"
کثرت آرایش سے بھی اُنھون نے انکار کیا اور تکلفات زائدہ کی نسبت کہا کہ ۸۔ رجب
۱۳۱۳ھ کے جلسہ انتظامیہ مین منظور ہو چکا ہو کہ نہ ہونے چاہئین اور ندوہ کی کارروائی
مین چھپوا کر شایع کردیا گیا ہو اور نیز داعیان جلسہ کو اسکی ہدایت بھی کردی جاتی ہے" (صفحہ
۵۴ روداد چہارم)۔ انھین تجویزون مین سب سے بڑی تجویز جسکو ہمارے مخالف
دوست نئے نئے انداز سے ہمیشہ پیش کرتے رہتے ہین یہ تھی کہ "جو حضرات عقیدہ
اہل سنت وجماعت کے عقاید حقہ کے مخالف ہین اُنکی مشارکت موقوف کی جائے"
اسکی نسبت بعد مباحثہ اور غور و فکر کے طے ہوا کہ شرکت دو قسم کی ہو ایک بہ حیثیت رکن
دینی ہونے کے دوسرے بہ حیثیت استفادہ اور دیگر وجوہ کے اول حیثیت کے ساتھ قطعاً کوئی
ایسا شخص جو اہل سنت وجماعت کا عقیدۃً مخالف ہو ندوہ کا رکن نہین ہو نہ آگے انشاء اللہ تعالیٰ
بنانے کا ارادہ ہو دوسری حیثیت کے ساتھ اگر کوئی شریک ہو یا آیندہ شریک ہو تو اسمین
کچھ ضرر کا اندیشہ نہین بلکہ ایسی شرکت سودمند اور عموم نفع کا باعث ہو لہذا اسکا روکنا
ندوہ کے فائدہ کو بالکل محدود کردیتا ہو جو اُسکے مقصد کے بالکل خلاف ہو" (ملاحظہ ہو
روداد سال چہارم صفحہ ۵۳)۔ پھر جلسہ سالانہ منعقدہ امرتسر مین جو رپورٹ پیش
ہوئی تھی اُسمین اسکو اور بھی واضح طور پر بیان کیا گیا تھا جس سے تمام شکوک اور
اعتراضات کا تصفیہ ہو جاتا ہو اُسکا اقتباس ملاحظہ ہو "مین اس بات کو باواز بلند
کہنا چاہتا ہون کہ جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو

اور ہمارے اعتقادات وہی ہین جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے اور ہماری رودادون مین کوئی امر اسکے خلاف نہین ہے۔ اگر بالفرض کسی تحریر یا تقریر مین لزوم کے طور پر کوئی غلط معنے پیدا ہوتے ہون تو اوس غلطی پر ہمکو اصرار نہین ہے نہ وہ ہمارا اعتقاد ہوسکتا ہے کیونکہ روداد کوئی فقہ کی کتاب ہے نہ عقائد کی جس سے کوئی مسئلہ یا عقیدہ مستنبط کیا جاسکے یا تمام علما و مشائخ کی جانب جو ندوۃ العلما کے ارکان و عمائد ہین اسکا انتساب ہوسکے اس غلطی کا وہی شخص ذمہ دار ہے جسکی تحریر یا تقریر مین وہ پائی جائے ندوۃ العلما صرف اُن تجویزون کا ذمہ دار ہے جو جلسہ مین بالاتفاق یا بکثرت آرا منظور ہوتے ہین (ملاحظہ ہو روداد اجلاس پنجم صفحہ ۲۵)

اے علما و روسائے مدراس! آپ ندوۃ العلما کے مندرجہ بالا مقاصد و اغراض اور مذکورہ صدر اقتباسات کو صاف دلی اور ناطرفداری سے ملاحظہ فرمائین اور انصاف کرین کہ اسمین ارکان ندوۃ العلما کی کیا خطا ہے جسکی پاداش مین وہ نشانۂ ملامت بنائے جارہے ہین اور جس کام کو وہ کرنا چاہتے ہین اسکے بگاڑنے مین کوئی دقیقہ کوشش کا فروگزاشت نہین کیا جاتا ہے۔ آپ کا گران بہا وقت اس درد انگیز داستان کے سنانے مین اس امید پر لیا ہے کہ شاید اسکا کوئی حرف ہمارے دوستون کے دلنشین ہوجائے اور پھر ہم اور وہ ملکر اپنے مقاصد و اغراض کے حاصل کرنے مین بالاتفاق کوشش کرین۔

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما! سال پیوستہ کی رپورٹ مین جو امرتسر کے اجلاس مین پیش کی گئی تھی یہ عرض کیا گیا تھا کہ سال گزشتہ مین دو تجویزین منظور ہوئی تھین اور اُنکی تعمیل مین کوشش کی گئی مگر وہ دونون ناتمام ہین اسی سلسلہ مین اب مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ سال زیر بیان مین اُنکی تعمیل ہوگئی ہے پہلی تجویز یہ تھی کہ ندوۃ العلما کے دستور العمل مین ترمیم و تنسیخ و اضافہ ضرورت کے موافق کیا جائے سال زیر بیان

مین ارکان جلسۂ خاص نے اُسپر مکرر غور و فکر کیا خصوصاً مولوی عبدالحئی صاحب وکیل چندوسی اور خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ نے زیادہ توجہ اور محنت سے کام لیا اُنھون نے تمام تجویزون اور مسودون کو بغور دیکھا اور یادداشتین مرتب فرمائین اور آخر کو جلسۂ خاص منعقدہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ نے تمام کاغذات کے ملاحظہ کرنے کے بعد ایک مسودہ کی منظوری دی جو چھپوا کر شایع کر دیا گیا ہی ممکن ہے کہ اُسکی بعض دفعات مین اب بھی کوئی بات پیدا کی جائے اور پھر اُسپر غور کر کے تصفیہ کرنیکی ضرورت پیدا ہو لیکن جس طور پر تمام ضرورتون کے لحاظ سے اُسکو ترتیب دیا گیا ہی اُسکو مین جلسۂ خاص کی کامیابی سمجھتا ہون -

دستور العمل جدید مین جو ترمیمین ہوئی ہین خصوصاً جائداد ہاے موقوفہ کے انتظام اور حساب کی درستی اور سرمایہ کی حفاظت کے متعلق اُن سب کو مین اس مختصر رپورٹ مین عرض نہین کر سکتا البتہ دو چیزون کی طرف مین آپ کا خیال رجوع کرانا چاہتا ہون اور وہ بھی اس خیال سے کہ شاید ہمارے بیگانہ وش دوستون کو سنجیدگی کے ساتھ ندوۃ العلما کے متعلق راے قایم کرنے کا موقع حاصل ہو اور وہ اپنی بیجا ضد سے باز آجائین -

(۱) اب تک ندوۃ العلما مین جو حضرات دو روپیہ یا اس سے زیادہ چندہ دیتے تھے وہ رکن سمجھے جاتے تھے اب جو دستور العمل تیار کیا گیا ہی اُسمین بہت خوبی کے ساتھ ترمیم کی گئی ہی اور یہ قرار دیا گیا ہی کہ رکن ندوۃ العلما وہ شخص ہوگا جسکو جلسۂ انتظامیہ منتخب کرے اور اُسمین علاوہ خیرخواہ ندوۃ العلما ہونے کے صفات مندرجۂ ذیل مین سے کوئی صفت موجود ہو (۱) طبقہ علما یا مشائخ سے ہو (۲) انگریزی یا فارسی یا ریاضی یا طب یونانی خواہ ڈاکٹری یا قانون ملکی مین قابل قدر مہارت رکھتا ہو (۳) تقریر یا تحریر مین باکمال مشہور ہو - انکو کم از کم دو روپیہ سالانہ دینا ہوگا - البتہ وہ حضرت اس سے مستثنی ہونگے

جنکو جلسہ انتظامیہ نے بلحاظ صفات و قابلیت خاص کے منتخب کیا ہو انکو جلسوں مین
تجویز کے پیش کرنے اور پیش شدہ تجویز پر رائے دینے کے حقوق حاصل ہونگے اور
روداد بے قیمت دی جائے گی اور جو حضرات رقم یکمشت یا چندہ سالانہ دو روپیہ یا اس
سے زائد عنایت فرمائین گے وہ معاونین ندوۃ العلما کہلائین گے انکو غور کسی تجویز کے
پیش کرنے یا رائے دینے کا حق نہ ہوگا مگر روداد بے قیمت انکو بھی دی جائے گی اور
جو حضرات اس سے کم چندہ دین گے انکا نام فہرست چندہ دہندگان مین درج
ہوگا لیکن انکو کوئی حق مثل ارکان و معاونین کے حاصل نہین ہوگا۔

(۲) دوسری ترمیم جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلی ترمیم کی طرح اہم و مفید ہے
یہ کی گئی ہو کہ ندوۃ العلما کی تین مجلسین قرار دی گئی ہین مجلس انتظامی مجلس خاص۔
مجلس عام۔ مجلس انتظامی کے ارکان کی تعداد بدستور ۳۶ تک رکھی گئی ہو اور یہ قرار دیا گیا
ہو کہ انتخاب ارکان مین تا مقدور یہ امر ملحوظ رہے گا کہ نصف ارکان صوبجات متحدہ اور
نصف پنجاب و بنگال و دکن وغیرہ صوبجات ہند سے ہون اور مجلس خاص کے ارکان
صرف مربیان و ارکان و عہدہ داران ندوۃ العلما و مجالس ماتحت ہونگے اور اُسکی
کارروائی پندرہ ارکان کی شرکت سے ہوسکے گی اور مندرجہ ذیل کام ہون گے
(۱) انتظام موجودہ یا کسی کارروائی مجوزہ مجلس انتظامی کی درستی و صلاح (۲) قواعد ندوۃ العلما کی
ترمیم یا تنسیخ (۳) ندوۃ العلما کی ترقی اور اُسکے مقاصد و اغراض کے حاصل ہونے کی تدابیر
پر غور کرنا (۴) جائداد موقوفہ متعلقہ ندوۃ العلما یا دار العلوم کے انتظام کی نسبت تجاویز
عمل مین لانا (۵) حسابات آمد خرچ کی جانچ (۶) ارکان انتظامیہ کا انتخاب اور جلسہ عام
مین امور مندرجہ ذیل پیش ہونگے۔ (۱) کارروائی سالگزشتہ مرتبہ ناظم یا نائب ناظم (۲)
کارروائی دار العلوم بابت سالگزشتہ (۳) جمع خرچ سالگزشتہ بابت ندوۃ العلما و دار العلوم
جو مجلس انتظامی سے منظور ہو چکا ہو (۴) تجاویز متعلقہ مقاصد ندوۃ العلما (۵) مضامین نظم و

نشر مفید اسلام و اہل اسلام۔

دوسری تجویز جو اجلاس امرت سر تک ناتمام رہی تھی گورنمنٹ ممالک متحدہ کی خدمت
مین وفد بھیجنے کی تھی اسکی تکمیل بھی سال زیربیان مین ہوئی یعنی وفد جناب نواب لفٹننٹ
گورنر بہادر صوبجات متحدہ کی خدمت مین پیش ہوا ہز آنر نے نہایت مہربانی سے ڈیپوٹیشن لیا
اور ایڈریس سُننے اور جواب دینے کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تک ندوۃ العلما کے مقاصد
و اغراض پر بہت دلچسپی سے گفتگو فرماتے رہے۔ ہز آنر کی یہ مہربانی بھی اعتراف
اور شکر گزاری کے ساتھ دیکھی گئی ہو کہ جب حضور کانپور مین رونق
افروز ہوئے تھے تو آپ نے ازراہ کرم یتیم خانہ اسلامیہ کے معائنہ فرمانے کی
زحمت گوارا فرمائی جو ندوۃ العلما کی سرپرستی مین عرصے سے قائم ہے۔ یتیم خانہ
نے بچون کو پیش کیا اور حضور نے نہایت شفقت اور مہربانی کے ساتھ ان سے
گفتگو فرمائی اور صاحب کلکٹر بہادر کانپور سے جو حضور ممدوح کے ہمراہ تھے سب حالات
سُنتے رہے اور ایک نابینا بچے سے فرمایش کی کہ وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے۔ بعد
ختم تلاوت کے جناب ممدوح نے اپنی جیب خاص سے بچون کو شیرینی کے لیے یتیمون کو
کچھ روپے عنایت فرمائے۔ الہ آباد مین جو ایڈریس پیش کیا گیا تھا اسکا جواب دیتے
ہوئے ہز آنر نے اس واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ہز آنر نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آئندہ موسم مین
جب وہ لکھنؤ تشریف لائین گے تو جناب ممدوح دار العلوم کا معائنہ بھی فرمائین گے
مگر افسوس ہو کہ جو زمانہ حضور کی تشریف آوری کا تھا وہی وقت لکھنؤ مین طاعون کی اشتداد
کا تھا اور اس وجہ سے مدرسہ موضع بستولی کو منتقل ہو چکا تھا امید ہو کہ آیندہ ہم جناب
ممدوح کی توجہ اور مہربانی سے فائدہ اُٹھا سکین گے۔

حضرات! اجلاس نہم مقام امرت سر مین سب سے زیادہ اہم اور شاندار وہ تجویز منظور
ہوئی تھی جو رسوم قبیحہ کی اصلاح کے متعلق تھی اور اسکی عملی کارروائی گزشتہ زمانہ مین

کی بھی گئی ہے تاہم اسکو زیادہ قوت کے ساتھ عمل مین لانے کے لیے یہ طریقہ قرار دیا گیا کہ جو جو
علما ندوہ مین شریک ہین اپنے اپنے حلقہ اثر مین وعظ و نصائح کے ذریعہ سے اس سال
شادی کے رسوم مین سے ناچ گانا اور آتشبازی اور غمی کے رسوم مین سے محض نام و نمود
کے لیے آسودہ لوگون کو کھانا کھلانے کی برائیان عامہ مسلمین کے ذہن نشین کر کے اُنکے
ترک کی تاکید کرین نیز انجمن ہاے معین الندوہ سے درخواست کی جائے کہ وہ رسوم مذکورہ
کے انسداد کی کوشش کرین اور سالانہ اجلاس مین اسکی رپورٹ پیش کرین"

مین نہایت خوشی سے آپ کو اسکی اطلاع دینا چاہتا ہون کہ یہ تجویز بالکل بے اثر
نہین رہی علماے کرام نے اگرچہ جیسی توجہ اُنکو فرمانی چاہیے تھی نہین کی تاہم جسقدر اُنھون نے
اس کام کو کیا ہے اُسکو دیکھتے ہوئے اس بات کی توقع کی جاسکتی ہے کہ انشاءاللہ تعالی آیندہ
چلکر اس کام مین ترقی ہوگی۔

مین نے ابتداے سال سے تمام علماے کرام کو ہر موقع پر یاددہانی کی ہے اور اُن سے
رپورٹون کے حاصل کرنے مین پہلوتہی نہین کی مگر مجکو افسوس ہے کہ جسقدر کام ہوا ہے اُسقدر
رپورٹین نہین حاصل ہوئین۔ اکثر حضرات نے اس خیال سے رپورٹ دینا پسند نہین کیا
کہ جو کام حسبۃً للہ کیا جائے اُسکے اظہار کی ضرورت نہین ہے۔ مین نے اُنکی خدمت مین
عرض کیا کہ ترغیب و تشویق پیش نظر ہو تو اسمین بھی ثواب ہے ع وللناس فیما یعشقون
مذاہب۔ مین امید کرتا ہون کہ جو رکاوٹین اس سال ہوئی ہین وہ آیندہ باقی
نرہین گی۔

خلاصہ تمام رپورٹون کا یہ ہے کہ اس سال چوبیس علماے کرام نے کسٹھ مقامات پر
مندرجہ بالا تجویز کے عمل مین لانے کے لیے کوششین فرمائین اور لوگون سے عہد و
پیمان موثق کیے اور وقتاً فوقتاً نگرانی فرمائی۔ بعض حضرات نے بہت زیادہ توجہ فرمائی اور
بعض نے کم مگر الحمدللہ کہ یہ کوششین بے سود نہین رہین۔

ان حضرات مین سے جنھون نے بہت زیادہ توجہ فرمائی جناب مولانا پیر احمد علی شاہ صاحب رئیس ہوتی مردان - مولوی عبدالسلام صاحب رفیقی نورپوری - قاری عبدالسلام صاحب پانی پتی - مولوی محمد ابراہیم صاحب رئیس و میونسپل کمشنر کرنال - مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری اور مولوی غلام محمد صاحب شملوی خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل ہین خصوصاً جناب پیر احمد علی شاہ صاحب جنکا حلقہ اثر بہت وسیع ہے - آپ نے اپنے علاقہ کے تمام خوانین اور اربابون سے عہد و پیمان کیا ہے اس سال ایک رئیس نے صرف خلاف کیا تھا لیکن انجام کار اُسکو تائب ہوکر پیر صاحب سے معافی حاصل کرنی پڑی -

اس سال آپ نے پنجاب کے معزز اخبار رکیل و وطن مین متعدد واقعات ایسے ملاحظہ فرمائے ہونگے کہ بعض عالی حوصلہ حضرات نے اپنے یہان کی تقریبون مین رسوم قبیحہ کو اٹھاکر جو روپیہ اس طریقہ سے بچا اُسکو انجمن ہاے اسلامیہ کے نذر کردیا ایسے واقعات کو بھی مین اسی سلسلہ مین شمار کرسکتا ہون اور ندوۃ العلما کی بہت بڑی کامیابی سمجھتا ہون -

حضرات! ندوۃ العلما نے سال زیر بیان مین صرف ارکان کو توجہ دلانے پر کفایت نہین کی بلکہ اپنے وکلا کے ذریعہ سے بھی اس کام کو انجام دیا - چنانچہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی کو اجلاس گوشتہ کے کامون سے فارغ ہونے کے بعد دورہ پر متعین کیا - مولوی صاحب ممدوح نے کئی مہینہ تک مسلسل دورہ کیا اور اضلاع فرخ آباد و ایٹہ کے اکثر قصبات و دیہات مین کئی کئی روز ٹھہر کر مسلمانون کو اس طرف متوجہ کیا اور ندوۃ العلما کے بہترین مقصد عنقریب انشاءاللہ السلام کی خدمت انجام دی - مولوی صاحب ممدوح نے اپنے دورہ کی جو رپورٹ دی تھی وہ بہت دردانگیز ہے - موضع سیٹری جو قائم گنج کے قریب ضلع فرخ آباد مین ایک گاؤن ہے وہان کے مسلمانون کی حالت کو سنکر آپ کو نہایت تاسف ہوگا وہ لوگ باوجود مسلمان ہونے کے بت پرستی مین مبتلا تھے - مولوی صاحب نے وہان قیام کرکے انکو اس فعل شنیع سے توبہ کرائی اور بتون کو تڑوایا - ایک غریب مسلمان کے پاس ایک نومسلم عورت بلا عقد شرعی کے رہتی تھی اور

اسوجہ سے نکاح نہین ہوسکتا تھا کہ اُس گاؤن مین کوئی نکاح خوان نہین تھا نہ اُسکے
پاس اتنا روپیہ تھا کہ وہ دوسرے گاؤن سے مُلا کو بلا کر نذرانہ پیش کرتا۔ مولوی صاحب نے
اُسکا نکاح کردیا۔ مارہرہ ضلع ایٹہ مین سنی المذہب مسلمان محرم مین عام مسلمانون کے چندہ
سے ایسی بیجا دھوم دھام اور فضول نمائش مین مبتلا تھے جو ہر حیثیت سے قابل افسوس ہو
اور لطف یہ ہو کہ اسمین تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگون مین کچھ امتیاز نہین بہرحال یہی حالت
اکثر دیہات کی ہے۔

ہمارے دوست مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے ممبرداران و روساے
ضلع ہوشیارپور سے ملکر وعظ و نصیحت کے ذریعہ سے لوگون کو ترک رسوم قبیحہ پر آمادہ کیا اور اس
بات کی نگرانی کی کہ اُسپر عملدرآمد ہوتا ہو یا نہین چنانچہ موضع سوتھری ضلع ہوشیارپور مین جو ۱۲
شادیان ۹ ماہ کے عرصہ مین (جلسہ امرتسر کے بعد) ہوئین انمین ناچ آتشبازی اور
کوئی بیجا رسم نہین ہوئی اسبارہ مین سید امام علی شاہ صاحب ممبردار موضع مذکور کی کوششین
شکریہ کے قابل ہین۔ اسی طرح (۱۲) اموات مین برادری کو موتہ کا کھانا نہین دیا گیا۔
اسی طرح خانپور مین بھی پوری پابندی کی گئی اور خاص ہوشیارپور مین جناب شیخ مہر علی صاحب
رئیس نے اپنی دختر نیک اختر کے عقد مین بہت خوبی کے ساتھ مراسم بیجا کو ترک کیا
اور باوجود دولتمند اور بہت بڑے رئیس ہونیکے لوگون کی گفت وشنید کی کچھ پروا نہین کی

اب آپ لحاظ فرماسکتے ہین کہ اس بات کی کسقدر ضرورت ہو کہ قصبات و دیہات مین دورہ
کرنے کے لیے ایسے علما کو آمادہ کیا جائے جو دلسوزی سے اس خدمت کو انجام دین
اور اُن حضرات کے مصارف ضروری کی کفالت کی جائے۔

اسی ضرورت پر لحاظ کرکے باوجود کمی سرمایہ کے جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۷۔ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ
نے یہ فیصلہ کیا کہ بالفعل ممالک متحدہ سے کام شروع کیا جائے اور چار عالم اس کام پر مقرر کیے
جائین اور اشاعۃ الاسلام کے مقصد کو پیش نظر رکھکر دورہ کرین چنانچہ دو صاحب مقرر

کر دیے گئے ہین اور دو کے لیے تلاش جاری ہی۔

ندوۃ العلما کو اسوقت دو چیزون کی ضرورت ہی سب سے بڑی ضرورت روپیہ کی ہی جسکا بار ہمارے فیاض مسلمانون پر ہی اور دوسری ضرورت آدمیون کی ہی اور افسوس ہی کہ اس قحط الرجال مین یہ ضرورت بھی کچھ کم نہین ہی ؎

آنچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیارست و نیست　　نیست جز انسان درین عالم کہ بسیارست و نیست

کہنے کو تو کہا جاتا ہی کہ ہندوستان مین ہزارہا عالم ہین اور صدہا واعظ اور مدرس ہین اور ہر سال مدارس اسلامیہ سے کھیپ کی کھیپ نکلتی ہی مگر واقعہ یہ ہی کہ جب مدرس کی ضرورت ہوتی ہی تو نہین ملتا جب واعظ کی ضرورت ہوتی ہی تو نہین ملتا۔ جب اتالیق کی ضرورت ہوتی ہی تو ندارد! اب کیسے رونے کا مقام ہی کہ حالت یہ ہی اور ہمارے علما کو اسکا احساس بھی نہ ہو اور اس حالت کو دیکھ کر جب کسی کے دل مین درد پیدا ہو اور وہ کچھ کام کرنا چاہے تو ہمارے احباب اُسکے سر ہو جائین اور دم لینے کی مہلت ندین۔

جناب صدر انجمن! سال زیر بیان مین دار العلوم مین ایک درجہ کا اور بھی اضافہ کیا گیا ہی اور علاوہ درجہ ابتدائی کے سہ سالہ خواندگی کے درجہ متوسط کی خواندگی بھی تین سال کی ہو گئی ہی یعنی درجہ متوسط مین دُو درجہ کی کمی رہی مگر اس سال دار العلوم کو ایک ناگہانی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اب تک لکھنو طاعون سے پاک و صاف تھا اس سال وہان بھی اس مرض کا شیوع ہوا اور جو گھبراہٹ اسکی وجہ سے شہر مین پیدا ہوئی تھی اُس سے طلبہ محفوظ نہین رہ سکے اور ایک ایک کرکے اپنے مکان کو چلنے لگے اور جو رہے وہ ہوش و حواس باختہ رہے۔ مدرسہ کا بند کر دینا اُسوقت مصلحت کے خلاف تھا کیونکہ ابتدا سے سال مین بند کر دینے سے تمام سال کی خواندگی کا نقصان متصور تھا۔ علاوہ اسکے اسبات کا بھی اطمینان نہ تھا کہ ایک آدھ ہفتہ مین یہ مرض دور ہو جاوے گا نہ منتظمین دار العلوم کے امکان مین یہ بات تھی کہ وہ طلبہ کے قلوب مین صبر و استقلال پیدا

کر دیتے - لہذا بنظر مصالح یہ مناسب سمجھا گیا کہ چند روز کے لیے مدرسہ کو کسی قریب تر
مقام پر منتقل کر دیا جائے ہم منشی شبیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے
اپنے موضع بستولی میں جو حدود میونسپلٹی سے باہر گرہیرل کمپنی اور اسٹیشن بادشاہ نگر کے
متصل پختہ سڑک پر واقع ہے مدرسہ کو منتقل کرنے اور اپنے مکانات میں مدرسہ کو رکھنے پر
رضامندی ظاہر کی اور اپنے ضلعدار کو ہدایت کی کہ وہ ہم لوگوں کو پورے طور پر مدد دے
یہ وہی مقام ہے جس میں منشی صاحب ممدوح نے ہمیشہ کے لیے دار العلوم کو بقدر ضرورت زمین
دینے کا وعدہ فرمایا ہے - بہر حال ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ کو دار العلوم منتقل کیا گیا اور ڈھائی
مہینہ موضع بستولی میں بسر کر کے ۸ صفر ۱۳۲۱ھ کو پھر اپنی جگہ پر مدرسہ لایا گیا اس نقل و
حرکت میں یہ امر بھی ملحوظ تھا کہ اُن تمام سہولتوں اور دقتوں کا کافی تجربہ ہو جائے جو ہمیشہ کے
لیے اُس موضع میں مدرسہ لیجانے کے بعد پیش آئیں گی - جس زمانہ میں دار العلوم موضع بستولی
میں تھا اور موسم گرما میں مکانات کے ناکافی ہونے کی وجہ سے طلبہ کو فی الجملہ تکلیف پہونچ
رہی تھی ارکان انتظامیہ نے اس بات پر غور کرنا مناسب سمجھا کہ دار العلوم کو ایسے مقام پر منتقل کریں
جو باعتبار آب وہوا کے بہتر ہو اور وہاں کے اکثر لوگوں کو دار العلوم کے ساتھ دلآویزی ہو اسلیے
یہ تجویز قرار پائی کہ اہل شاہجہانپور اگر تمام ذمہ داریوں کو انگیز کرنا گوارا فرمائیں تو مدرسہ کو شاہجہانپور
منتقل کر دیا جائے - یہ تجویز جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ میں بمقام شاہجہانپور منظور
ہوگئی مگر یہ بھی طے ہوا کہ اس مسئلہ کو مکرر غور کرنے کے لیے ارکان غیر موجودین جلسہ انتظامیہ کی
خدمت میں بطلب آرا بھیجا جاوے اور کثرت رائے پر فیصلہ قطعی سمجھا جاوے - چنانچہ وقت معینہ تک
جن ارکان کی رائیں موصول ہوئیں اُنکی کثرت رائے پر فیصلہ ہوا کہ مدرسہ شاہجہانپور کو منتقل
کر دیا جائے لیکن راقم نے خود لکھنؤ جا کر جناب خان بہادر منشی اطہر علی صاحب اور جناب
منشی احتشام علی صاحب اور جناب حکیم عبد العزیز صاحب اور خان بہادر شیخ قادر بخش صاحب رئیس
فیض آباد اور نیز دیگر اراکین مقامی کی خدمت میں یہ امر ظاہر کیا کہ اگرچہ مدرسہ کا شاہجہانپور

یہاں کثرت رائے سے ارکین پر پاس ہوگیا ہی لیکن جس طرح اہل لکھنؤ کو اسکا ملال ہوگا اسیقدر مجلس کو بھی رنج ہی لہذا مین مناسب خیال کرتا ہون کہ آپ حضرات اسکی تعلیم و تربیت اور دیگر امور انتظامی مین اصلاح کی ذمہ داری کرین اور اسکے اخراجات کے واسطے جدید چندہ اپنی تجویز سے حاصل کرکے اسکو چلاوین اور جو روپیہ جلسون مین اور دیگر تجاویز سے دار العلوم کے نام کا آوے وہ واسطے تعمیر دار العلوم اور خرید جائداد مستقل کے جمع رکھا جاوے اور ضرورت تعمیر مذکور اور خرید جائداد کے کام آوے ورنہ مجبوری تعمیل تجویز جلسۂ انتظامیہ کی کرنا ہوگی۔

چنانچہ ایک مدت تک اس پر غور و مباحثے ہوتے رہے اور آخر کار جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۱۷ شعبان ۱۳۲۱ھ نے بمنظوری خان بہادر منشی اطہر علی صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ کے یہ طی کیا کہ بنگرانی منشی صاحب موصوف ایک سال تک لکھنؤ مین اسکا انتظام رکھا جائے اسی غرض سے منشی صاحب موصوف کو معتمد مجلس دار العلوم کے عہدہ قبول کرنے کی تکلیف دی گئی اور منشی صاحب نے اسکو خوشی سے قبول فرمایا۔

سال زیر بیان مین طلبہ کی تعداد طاعون کے نمودار ہوجانے سے نہین بڑھی۔ تاہم ایک سو چار طلبہ زیر تعلیم تھے انمین پینتالیس ۴۵ مستطیع تھے اور پچیس ۲۵ غیر مستطیع از انجملہ ۲۰ طالب العلم ندوۃ العلما کے وظیفہ یاب تھے اور پانچ کو سیر چشم رئیسون نے وظیفہ دیا۔ وظیفہ دہندگان کے اسماے گرامی یہ ہین (۱) جناب خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب سی آئی ای۔ وزیر اعظم ریاست جوناگڈھ ۲ وظیفے یعنی دس روپیہ ماہوار (۲) جناب مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی صوبہ اورنگ آباد دکن ایک وظیفہ (۳) جناب خان بہادر شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد ایک وظیفہ (۴) جناب مولوی عبد الباری صاحب تاجر چرم کلکتہ ایک وظیفہ۔

سال زیر بیان مین چار طالب علم بہت دور دراز مقامات کے باشندے زیر تعلیم تھے دو انمین پشاور کے شریف اور ذی علم خاندان کے ہین اور دو آسام کے۔ پشاور

اور آسام کی بعد مسافت کو دیکھکر ان طلبہ کا آنا دار العلوم کی قبولیت کی دلیل ہے

اس سال بھی سالانہ امتحان اپنے وقت پر ہوا اور اسکی نگرانی اچھی طور پر کی گئی جیسا کہ ہوتی رہی ہے۔ امتحان کے پرچے جناب مولوی امانت اللہ صاحب [illegible] جناب مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب دام ظلہ جناب مولوی عبد الجبار صاحب [illegible] جناب مولوی منور علی صاحب مدرس درجہ حدیث مدرسہ عالیہ رامپور مسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر اسکول کاکوری نے تیار کیے تھے نتیجہ امتحان کا ہنوز ظاہر نہین ہوا

آخر مین آپ کو ایک ایسے واقعہ کی اطلاع دینا چاہتا ہون جسکو سنکر آپ کو قلق ہوگا [illegible] وہ جناب مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کا مستعفی ہونا ہے [illegible] پہلے بھی کئی بار جناب ممدوح نے ضعف و علالت دائمی کی وجہ سے استعفا دیا تھا [illegible] منظور نہین کیا تھا مگر اب انھون نے ظاہر فرمایا کہ وہ کام کرنے کی قدرت [illegible] اور اس بات کو ناپسند کرتے ہین کہ بیکار ایک عہدہ کو روکے رہین اور دوسرون کو کام کرنے کا موقع نہ دین جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ نے نہایت افسوس کے ساتھ اس استعفے کو منظور کیا اور مولانا ممدوح کے خدمات سابقہ کے اعتراف اور شکریہ کی تجویز پاس کی اور ناظم جدید کا انتخاب جلسہ عام سالانہ پر ملتوی رکھا۔

یہ بھی تجویز ہوا کہ تا انتخاب ناظم نائب ناظم (مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور) باختیار نظامت کام کرتے رہین اور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری نائب ناظم منتخب کیے گئے اسکے بعد جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱ شعبان ۱۳۳۱ھ نے مجکو (مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور کو) باتفاق آرا تین سال کے لیے بشرط منظوری جلسہ عام ناظم منتخب کیا اور باوجودیکہ مین نے اس عہدہ کے قبول کرنے سے تہ دل سے معذرت کی مگر جلسہ نے پذیرا نہین فرمایا مجکو امید ہے کہ جلسہ عام مین جسوقت مین ان عذرون کو پیش کرونگا تو وہ ضرور [illegible] فرمائے گا۔ مجکو کسی قسم کی خدمت انجام دینے مین کوئی عذر و تامل نہین ہے مگر

صرف اس عہدہ کے انتساب کو اپنے نام کے ساتھ نہیں چاہتا۔

اسی جلسہ نے مولوی خلیل الرحمٰن صاحب سہارنپوری نائب ناظم کے متعلق صیغہ اشاعۃ الاسلام کی خدمت کی اور صیغہ متفرقات و دفتر کے لیے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کو نائب ناظم منتخب فرمایا اور خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب ممدوح الصدر کو معتمد مجلس دار العلوم اور مولوی عبد الحیٰ صاحب وکیل چند وسی کو مددگار معتمد صیغۂ مال منتخب کیا امید ہے کہ ان حضرات کی توجہ اور تندہی سے عملی کارروائی میں مفید اضافہ ہوگا۔

سال گزشتہ کے آخر میں ندوۃ العلما کے خزانہ میں گیارہ ہزار تین سو سولہ روپیہ چھ آنہ نو پائی ہر مد کے باقی رہے تھے۔ سال زیر بیان میں کُل آمدنی چھ ہزار چھبیس روپیہ سات آنہ آٹھ پائی وصول ہوئی اسکا مجموعہ سترہ ہزار تین سو چھیالیس روپیہ چودہ آنہ پانچ پائی ہوا اسمیں سے سال زیر بیان میں دس ہزار چھ سو چھ روپیہ بارہ آنہ تین پائی صرف ہوئے اور آخر رمضان ۱۳۲۱ھ کو اُسکے خزانہ میں چھ ہزار سات سو چھتیس روپیہ بارہ آنہ دو پائی باقی رہے۔ از انجملہ خاص دار العلوم کے صیغہ میں (بقایا) سالگزشتہ سات ہزار چار سو اکسٹھ روپیہ پندرہ آنہ تین پائی تھی (حال) تین ہزار آٹھ سو بائیس روپیہ چھ آنہ گیارہ پائی (خرچ سال زیر بیان) سات ہزار دو سو تینتیس روپیہ چار آنہ (باقی) چار ہزار پچاس روپیہ دو آنہ دو پائی (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نقشہ نمبر ا و ۲) باقی روپیہ بدستور الہ آباد بنک شاخ لکھنؤ میں بلا اخذ سود کے محفوظ ہے اور درآمد برآمد انھیں قواعد کی مراعات سے ہوتی ہے جو سنین گزشتہ میں تجویز ہو چکے ہیں یعنی روپیہ کی منظوری ناظم یا اُنکے قائم مقام کے دستخط سے لی جاتی ہے اُسپر اطمینان کرنے کے بعد خزانہ کی چک پر دو رکن انتظامی کے دستخط ہوتے ہیں۔

اس جمع خرچ کو دیکھنے کے بعد آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ ندوۃ العلما کی آمدنی اطمینان کے قابل نہیں ہے۔ اُس آمدنی کا کچھ اعتبار نہیں جو غیر مستقل ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر کام کے قیام و بقا

کا مدار مستقل سرمایہ پر ہوتا ہی اور یہ اب تک ندوۃ العلما کو حاصل نہین ہوا۔ آپ ملاحظہ فرما
سکتے ہین کہ سال زیر بیان مین آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہی اگر سنین گزشتہ کی بقایا نہ ہوتی
یا امرت سر مین جلسہ نہ ہوتا یا جلسہ ہوتا اور آمدنی نہ ہوتی تو اُسکے بہت سے کام بند
کرنے پڑتے ہ

من نگویم کہ این مکن آن کن ۔۔۔۔ مصلحت بین و کار آسان کن

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد النبی الامین
و علی آلہ و صحبہ اجمعین

سالانہ رپورٹ پر شیخ عبد القادر صاحب بی اے اڈیٹر آبزرور لاہور نے اظہار رائے
کرتے ہوئے نہایت معقول اور برجستہ تقریر فرمائی ۔ آپ نے فرمایا کہ گو پچھلے سال ندوۃ العلما
سے اتنا کام نہین ہوسکا جتنا کہ چاہیے تھا تاہم جو کچھ ہوا بس غنیمت ہی کیونکہ لکھنؤ مین طاعون
کے پھیلنے اور سابق ناظم محترم کے بوجہ خرابی صحت مستعفی ہوجانے اور ایسی چند دیگر وجوہ سے
ندوۃ العلما کو سال زیر بیان مین بہت مشکلات کا سامنا تھا۔ سب سے بڑی مشکل یہ پیش آئی
کہ جنوبی ہند کے بعض مولویون نے جو مخالفت ندوۃ العلما پر کمر باندھ رکھی تھی اُسکا بہت سنجیدگی
اور استقلال سے مقابلہ کرنا پڑا بصورت دیگر اتنی کوشش اور وقت کا اور کوئی بہتر مصرف
ہوسکتا تھا۔

تجویز اول خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب منیجر سرجن جنرل آفس مدراس
نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی۔

" رسوم مفرہ کے مٹانے کی کارروائی سال گزشتہ مین جسقدر ہوئی ہی وہ کافی نہین ہی
لہذا یہ جلسہ چاہتا ہی کہ علما مشائخین اسلامی انجمنین خصوصاً انجمنہائے معین الندوہ
سرگرمی سے اپنے اثر کو کام مین لاوین اور اپنے مساعی جمیلہ کے نتائج کو ترغیب و تشویق
کی غرض سے اشاعت کے لیے دفتر ندوۃ العلما مین بھیجین "

مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اسکی تائید کی اور تائید کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی - قابل موید نے ایسے جوش اور برجستگی کے ساتھ تقریر کی جس سے تمام حاضرین متاثر ہوئے اور مذکورہ بالا تجویز باتفاق آرا منظور کیگئی

تقریر مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم - احمدہ علی تواتر انعامہ حمداً کثیراً و اتوکل علیہ مفوضاً امری الیہ و مستجیراً واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لعید دقا یلہا مطمئنا و مستنیراً و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ الذی کساہ عزاً و مہابۃ و توقیراً صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً - امابعد جناب صدر انجمن صاحب و دیگر بزرگان قوم! - مین قبل سکے کہ اصلی مدعا عرض کرون اپنے وقت کے چند سنٹ قومی حالت کے انقلاب کے ذکر مین جو کہ دردناک اور افسوسناک انقلاب ہے ضرور صرف کرونگا اور وہ ذکر بطریق تمہید یہ ہے کہ " ہم مسلمانون کی سابقہ حالت جبکہ ہم زیر اثر احکام و ضوابط اسلام تھے من کل الوجوہ کیا باعتبار عبادات و عادات و تہذیب اخلاق اور کیا بہ حیثیت زہد و تقوی و اصول تمدنی ایسی دلربا اور نورانی تھی جسکا نظارہ اسلام کے مخالفین کی نگاہ کو چکاچوند ہین ڈال دیتا تھا - اور ہماری قوم تمامی اوصاف پسندیدہ اور اخلاق برگزیدہ عبادت علمیت سخاوت شجاعت - دیانت - صداقت - استقامت اخوت مروت مواسات عدل حیا احسان رحم صنعت حرفت تجارت وغیرہ مین ضرب المثل تھی اور ہماری مجالس کی کل شرک و بدعت و اسراف بیجا اور تمامی عیوب سے پاک و صاف تھین - اور شایستگی اور ہنرمندی اور نیک صحبتی اور اچھی ہمنشینی سے مملو اور ہمارا ہر فرد نیک ولولہ اور فکر عقبی مین سرشار اور اخوت ایمانی اور محبت دلی سے ایک دوسرے پر شیدا اور جان نثار تھا - اور جب سے ہم بوجہ بدنصیبی اور جہالت اور غفلت کے اتباع احکام شریعت پاک سے دور جا پڑے اور دامن دین متین کی اطاعت کا ہم نے

چھوڑ دیا اور اغیار کی صحبت اور رسوم اور نفسانی خواہشون کے زیر اثر ہو گئے
تب سے ہماری سب تقریبین شادی اور غم کو اور ہم خود کو رسوم کفریہ مضرہ اور بدعات ضالہ
اور شنیعہ نے احاطہ کرلیا ہی اور ہمارے وہ سب کمالات ضایع ہو گئے جنکے بیان سے
روے قلم سیاہ اور صفحہ کاغذ کوتاہ ہی - الغرض سب معاملہ قومی محاسن سے ذمائم کی
جانب تبدیل ہوگیا والی اللہ المشتکی ومنہ الافاضتہ والاصابتہ والیہ الرجعی - حضرات
محل غور و شرم ہے بھلا ایسا کون مسلمان ہی جسکے آئینہ دل پر عیوب مجلس رقص
منقش نہو سکتے ہون - مثلاً اپنے احباب اور بزرگ و خورد خاندان کو اہتمام سے جمع
کرکے ایک فاحشہ مسماۃ کو جو واجب الہتک ہی عزت دینی اور اسکی خوش الحانی آواز سے
سب کے کانون کو ناپاک کرنا اور اُسکی حرکات اور انداز شہوت انگیز کو خود توجہ سے دیکھنا
اور حضار کو دکھانا اور ایسی بیحیائی اور فحش کی مجلس سے علاوہ بدنامی قوم اور اسراف مال
اور تضیع اوقات کے جو جذبات نفسانی کل حضار کو خصوصاً نوجوانون کے دلون پر
منقش ہونگے اور ہوتے ہین اُسکی تشریح کی ضرورت نہین - مثل مشہور ہی "عیان
را چہ بیان" اور ایسے ارتکاب کی جواب دہی قیامت کے روز سب حضار خصوصاً
بانی سبانی کو اور بھی مشکل اور خطرناک ہوگی معاذ اللہ منہ - اور طرفہ تعجب خیز تو یہ
امر ہی کہ غیر قومون کے تعلیم یافتہ ایسے امور واہیات اور خرافات سے بذریعہ مردانہ ہمت
اور عاقلانہ تدبیر کے کنارہ کش ہو رہے ہین اور ہوتے جاتے ہین اور ہم باز نہین
آتے ہین - حالانکہ ہم مسلمان وہ قوم ہین جنکی کتاب پاک جامع علوم معاد و معاش
اور مُنزّ کی تمام عیوب ہی اسمین ایسی مجالس کے قریب جانا بھی منع ہی چہ جائیکہ ہم ایسی
مجالس کی اپنے مکانون مین بنیاد ڈالین اور ہمارے مذہب مین تو غیر محرم مشتہات عورت
کو قصداً دیکھنا بھی حرام ہی پھر ایسے نظارہ کی محفل قرار دینی کیونکر جائز ہوسکتی ہے
قال اللہ تعالی قل للمومنین یغضوا من ابصارہم و یحفظوا فروجہم ذالک ازکی لہم

الاٰیۃ وقال اللہ تعالیٰ لاتقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلاً الآیۃ - اور ایسا ہی
آتشبازی کا جلانا اور چھوڑنا اور بلا وجہ وجیہ ایسی کارروائی کرنا اسراف بیجا مین
داخل ہے اور متعلق آتشبازی کے ایک نقل بھی مشہور ہے (گھر پھونک اور تماشا دیکھ)
علمار کرام نے ایسے اسراف کو حرام لکھا ہے - چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اپنی
تالیفات مین ارشاد فرماتے ہین لا یجوز تضییع المال باحراق البارود والکاغذ
کیونکہ یہ خرچ بیجا ہے اور بیجا خرچ کرنے والون کو اللہ تعالیٰ بسبب نافرمانی شیطانی گروہ
مین داخل فرماتا ہے یعنے بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہین قال اللہ تعالیٰ
ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطان لربہ کفوراً ط اور غمی اور رہائی کی
تقریب مین بلا مانع شرعی اگر کھانا کھلانا ممکن ہو تو کچھ مضایقہ نہین بغرض ایصال ثواب
مستحق مساکین کو کھانا کھلا دیا جاوے فقط اور اسکے سوا موت کی تقریب مین دھوم دھام
مچا دینا اور امیرون اور برادری کو جمع کرنا اور کھانا وغیرہ مین بھی اسراف اور تفاخر کرنا یہ اسی
اسراف مین داخل ہے جسکو خداوند تعالیٰ نے اُس آیت شریف مین لطیف طریق
سے منع فرمایا ہے - اور شریعت مین اُسکا کچھ ثبوت نہین - علاوہ اسکے موت کی تقریب کو
شادی کی تقریب کے مشابہ بنا دکھانا عقل سے بھی خلاف ہے - عبرت! عبرت!!
حضرات اب مین اصلی مدعا عرض کرتا ہون - یعنے وہ تحریک جو ہمارے مخدوم مکرم
جناب خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب بہادر نے پیش فرمائی ہے مین اُسکی زور سے
تائید کرتا ہون اسلیے کہ رسوم مضرہ اور بدعات شنیعہ شادی اور غمی کی تقریبون مین
خصوصاً بلکہ رسوم کفریہ بھی عموماً قوم مین عائد حال ہین - اور یہ بھی آپ نے جناب مولانا
سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم کی رپورٹ سالانہ سے معلوم کرلیا ہوگا کہ ندوۃ العلما
کی جانب سے سال گذشتہ مین جو کارروائی ہوئی وہ کافی نہین ہے - اور چونکہ یہ رسوم
مضرہ اور بدعات شنیعہ کہ تقریب شادی و غمی کے قوم مین بمنزلہ امراض مہلکہ اور

مزمنہ کے عام ہورہی ہین اور ہر اطراف واکناف ہند مین مدت مدید سے شایع
ہین اور علما، دین او مشائخ ملت بمنزلہ حکیم حاذق اور ڈاکٹر بالیاقت کے ہین۔
اور انجمن ہاے اسلامی جو ہر شہر اور قصبہ مین ہین بفضلہ تعالی قائم ہین اور روز افزون
اور زیادہ ہوتی جاتی ہین بمنزلہ شفاخانہ کے ہین۔ پس ایسے امراض عامہ کے
علاج کو صرف ندوۃ العلما کی مجلس مبارک پر منحصر نہ رکھنا چاہیے لہذا سب علماے
کرام ومشائخ عظام اور انجمن ہاے اسلامی کو عموماً اور انجمن ہاے معین الندوہ کو خصوصاً
توجہ دلائی جاتی ہو کہ وہ حضرات سب کے سب کمال سرگرمی سے اپنے اثر کو کام مین
لائین اور سعی مردانہ اور کوشش بزرگانہ سے ان رسوم مضرہ کو مٹائین۔ اور اپنا
معالجہ حکیمانہ شروع فرمائین اور اپنی سعی جمیلہ کے نتائج کے حالات کی ترغیب اور
تشویق کی غرض سے اشاعت کے لیے دفتر ندوۃ العلما مین اطلاع دیتے رہین
اور مین امید کرتا ہون کہ اگر جمیع علما، ومشائخ اور انجمن ہاے اسلامی اور معین الندوہ
نے اپنے اپنے زیر اثر حلقہ مین لگاتار توجہ مبذول فرما کر کوشش کی تو عنقریب وہ
وقت آئے گا کہ ہماری قوم کے سب کے سب اور ہندوستان کے مسلمان سب کے
سب آلودگی رسوم مضرہ سے پاک اور صاف ہوجائین گے۔ اب دعا پر مضمون تمام
کرتا ہون کہ پروردگار سب مسلمانون کو توفیق ہدایت نصیب کرے اور صراط المستقیم پر چلنے
کی ہمت مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

تجویز دوم۔ جناب حاجی ملا عبد القیوم صاحب معتمد دائرۃ المعارف النظامیہ
حیدر آباد نے ایک مختصر اور دلاویز تقریر کے ساتھ مندرجہ ذیل تجویز پیش فرمائی۔

"جو مضر اور نامشروع طریقے معاشرت مین داخل ہوگئے ہین انکی اصلاح کے
لیے ایک مکمل دستور العمل بنایا جائے کہ شادی اور غمی کی فلان فلان رسوم ترک
کی جائین اور انکی بچت مین سے کوئی حصہ قومی اغراض مثل تعلیم عام یا پرورش ایتام

یا اشاعت اسلام کے صرف مین لایا جاوے"

" اس تجویز کی تائید کے واسطے مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نامزد ہوئے تھے انھون نے اول رسوم مفسرہ کے قبایح مین نہایت موثر وعظ بیان فرمایا اُسکے بعد فرمایا کہ ہمارے محترم دوست مُلا عبدالقیوم صاحب نے جو تجویز پیش کی ہی مین اُسکا مویدِ قرار پایا ہون مگر مین اُسکی تائید کے لیے آمادہ نہین ہون۔ میرے نزدیک یہ تجویز غیر ضروری ہی جب خدا نے ہمکو ایک مکمل دستور العمل عطا فرما دیا ہی تو اب کسی جدید دستور العمل کی حاجت نہین۔

مولانا ممدوح کی دلآویز تقریر کا حاضرین پر ایسا رنگ چھایا ہوا تھا کہ انکو اصل تجویز کی ضرورت وعدم ضرورت سے بحث نہین رہی تھی وہ صرف تقریر پر ہمہ تن گوش ہو رہے تھے یہانتک کہ جلسہ کا وقت ختم ہوگیا اور اس تجویز کا انقطاعی فیصلہ دوسرے روز پر ملتوی رکھا گیا۔

اجلاس دوم

روز دوشنبہ ۱۵ شوال ۱۳۲۱ھ مطابق ۴ جنوری ۱۹۰۴ء

۸ بجے سے ۱۲ بجے تک

صدر انجمن

جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی دہلوی

مقام

اسپرنگس گارڈن

قاری میران شاہ صاحب وقت پر نہین پہونچ سکے اسواسطے جناب صدر انجمن صاحب

نے ایک عرب صاحب کو جو جلسہ میں موجود تھے اجازت دی کہ وہ تبرکاً کلام مجید کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں عرب صاحب نے نہایت ترتیل و تجوید کے ساتھ چند آیتیں تلاوت فرمائیں جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اسکے بعد مولانا ابوبکر بن عبدالرحمن بن شہاب العلوی الحضرمی مدرس دارالعلوم حیدرآباد نے اپنا عربی قصیدہ سنایا اور حاضرین کے اصرار سے جناب ملا عبدالقیوم صاحب نے اسکا ترجمہ کیا جو حضرات عربی زبان سے آشنا تھے انکو اس قصیدہ کے سننے مین جو لطف اور مزہ آرہا تھا اسکا اندازہ ناظرین اسیقدر کر سکتے ہین جتنا ایک فصیح و بلیغ کلام کے دیکھنے سے ہو سکتا ہی مگر جو لطف مولانا کے پڑھنے مین تھا وہ صفحہ کاغذ پر نہین پا سکتے

قصیدہ عربیہ مولانا ابوبکر بن عبدالرحمن بن شہاب الدین العلوی الحسنی الحضرمی

كَلِمٌ يُقدّ مها المسئ الجانى — لذوى المعارف لا ذوى التيجان
نفثات مصدورٍ الى من همّ بها — ادرى واحرى منه بالتبيان
وجميل شكرٍ للذين تصدّروا — فى ندوة العلما وللاركان
لله درهمُ سوابق حلبةٍ — فيها العقول فوارس الميدان
شَرِبوا رحيق العزم وللجدّ الذے — لم يخش مُذ هِنه من الحرمان
هبوا وامرُ الكل شورى بينهم — والراى قبل شجاعة الشجعان
نهضوا النفع المسلمين بنشرما — عنهم يصُدّ طوارق الحدثان
ودَعوا الى طلب العلوم على اختلا — ف فنونها والعلم ذو افنان
والى اجتماع قلوب مَن ايمانهم — بمجد المحمود ذو طميان
ولنعم ما عُقِدت خناصرهم على — ابرازه من حيز الكتمان

فالعلم اشرف مقتنی واجله ... وبه تفاضل نوعنا الانسانی

فذووه فی عز ومجد باذخ ... ورفیع منزلة وسعد قران

العلم یطلب کے یزج بحامله الی الربع فی ذری کیوان

من حیث کان وکیف کان بعیشة الدنیا وللابدان والادیان

هذا رسول الله نبهنا علی ... عدل المجوس وحکمة الیونان

والاجتماع اجل حصن رادع ... عبث الخصوم وسورة العدوان

والمومنون کما اتانا فی حدیث الصادق المصدوق کالبنیان

ومتی تخاذلنا واهمل بعضنا ... بعضاً خلعنا خلعة الایمان

واصابنا الفشل الذی یقفوه ذل ... واضطها ولیس فی الحسبان

ان افتراق المسلمین اذاقهم ... ضیم الهضیمة بعد عظم الشان

وهنت عزائمنا واصبح هازئا ... بخمولنا الوثنی والنصرانی

فعلام فرقتنا التی القت بنا ... فی هوة الاهمال والخذلان

ولم التنافر والتضاغن بیننا ... والحقد وهی مدارک النقصان

ها کل طائفة من الاسلام مل ... عنة بوحدة فاطر الاکوان

وبان سیدنا الحبیب محمدا ... عبد الاله رسوله العدنانی

وامام کل منهم فی دینه ... اخذا وردا محکم الفرقان

فالهنا ونبینا وکتابنا ... لم یتصف بالخلف فیها اثنان

والکعبة البیت الحرام نؤمها ... قاصی الحجیج لنسکه والدانی

وصلوتو کل شطرها وزکاته ... حتم وصوم الفرض فی رمضان

افبعد هذا الاتفاق یصیبنا ... نزغ لیفتننا من الشیطان

وان اختلفنا فی الفروع فذاک عن ... خیر البریة رحمة المنان

وحديث تفترق النصارى واليهو ... د وامتى فرقا روى الطبرانى

لكن زيادة كلها فى النار ... الا فرقة لم تخل من طغيان

بل كلهم فى جنة وعدا بها ... بالنص فى آى من القرآن

وكذا احاديث الرسول تظافرت ... ان الموحد فى حمى الرحمن

واذا اردت بيان ما اوردته ... فانظر فتاوى الحافظ الشوكانى

فلقد اتى فيها بما يشفى العليل من الدليل وساطع البرهان

وافاد فيها ما يلاشى بيننا ... احن النفوس وشافة الشنان

ايها رجال الندوة اجتهدوا ولا ... تهنوا فرب الخيبة المتوانى

وامضوا على غلوائكم قدما ولا ... تخشوا معرة فاسدى الاذهان

فالحق قائدكم وانتم تعلمو ... ن موارد الارباح والخسران

اوما رويتم حين اقبل جيش اهل الشام قولا عن ابى اليقظان

والله لو بلغوا بنا طردا الى ... هجر لما عجنا الى الاذعان

ولتسمعن اذى كثيرا فاصبروا ... واكسوا المسئ مطارف الاحسان

ماذا على الحكماء من اضدادهم ... قدح السفيه ومدحه سيان

والله شاكر سعيكم ورسوله ... وامينه عبد الحميد الثانى

اسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ کل جو تحریک ملا عبد القیوم صاحب نے رسوم مضرہ کے دستور العمل تیار کرنے کی بابت کی تھی اسکا تصفیہ ہنوز نہین ہوا لہذا سب سے پہلے اسکو ختم کرنا چاہیے مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے اصل تجویز کی تائید فرمائی اسکے بعد صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ جسکو اس تجویز سے اختلاف ہو وہ ظاہر کرے مگر کسی نے اختلاف نہین کیا بلکہ اس بات کو ظاہر کیا کہ ان کو اس سے اتفاق ہے۔ صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ یہ تجویز باتفاق آرا

منظور ہے۔

تجویز سوم:۔ ہر سال کم سے کم پانچ امدادی وظائف تعلیم صنعت وحرفت و تجارت کی غرض سے مسلمان طلبہ کو دیے جائیں اور اُنکی ایسی مذکورہ بالا تعلیم کا انتظام اور اُسکے لیے خاص چندہ کیا جائے "

اس تجویز کو مولانا عبد السبحان صاحب داماد خان بہادر حاجی عبد العزیز بادشاہ صاحب نے پیش کیا اور موجودہ زمانہ مین صنعت وحرفت وتجارت کی اہمیت وضرورت کو مناسب پیرایہ مین ظاہر کیا۔ مقرر نے بیان کیا کہ یورپ کو ایشیا پر جو فوقیت ہی وہ انھین چیزون کی بدولت ہے اور جاپان ایسی چھوٹی ریاست نے دو دل ہتمدن مین جو عظمت حاصل کی ہے وہ محض انھین کے طفیل مین اسکے بعد فرمایا کہ ہندوستان کے باشندے خصوص ہم مسلمان اگر ترقی کرنا چاہتے ہین تو بغیر اسکے چارہ نہین کہ صنعت وحرفت اور تجارت کی طرف توجہ کرین اور اپنے اسلاف کے کارنامون کو پیش نظر رکھکر ویسی محنت ومشقت اختیار کرین جیسا کہ وہ کرتے تھے اور اب تک سواحل ملیبار ومجمع الجزائر مین اُنکے نقش قدم پائے جاتے ہین۔

مولوی عبد القادر صاحب بی اے اڈیٹر آبزرور لاہور نے ایک برجستہ تقریر اس تجویز کی تائید مین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے موجودہ علماے کرام کا قوم کے لیے جدید تعلیم صنعت وحرفت کی ضرورت تسلیم کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اپنے پیشروون سے جو تعلیم مغربی مین سدراہ تھے بلحاظ روشن خیالی بہت آگے بڑھے ہوئے ہین۔

تجویز چہارم:۔ چونکہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم کا اہتمام نہین ہی اور انگریزی مدارس کے طلبہ کو اپنے مذہبی فرائض پر آگاہی اور اخلاق کی درستی کا موقع نہین ملتا اسلیے نہایت ضروری ہی کہ سرکاری مدارس کے طلبہ کو مذہبی عقائد سکھانے اور انکے اعمال واخلاق درست رکھنے کے لیے ایک معلم رکھا جاوے خصوصاً مدرسہ اعظم

مدراس مین جو مسلمانون کے سرمایہ سے جاری ہو اور اُسکی تنخواہ مذہبی سرمایہ سے خواہ
خاص چندہ سے دی جائے جیسا کہ نواب وقار الملک بہادر کی تحریک اور نواب
لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ کی منظوری سے شاہجہانپور اور امروہا وغیرہ مقامات
مین اسکا انتظام ہو چکا ہے ''

اس تجویز کو مولوی سید فخرالدین صاحب نقوی فخری نے ایک مبسوط و مفصل
تقریر کے بعد پیش کیا اور مولوی صبغۃ اللہ صاحب مہاجر نے اسکی تائید فرمائی
اور باتفاق آرا مذکورہ بالا تجویز منظور ہوئی اور اُسی وقت اس تجویز کی تعمیل کے لیے نیز
دیگر تجویزون کے واسطے جو باشندگان مدراس کے فائدہ کے لیے منظور ہوئی ہین
چندہ شروع کیا گیا اور تھوڑی دیر مین چودہ سو روپیہ سال کے وعدے لکھے گئے
اور فہرست خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب سکرٹیری معین الندوہ کو سپرد کر دیگئی
کہ وہ اسکا انتظام کرین۔

تجویز پنجم '' یہ جلسہ اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ قرآن پاک کی آیات کریمہ کو نمونہ
کی غرض سے کارڈون یا اخبارون کے پلندہ مین رکھکر تقسیم کیا جاتا ہے اسمین بہت
بے ادبی ہے وہ چاہتا ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے اور اسکا بہتر طریقہ یہ ہے
کہ اُردو عبارت کو خط نسخ مین لکھکر نمونہ دکھا دیا جائے ''

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے اس تجویز کو پیش کیا اور مولوی
غلام محمد صاحب شملوی نے تائید کی اور تمام ارکان کے اتفاق سے منظور ہوئی۔

تجویز ششم '' یہ جلسہ انجمن معین الندوہ مدراس سے خواہش ظاہر کرتا ہی
کہ دو واعظ احاطہ مدراس مین دورہ کرنے کے لیے مقرر کرے تاکہ وہ قصبات اور
دیہات مین جاکر مسلمانون کو اسلام کے احکام کی تعلیم و تلقین کرین ''

اس تجویز کو جناب مولانا عبدالحق صاحب صدر نشین نے پیش فرمایا اور مولوی

حکیم محی الدین حسین صاحب صدر مدرس مدرسہ لطیفیہ ویلور نے تائید فرمائی اور بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مسٹر چارلس سیوائٹ آف اسٹریلیا جنکا اسلامی نام شیخ محمد عبدالحق صاحب نو مسلم ہے اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپ نے انگریزی زبان مین اس عنوان پر تقریر فرمائی کہ "مین کیونکر مسلمان ہوا" مولوی عبدالقادر صاحب بی اے اڈیٹر آبزرور لاہور نے اسکا ترجمہ اُردو مین بیان کیا ترجمہ جس خوبی سے کیا گیا تھا اُسکا لطف حاضرین ہی کا حصّہ تھا۔

خلاصہ تقریر شیخ محمد عبدالحق صاحب سیوورائٹ نو مسلم اسٹریلیا

"مین کیونکر مسلمان ہوا"

جناب صدر انجمن! معزز حاضرین! میری زندگی مین آج کا دن ہمیشہ عزت اور فخر سے یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہ عظیم الشان اور پُر شوکت مجمع اُن لوگون کا ہی جو دین اسلام کے پیشوا اور قوم کے ہادی ہین۔ یہ اس اسلام کی رونق و زینت ہین جو میرے دل و دماغ پر چھا گیا ہی اور جس نے مجکو اپنی روشنی مین لیکر ہلاکت کی تاریکی سے امان دی ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ اسلام کے حلقہ بگوش ہو جانے کے بعد یہ میری دوسری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے پاک اور برگزیدہ جلسہ مین شمولیت میسر آگئی ہے۔ چند روز کا ذکر ہے کہ آسٹریلیا کے ایک حق جو گروہ نے مجکو ایک پولیٹکل خدمت پر مامور کرکے ہندوستان بھیجا تھا۔ مین نے اس ملک کے اکثر شہرون کا دورہ کیا۔ اور اب مدراس مین آیا تھا۔ یہان آکر مین نے اپنا متعلقہ فرض پورا کردیا اور آپ تعجب سے سُنین گے کہ اسی جگہ کھڑے ہوکر جہان آپ تشریف رکھتے ہین جب مین امر مفوضہ سے سبکدوشی حاصل کرلی تو مدراس سے روانگی کا سامان

کرنے لگا - اتنے مین ندوۃ العلما کی آمد آمد کا غل اور چرچا اٹھا -

یقین کیجیے - اور مین پھر عرض کرتا ہون کہ آپ کو ضرور باور کرنا چاہیے - مجکو اس خبر کی مسرت نے تصویر بنا دیا - اور مین طرب انگیز جوش سے آپ کے انتظار کی گھڑیان گننے لگا - آج وہ مبارک وقت میرے سامنے ہو اور مین اسکو غنیمت سمجھ کر آپ سے اپنی مختصر کیفیت عرض کرنے کھڑا ہوا ہون -

اس قلیل مدت مین صرف اپنے اسلام لانے کے وجوہات بیان کرنے چاہتا ہون -

صاحبو! مین بھی یورپ کے اُن لاکھون آدمیون مین سے ہون جو عیسائی مذہب کی کمزوری سے دل برداشتہ ہو رہے ہین - مگر مین نے اسکو پسند نہ کیا تھا کہ ایک مروج اور ملک گیر مذہب کو ترک کر کے اورون کی طرح لا مذہب بنا بیٹھا ہون - اسلیے مین نے دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی کتابین جہان تک میسر آسکین لے کر دیکھنی شروع کین - فقط یہی نہین - بعض ادیان کے مشہور مقتداؤن سے بھی ملتا اور حق کی تلاش کرتا تھا - اکثر ایسا ہوتا کہ کسی دین کی کوئی بات سمجھ مین آجاتی - اور مین اُسی دین کو راست تصور کرنے کی تیاری کر دیتا - مگر میرا دل نہ مانتا تھا اور روح جس آگ مین جل رہا تھا اُسکے بجھنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی - اسلام کا نام سُنا تھا کہ یہ بھی دنیا مین ممتاز سمجھا جاتا ہے لیکن اسکی نسبت مجھے بڑی بد گمانیان تھین - اور مین اسکو شائستہ اور مہذب دین سمجھنے کو آمادہ نہ تھا - کیونکہ مین نے یورپ کے بڑے بڑے نامی فلاسفرون اور مسلّم محققون کی کتابین پڑھی تھین جنمین اسلام کو امن کا مخالف - خونریز - وحشیانہ تمدن کا معلم اور انسان کو مدارج علیا کی ترقی سے روکنے والا ثابت کیا گیا ہو - اسلیے مین روادار نہ تھا کہ اسلام کو آنکھ اُٹھا کر دیکھون - لیکن حق نے نہ چھوڑا اور میرے خیالات مین نئے قسم کا ولولہ پیدا کر دیا - اب مین نے چاہا کہ اسلام کی حقیقت بھی معلوم کرلی چاہیے - افسوس! صد افسوس!! مدت تک یہ شوق دل ہی مین موجزن رہا - اور کوئی

ذریعہ الیسا نہ ملا کہ اسلام سے آگاہی حاصل کرتا - نہ کوئی کتاب تھی - نہ کوئی مشن - اور نہ کوئی واقفکار مسلمان نظر آتا تھا -

ہمارے ملک مین تجارت کی غرض سے اکثر مسلمان رہتے ہین - اور وہان وہ لوگ بہت خوش حال ہین - مین نے ان لوگون سے ملنا شروع کر دیا - اور جب کسی سے حرف مطلب بیان کرتا وہ کانون پر ہاتھ دھرتا یعنے اسکو میری تسکین کی لقدر اپنے مذہب کے معلومات نہوتی تھی - ایک دن مین اپنے ایک مسلمان دوست سوداگر سے ملنے گیا - اور باتون باتون مین مذہب کا ذکر آگیا - مین نے اپنے اشتیاق اور مجبوری کو افسوسناک الفاظ مین بیان کیا تو وہ کہنے لگا - اور تو ہم کچھ جانتے نہین - ہمارے قرآن کا ایک انگریزی ترجمہ رکھا ہے - آپ وہ لیجائیے اور پڑھیے - اس سے اگر آپ کی تسلی ہوجائے تو سمجھیے اسلام ہی سچا دین ہے - جسکی کتاب کا ترجمہ بلا معلم اشاعت حق کی تاثیر و قدرت رکھتا ہے مین قرآن شریف کو خوشی خوشی اپنے مکان پر لے گیا - وہان جاکر دیکھا تو وہ سیل صاحب کا ترجمہ ہے -

اب مین آپ سے حقانیت کے عجائبات بیان کرنے چاہتا ہون - مگر حیرت ہے کہ مین کن الفاظ مین انکا ذکر کرونگا -

قرآن کھولتے ہی دل مین ایک کھٹک سی معلوم ہوئی اور خود بخود اسکے ترجمہ الفاظ سے محبت اور تعظیم شروع ہوگئی - تعجب تھا کہ کیا چیز میرے مستقل مزاج دل کو جذب کیے لیتی ہے -

اتفاق کی بات ہے کہ سب سے پہلے میری نظر حضرت علیسی اور حضرت مریم کے قصہ پر پڑی اور قرآن کی راست بیانی کے انداز نے میرے جی مین گھر کرلیا - اب مین نے اسکے تمام مقامات پر غور شروع کیا اور ہر لفظ اور ہر موقع سے نئی طرح کی بات ہاتھ آئی جسمین اطمینان کا خزانہ حاصل ہوتا جاتا تھا -

انجام یہ ہی کہ حق دستیاب ہوگیا اور میں نے اپنی دینی اور دنیاوی زندگی کی فلاحیت
کے لیے اسلام کو پسند کیا۔ اور "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہکر اس دین کی شمولیت اختیار
کرلی۔ چونکہ امر حق کی تلاش میں مجھے اتنی سرگردانی رہی تھی میں نے اپنا نام بھی خود
عبدالحق تجویز کیا۔ اور اسی نام کو اپنے لیے عزت اور فخر کا سرمایہ تصور کرتا ہوں۔
یہانتک تو میرے اسلام لانے کی مجمل سرگزشت تھی۔ اب میں کچھ اور عرض
کرکے اس تقریر کو ختم کردینا چاہتا ہوں۔
اسوقت غالباً تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے مقتدا اور نامی گرامی علما
موجود ہیں میری انکی خدمت میں التجا ہے کہ وہ یورپ کے لیے کوئی باقاعدہ مشن
تیار کریں وہاں آج لاکھوں میری طرح حق کے جویا ہیں جنکو اسلام کی حقیقت نہ معلوم
ہونے سے گمراہی گھیرے ہوئے ہی۔ اگر انکو ایک طریقہ کے ساتھ سیدھا راستہ دکھایا
جائیگا تو وہ بخوشی اسپر چلنے کو راضی ہوجائیں گے۔
کم از کم اتنا تو ضرور کرنا چاہیے کہ دینی اصول کی کتابیں انگریزی میں ترجمہ کر کے
ممالک یورپ میں بھیجی جائیں۔

اس تقریر کے ختم ہوتے ہی حاضرین کی نگاہیں بیتابی کے ساتھ مولانا شاہ محمد
سلیمان صاحب چشتی قادری کو ڈھونڈھنے لگیں جو آج تصوف پر تقریر فرمانے والے
تھے مگر مولانا نے اس مقام پر کھڑے ہوکر تصوف پر آج تقریر نہ کرنے کی یوں معذرت کی

خلاصہ تقریر مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

حضرات یہ وقت میری تقریر تصوف کے لیے مقرر کیا گیا تھا مگر اسوقت میں
اپنے اخی فی اللہ الدین شیخ عبدالحق صاحب نومسلم کی تقریر اور اُنکے حلقہ اسلام میں آنے کی
وجوہات سُنکر کچھ ایسا محو و بیخود ہوگیا ہوں کہ مجھے اپنی تقریر و تصوف سب سہو ہوگیا

تجلی ہوئی سرِ اسرار کی ۔ نہ اپنی خبر ہے نہ ہے یار کی

اور یہ وہ جوشیلی تقریر اور دلچسپ فسانہ ابھی ہم نے اور آپ نے سُنا کہ اپنے اپنے خیالات سب منتشر یکسوئی پیدا ہوگئی اور ہر رگون مین اسلامی اسپرٹ جوشش زن ہے مرزا مظہر جانجانان قدس سرہ نے یہ شعر اسی دن کے لیے کہا تھا ؎

گر سراید بہ چمن مصرع مظہر موزون ۔ بلبل از گل گذرد گل ز گریبان گذرد

افسوس مین انگریزی زبان سے نا آشنا ہون اور آپ لوگون کو یہ خیال ہوگا کہ مجھپر یہ اثر ترجمہ کی بدولت ہوا ہی حاشا وکلا ۔ صاحبو یہ اثر مجھپر اپنے بھائی کی تقریر کے لب ولہجہ اور جوش وخروش ومستانہ اثر سے پیدا ہوا ہے جسوقت وہ روحانی جوش سے محمد رسول اللہ کہتے تھے میری روح اُنکے جسم مین سما جاتی تھی اور مین یہ سمجھتا تھا کہ میری ہی زبان سے یہ جوشیلا جملہ نکل رہا ہی ۔ مین اسکے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حیرت سے دیکھ رہا ہون کہ ہماری سرکار محمد رسول اللہ بھی عجب محبوب ہین کہ کس کس زبان مین کس کس انداز سے انکا نام لیا جاتا ہی ؎

مرغان چمن بہر صباحی ۔ خوانند ترا باصطلاحی

صاحبو جو ایمانی جوش وخروش ہم لوگون کے جبہ وعمامہ مین ہے واللہ وہی جوش وخروش وحب ایمانی اسوقت اس جاکٹ وپتلون وٹرکی ٹوپی سے بھی نمایان ہی جو ہمین ہون وہ یہ ہین اور جو انہین ہی وہی مجھ مین ہی ؎

یک آفتاب کرد ز چندان افق طلوع ۔ یک سر ز صد ہزار گریبان برآمد

صدقہ مین اسلام اور ربانی اسلام کے کس کس روپ مین اسکی تجلی دکھائی پڑتی ہی

گہے در کسوت لیلے فرو شد ۔ گہے در صورتِ مجنون برآمد

برادران ایک بات غور کی ہے کہ باوجود سرکشی وطغیانی وبے پروائی ہم لوگون کے اسلام نے اب تک ہمارا ساتھ نہ چھوڑا اور ہماری تائید ومدد سے کبھی اسنے

شنہ نہین ہوا ہمیشہ غیر قومون سے کسی نہ کسی سربرآوردہ کو ہمارا بھائی بناکر ہماری
حلقہ ہم مشربی وطریقہ مذہبی مین داخل کردیتا ہی جیسا اسوقت کا واقعہ گواہ ہی - مگر ہزار
افسوس کہ ہمارا وتیرہ یہ ہوگیا کہ ہم ان نئے برادران کی کیا قدر کرینگے اپنے قدیم بھائیونکو
بھی کافر کہکر اپنے حلقہ سے خارج کررہے ہین - اسلام ہیری تعداد بڑھاتا ہی اور ہم گھٹاتے
ہین وہ دوسرون کو مسلمان کرتا ہی ہم اپنے ہی کو خارج از اسلام کرتے ہین - ع
بہ بین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا - انا للہ وانا الیہ راجعون - بھائیو خوب سمجھ لو اگر ہم
لوگون کا یہی طور رہا اور باہمی تفرقہ سے اسلام کو پاش پاش کرتے رہے تو یقین کر لیجیے
بس اسلام رخصت کب تک غریب صدمہ اٹھایا کرے گا مگر یاد رکھو اسلام کی رخصتی
کوئی معمولی بات نہ ہوگی وہ خدانخواستہ اگر رخصت ہوگا تو آہ و بکا کرتا ہوا مصیبت زدہ
وفریادی بنا ہوا پہلے اس گنبد خضرا مدینہ پر جاکر سر ٹیکے گا اور اغثنی وامدرنی یا رسول اللہ
کا شور کرے گا کہ یا رسول اللہ آپ نے مجھے ان لوگون مین داخل کیا ہم نے انکی خدمت
کی مگر ان ظالمون نے نہایت ہی بیرحمی سے مجھے نکالا یا رسول اللہ آپ نے مجھے
نصب کیا - آپ کی بدولت ہم باغ باغ ہوگئے پھولے پھلے ہیری تازگی وشادابی
دیکھ کر غیر قومین بھی جوق جوق اس باغ مین سیر وتفریح کے لیے آنے لگین بہتیرے
بہتیرے اس باغ وچمن کے خادم ہوگئے مگر ان ظالمون نے اس باغ کی کچھ قدر
نہ کی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بادسموم سے جن پودھون کو خشک ہونے کا ڈر تھا انمین
یہ آبپاشی تو کیا کرتے بلکہ اسکو اکھاڑ اکھاڑ کر باہر کرنے لگے اسی طرح یہ لہلہاتا چمن
انھون نے خاک مین ملادیا - یا رسول اللہ اٹھیے اور یہ مصائب قیامت خیز ملاحظہ
فرمائیے ؎

اے بسر پردہ یثرب بخواب	خیز کہ شد مشرق ومغرب خراب
اے کس ما بیکسی ما بہبین	قافلہ شد واپسی ما بہبین

اے ز تو فریاد بفریاد رس	منتظر آن را بہ لب آمد نفس

اے حضرات! مرد آخر بین مبارک بندہ ایست + ہمارے کردارون کا مستقبل کیا ہوگا ابھی سے سمجھ لیجیے۔

ہمارے مولانا نے اسی قدر تقریر کی تھی کہ ہر طرف سے آہ وبکا کی آواز بلند ہوئی اور خود بھی زار و قطار روتے جاتے تھے۔ پھر فرمایا کہ حضرات اب ہوش وحواس درست نہین جو کہنا ہوگا پھر کبھی کہونگا۔ والسلام۔

ہمارے مولانا نے اس تقریر مین حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رح کی بے نفسی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ حکایت بھی بیان کی تھی کہ حضرت کے پڑوس مین ایک شخص رہتا تھا جو ہمیشہ آپ کو گالیان دیا کرتا تھا اور آپ اسکو دو روپیہ عنایت فرمایا کرتے تھے۔

تقریر ختم ہونے کے بعد خواجہ حسن نظامی مہتمم توشہ خانہ حضرت محبوب الہی کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا کہ آج ایک گالی نامہ شائع ہوا ہی اور اسمین نام بنام شرکاے ندوۃ العلما کو گالیان دی گئی ہین۔ مین سمجھتا تھا کہ اسمین میرا نام بھی ہوگا مگر باوجود تلاش کے نہین ملا مجکو اپنی اس بے نصیبی پر حسرت ہوئی۔ ابھی تقریر مین جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب قبلہ نے میرے بزرگ کا تذکرہ فرمایا ہی لہذا مین یہ دو روپیہ چندہ رکنیت کے پیش کرتا ہون تاکہ میرا نام اگر اس وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہی کہ مین ندوہ کا رکن نہین ہون تو اب شامل کر لیا جائے۔

اسکے بعد سیٹھ محمد اسمعیل صاحب بمبئی کو صدر انجمن صاحب نے اجازت دی کہ وہ اپنی نظم سنائین جسکے لیے شام کے جلسہ وعظ مین وقت رکھا گیا تھا۔ سیٹھ صاحب نے بھی اس موقع کو بہت غنیمت سمجھا اور نہایت خوشی سے اسکی تعمیل کی۔

قومی نظم سیٹھ محمد اسمعیل صاحب مغموم سوداگر

ہے شوق فزوں اور شگفتہ ہی طبیعت
ہر ایک کا دل آج ہی کیوں وقف مسرت

کیا چرخ سے اُتری ہی کوئی فوج ملائک
کیا آئی ہی اب جوش پہ اللہ کی رحمت

قدرت کا تماشا جو ہو منظور تو دیکھو
ہے مخزن برکات یہ ندوہ کی جماعت

یہ رونق اسلام ہین یہ دین کے ارکان
یہ قوم کے ہمدرد ہین یہ مظہر رحمت

آئے ہین یہان چھوڑ کے کیون اپنے وطن کو
بیتاب ہوئے دیکھ کے وہ قوم کی ذلت

سرمایہ بزرگون نے جو کچھ جمع کیا تھا
افسوس نکل جاتی ہی اب ہم سے وہ دولت

میدان ترقی مین ہی ہر ایک کی تگاپو
افسوس مگر ہم پہ ہی چھائی ہوئی غفلت

ہم ہین کہ ہوئے جاتے ہین بدنام جہان مین
ہم ہین کہ زمانے مین ہین اب قابل نفرت

کاہل ہوئے ہم اور نحوست نے دبایا
افسوس ہین مدت سے گرفتار جہالت

ہم مین بھی یہ جوہر ہے کہ کچھ کر کے دکھائین
تدبیر ہے کیا اسکی کہ ہوتی نہین محنت

کچھ کہنے کے قابل نہین مین آپ کو لیکن
آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہی مجھے قوم کی حالت

کچھ کہنے کی جرأت ہوئی مجکو سر مجلس
جب درد سے بےچین ہوئی میری طبیعت

یون سمجھو کہ مین بھی تو ایک انسان ہون آخر
مجھ پر بھی تو کچھ فرض ہی اب قوم کی خدمت

اے قوم ترقی کی تو معراج ہے محنت
کاہل جو بنین گے تو کہان پائین گے عزت

ہم سب کا بھلا چاہین تو اپنا بھی بھلا ہو
خودغرضی کرین دور تو کافور ہو ظلمت

دل پاک بدی سے ہو نکل جائے نفاق اب
اللہ کرے ندوہ سے ہی حاصل ہو یہ نعمت

گر قوم ہے بیمار تو ندوہ ہی طبیب اب
یون سمجھو کہ اللہ نے کی ہم پہ عنایت

غیرون نے جو محنت سے ہمین کر کے دکھایا
کیا ہم مین بھی موجود نہین ہی وہ لیاقت

سرخاب کا پر کیا ہی وہ جو ہم مین نہین ہے
ہر کام ہو آسان مگر شرط ہے ہمت

کچھ کام نہین لیتے ہین ہم دست و زبان سے — لیکن ہی یہی وردِ زبان ہائے رہی قسمت

کہتی ہی طبیعت مری جوہر تو دکھا دو — ہم کہتے ہین اب اسکی کہین قدر نہ قیمت

کہتا ہی دماغ اب مجھے بیکار نہ چھوڑو — ہم کہتے ہین اب کس سے گوارا ہو یہ زحمت

کہتی ہی زبان کام مین لاکر مجھے دیکھو — ہم کہتے ہین گویائی کی ہم مین نہین طاقت

کیونکر ہمین معلوم ہو تقدیر بُری ہے — جب تک کہ تجسس نہو اور فکر معیشت

ہم کام پہ آمادہ ہون اور بخت ہو یاور — کوشش ہو جو ہم سے تو مقدر سے حمایت

کیا بخت ہی آکر ہمین روٹی بھی پکا دے — ہم گھر مین رہین بخت کرے جاکے تجارت

نوکر نہین اقبال ہمارا کہ وہ فوراً — کام آئے گا ہر وقت ہمین وقت ضرورت

آقا ہی وہ مخدوم ہے ہم اُسکے ملازم — تنخواہ وہ دیتا ہے جو ہم کرتے ہین محنت

ہم سعی کرین اور نہ ہو بخت سے یاری — البتہ ہی اُسوقت بجا اپنی شکایت

کچھ بھی نہین لازم کہ دہن شکوہ سی وا ہو — ہان صرف کرین اور ابھی کچھ کوشش و ہمت

اس کوشش و ہمت کا صلہ پائین عجب کیا — آجائے اگر جوش پہ اللہ کی رحمت

بیدار ہو بیدار رہو اب خوابِ گران سے — اسے قوم سنبھل جا کہ یہ ہی وقت غنیمت

پھیلی ہے ضیا علم کی اور اُسکی شعاعین — دیکھو تو ذرا ہووے اگر چشم بصیرت

میدان ترقی مین قدم اپنا بڑھاؤ — امید خدا سے ہی کہ لیجائین گے سبقت

ہم اُنکی ہین اولاد جو محسود جہان تھے — ہم اُنکی ہین اولاد جو تھے باعث شہرت

ندوہ کی مقدس ہی جماعت اِسے دیکھو — گر فیض نپاؤگے تو رہ جائیگی حسرت

وہ بیش بہا اپنا خزانہ ہین لٹاتے — جو بات ہی ندوہ کی وہ ہی گوہر حکمت

اس نظم کو کرتا ہون مین اب ختم دعا پر — اللہ سے ہو جائے عطا سبکو ہدایت

دارین کی خوبی ہمین حاصل ہو خدایا — دنیا بھی سنبھل جائے ہو عقبی مین بھی راحت

جو قوم کی ذلت ہے وہ عزت سے بدل جائے — اللہ کی عنایت ہو پیمبر کی حمایت

اسکے بعد حاضرین نے اصرار کیا کہ قاری سید میران شاہ صاحب مجود کو کلام مجید کی چند آیتون کو تلاوت کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ قاری صاحب حسب معمول افتتاح جلسہ کے وقت کلام مجید نہین پڑھ سکے جناب صدر انجمن صاحب نے قاری صاحب کو اجازت دی اور اُنھون نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس سوم

روز سہ شنبہ ۲۰ شوال ۱۳۲۱ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۴ء

مقام اسپرنگس گارڈن

۸ بجے سے ۱۲ بجے تک

مولانا عبدالحق صاحب دہلوی نے تحریک فرمائی اور مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے تائید کی کہ آج مسند صدارت پر مولوی سید عبداللطیف صاحب قادری صاحبزادہ شمس العلما جناب مولانا رکن الدین سید محمد القادری صاحب سجادہ قطب ویلور رونق افروز ہون۔ جناب محرک نے فرمایا کہ "ہم لوگون کی دلی تمنا یہ تھی کہ خود مولانا سید رکن الدین صاحب اِس جلسہ مین تشریف لاتے اور صدارت فرماتے ہین مگر جناب ممدوح نے بوجہ علالت کے تشریف آوری سے معذرت فرمائی اور اپنے صاحبزادہ کو نیابتاً جلسہ کی شرکت کے لیے روانہ فرمایا ہے ہم کو جناب ممدوح کے تشریف نہ لانے سے حسرت تو ہوئی مگر ہم شکر گزار ہین کہ آپ نے شرکت معنوی سے ہم کو محروم نہین رکھا"

تمام ارکان نے اس تحریک سے اتفاق کیا اور صاحبزادہ صاحب رونق افروز مسند صدارت ہوئے اور آپ نے اجازت دی کہ کارروائی شروع کی جائے۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتین مصری لہجہ مین تبرکاً تلاوت فرمائین اُسکے بعد مولوی محمد غوث سعید صاحب مددگار پرائیوٹ سکریٹری مدارالمہام سرکارعالی نے تمسک بالکتاب و السنتہ پر اپنا مضمون سنایا

مضمون مولوی محمد غوث سعید صاحب مددگار پرائیوٹ سکریٹری سرکارعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وسلم۔ اما بعد مین اپنے اس مضمون مین مسلمانون سے خطاب کرکے عرض کرنا چاہتا ہون کہ اس زمانہ شر و فساد مین نہین نہین بلکہ ہر ایک شر و فساد کے وقت کیونکہ کوئی زمانہ شر و فساد سے خالی نہین رہا ہمکو چاہیے کہ حسبنا کتاب اللہ کے قول پر عمل کرین۔ یہ امر مسلم ہے کہ اہل کتاب نے دین مین جو کچھ اختلاف کیا اسکی بنیاد محض بغیاً بینہم تھی۔ انکے علما عوام الناس کے دلون مین شبہات پیدا کرتے تھے تاکہ ہر ایک اپنی جماعت کو علیحدہ کرے اور اسکا سردار بنا رہے۔ چونکہ اس مرض کا شیوع ہم مسلمانون مین بھی ایک زمانہ دراز سے ہوچکا ہے اسی وجہ سے ہماری قوم سے اتفاق کی برکتین نیست و نابود ہوگئی ہین اور ہوتی جاتی ہین۔ پس اس مرض کو دفع کرنے اور اسکے مہلک نتائج سے محفوظ رہنے کے لیے ہمارے پاس کوئی نسخہ اور کوئی دوا قرآن شریف سے بہتر اور زیادہ مفید نہین ہے کیونکہ اسی کی تعریف مین ارشاد ہوا ہے

انہ لقول فصل اور اسکی تصدیق مین یہ دلیل پیش کی گئی ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ اگر ہم اسکو چھوڑکر قیل وقال مین پڑے رہین تو کبھی ہمکو اختلاف و افتراق کی بلا سے نجات نہین مل سکتی اور نہ مسلمانون کے درمیان گئی ہوئی اخوت قائم ہوسکتی ہے اور جب تک یہ بات حاصل نہ ہو ان مین کسی امر پر اتفاق کبھی نہین ہوسکتا۔

قرآن شریف کے مضامین مین غور و فکر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدس کتاب کی اصل غرض یہی ہے کہ مختلف اقوام اور مختلف ملتون کے درمیان اتفاق و اتحاد قائم ہو اور دنیا مین سب انسان اللہ جل شانہ کے مطیع و فرمانبردار بندے ہوکر رہین جس سے انسان ہی کی بھلائی و بہبودی مقصود ہے۔ اسی کتاب سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس غرض کے حاصل کرنے کے لیے انبیاء علیہم السلام وقتاً فوقتاً اللہ جل شانہ کی جانب سے مامور ہوتے رہے اور اس برگزیدہ جماعت نے اپنی کوشش مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ باوجود اسکے اللہ جل شانہ کے اس فرمان کے بموجب ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک صفحہ ہستی سے نہ اختلاف مٹا اور نہ اسکے بالکلیہ مٹ جانے کی توقع کی جاسکتی ہی۔ لیکن الا من رحم ربک کا جملہ صاف گواہی دے رہا ہی کہ اختلاف نہایت بری بلا ہی اور کسی قوم سے اسکا دور ہوجانا فی الحقیقت خدا کا رحم ہے اسلیے انسانون کو اور خاصکر مسلمانون کو جنکا اس کلام پاک پر ایمان ہی نہایت ضرور ہے کہ اسکو مٹانے کی کوشش کرین اور اپنی کھوئی متاع یعنی اتفاق کو حاصل کرین تاکہ خدا کے رحم کی برکتین انکے شامل حال ہون۔

قرآن شریف مین سورۂ احزاب کے ایک مقام مین اللہ جل شانہ نے مسلمانون سے ارشاد فرمایا ہی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور سورۂ ممتحنہ مین حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسوقت کے مسلمانون کے ذکر کے ساتھ یہ ارشاد ہوا ہی لقد کان لکم فیہم اسوۃ

حسنہ۔ اب یہ امر غور کرنے کے قابل ہے کہ ہمارے سردار نبی آخرالزمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمدہ نمونہ کی پیروی کس طرح فرمائی اور فاقم وجہک للدین حنیفا اور فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا کی کس طرح تعمیل کی۔ نیز آپ نے ہمارے لیے کونسا عمدہ نمونہ چھوڑا ہے جسکی پیروی مین ہماری دنیا و آخرت کی فلاح ہے۔

قرآن مجید گواہی دے رہا ہے کہ مشرکین عرب باوجود کفر مین ایک ہونے کے آپسمین اسقدر مختلف تھے کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک علیحدہ بت تھا۔ ان لوگون کے عقائد کی بنا محض اوہام باطلہ اور ظنون فاسدہ پر تھی جو شرک کا لازمی نتیجہ ہے۔ انکے درمیان آپسمین آئے دن لڑائیان اور خونریزیان ہوا کرتی تھین اور انمین اتفاق کی صفت گویا عنقا ہوگئی تھی۔ چونکہ یہ لوگ باوجود بت پرست اور مشرک ہونے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معتقد تھے اور انکو مقدس اور برگزیدہ مانتے تھے اسلیے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے بت پرستی چھڑانے اور خدا پرستی کی تعلیم سے ان مین اتحاد پیدا کرنے کے لیے خدا کے حکم سے انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا قصہ سنایا چنانچہ اسکا ذکر سورہ شعرا مین ان دلچسپ اور حکمت آمیز الفاظ مین ہوا ہے۔

واتل علیہم نبا ابراہیم اذ قال لابیہ وقومہ ما تعبدون قالوا نعبد اصناما فنظل لہا عاکفین۔ قال ہل یسمعونکم اذ تدعون او ینفعونکم او یضرون۔ قالوا بل وجدنا آباءنا کذالک یفعلون۔ قال افرأیتم ماکنتم تعبدون انتم وآباؤکم الاقدمون۔ فانہم عدو لی الا رب العالمین الذی خلقنی فہو یہدین والذی یطعمنی ویسقین واذا مرضت فہو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین۔

یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم لوگ کس چیز کو پوجتے ہو جب انھون نے اپنے بتون کو بتلایا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ تمھارے بت نہ تو تمھاری پکار کو سنتے ہین اور نہ تمکو کوئی نفع و نقصان پہونچا سکتے

ہین پھر انکی پرستش کیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اسکا یہ جواب ملا کہ ہمارے باپ دادا بھی انھین کی پرستش کیا کرتے تھے تو آپ نے بغرض تفہیم یہ فرمایا کہ جو ذات پروردگار عالم ہے اسی نے مجکو پیدا کیا اور جملہ مشکلات مین وہی رہنمائی کرتا ہے وہی مجکو کھلاتا پلاتا ہے۔ اور اگر بیمار ہو جاؤن تو شفا دیتا ہے اور آخر کار میرا مرنا اور دوبارہ زندہ ہونا بھی اسی کے ید قدرت مین ہے اور قیامت کے دن میرے قصورون کی معافی کی امید بھی اسی سے ہے پس مین ایسے قادر مطلق کی پرستش چھوڑ کر محض ہمارے آبا و اجداد کی تقلید مین ان بتون کی پرستش کسطرح کر سکتا ہون بلکہ اللہ جل شانہٗ کی محبت مجکو ان بتون سے عداوت رکھنے پر مجبور کرتی ہے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی تعلیم فرمائی اور جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت کے مشرک حضرت ابراہیم کے دشمن ہوئے اسی طرح مشرکین مکہ بھی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف اور درپے ایذا ہو گئے آپ نے حکمت اور موعظہ حسنہ سے انکو سمجھانا چاہا لیکن انکی شامت انکے سر پر سوار تھی اور یہ نہین مانتے تھے انکی عداوت اس حد تک پہونچ گئی کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے مشورے ہونے لگے اور ایک مرد آخر بین کی اس مشفقانہ نصیحت کا بھی خیال نہین کیا گیا۔ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ آپ نے فساد کو مٹانے اور لاتفسدوا فی الارض ولاتعثوا فی الارض مفسدین کے احکام سُنا سُنا کر اپنے مخالفین کو فتنہ انگیزیون سے باز رکھنے کی بیحد کوشش فرمائی چنانچہ اس آیت سے آپ کا صلح کی جانب ہمہ تن مائل ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔

وان جنحوا للسلم فاجنح لہا وتوکل علی اللہ انہ ہو السمیع العلیم۔

لیکن مخالفین نے اپنے ہاتھون سے اپنی ہلاکت کا سامان کر لیا۔ جبکہ

ان بدکرداروں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ پر ایمان لائے ہوئے مسلمانوں سے زیادتیاں شروع کیں تو مسلمانوں کو مجبوراً اپنی حفاظت پر آمادہ ہونا پڑا اور ہر دو فریق کے درمیان مقابلہ اور مقاتلہ کی نوبت پہونچی۔ سورہ نحل میں ارشاد ہوا ہے قد مکر الذین من قبلہم فاتی اللہ بنیانہم من القواعد فخر علیہم السقف من فوقہم واتٰہم العذاب من حیث لا یشعرون۔ یعنے ان سے پہلے لوگوں نے بھی خدا کے خلاف تدبیریں کی تھیں تو خدا نے انکے منصوبوں کی عمارت کی جڑ بنیاد سے خبر لی اور انکی اس خیالی عمارت کی چھت انھیں پر گر پڑی اور سارے منصوبے غلط ہوگئے اور جدھر سے انکو عذاب آنے کا خیال وگمان بھی نہیں تھا وہیں سے عذاب آپہونچا اس خبر کی پوری پوری تصدیق ہوگئی اور مشرکین مکہ کا مآل کار بھی وہی ہوا جو ان سے پہلے مکذبین انبیاء کا ہوا تھا یعنے جب حملے اور لشکر کشیاں مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے کی غرض سے کی گئیں ان میں مشرکین عرب ہی کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں کے ہاتھ پر مکہ فتح ہوگیا اور اسلام کی روشنی تمام عرب میں پھیل گئی۔ چنانچہ ایک مقام میں ارشاد ہے فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔

مشرکین کے علاوہ مکہ معظمہ میں اہل کتاب یعنی یہودی اور نصرانی بھی موجود تھے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت عیسیٰ ابن مریم کو خدا کا نبی اور مقدس بندہ کہنا اور انکی والدہ ماجدہ کی عصمت کا قائل ہونا یہودیوں پر سخت شاق گذرا کیونکہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے منکر تھے اور انکی والدہ پر تہمت کیا کرتے تھے۔ نصرانیوں کو ضرور تھا کہ اسلام کی جانب سے انکی جو حمایت ہوئی اسکے شکر گذار ہوتے لیکن انکو یہ امر ناگوار گذرا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ کی نسبت صرف نبوت کا اقرار فرمایا اور انکی الوہیت اور ابن اللہ ہونے سے جسکے نصرانی قائل

اور معتقد تھے بالکلیہ انکار فرما دیا - اِن وجوہ سے ہر دو فریق یعنے یہودی اور نصرانی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانون کے اسقدر دشمن ہوگئے کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے مشرکین کی حمایت پر آمادہ ہوگئے اہولاء اہدی من الذین آمنوا سبیلا کہنے لگے -

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مخالفت کو بھی نہایت لینت اور نرمی سے رفع فرمانا چاہا چنانچہ اِن ہر دو فریق کی آپ نے جس عمدہ طرز کے ساتھ تفہیم فرمائی اسکا ذکر اِن آیات مین موجود ہی -

قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ -

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ - کبر علی المشرکین ما تدعوہم الیہ - اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب -

یعنی دین حضرت نوح کا ہو یا ابراہیم کا موسیٰ کا ہو یا عیسیٰ کا وہی اسلام ہے جسکی جانب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کی چنانچہ آپ نے اہل کتاب سے فرمایا کہ جب تمھارا بھی اصل دین یہی ہے کہ سوا خدا کے کسی کی عبادت نہ کی جائے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے تو پھر تمکو اسلام کے ساتھ اتفاق کرنا چاہیے نہ کہ مثل مشرکین کے اسکی مخالفت کرین باقی رہے فرعی اختلافات وہ اس تدبیر سے رفع ہو جا سکتے ہین کہ ہم اپنے اپنے علماء و مشائخین کو حد سے زیادہ تعظیم نہ کرین اور انکے احکام کو مثل خدا کے احکام کے نہ سمجھین - اس تدبیر سے مسلمانون یہودیون اور نصرانیون کے درمیان اتحاد ہو جاتا ہے اور دین مین تفریق نہین ہوتی جسکی ہم سب کو یکسان ممانعت ہے -

اسی اہم غرض کے حاصل کرنے کے لیے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل
کتاب کی طرف خطاب کر کے کبھی تو فرمایا لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون
اور کبھی اس طرح نصیحت فرمائی لاتغلوا فی دینکم غیر الحق ولاتتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل
واضلوا کثیرا عن سواء السبیل - یعنی اے اہل کتاب حق و باطل کو گڈمڈ کیون کرتے ہو
اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم حقیقۃ الحال سے واقف ہو - اے اہل کتاب اپنے دین
مین ناحق ناروا زیادتی نہ کرو اور نہ اپنے بڑون کی نفسانی خواہشون پر چلو جو تم سے پہلے
گمراہ ہو چکے ہین اور بہتیرون کو گمراہ کر چکے ہین اور سیدھے رستے سے بھٹک گئے -

آپ نے خاص نصرانیون کی جانب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے تھے
خطاب کر کے یہ فرمایا کہ ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العبدین - یعنی بالفرض اگر خدا سے
رحمٰن کی کوئی اولاد ہو تو سب سے پہلے اسکی عبادت کرنے کو مین حاضر ہون -

چونکہ یہود انبیا کی اولاد ہونے کی وجہ سے خدا کے ساتھ اپنی خصوصیت جتاتے
تھے انکی رد مین سورۂ بقر کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے - ان الذین آمنوا والذین
ہادوا والنصریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف
علیھم ولاھم یحزنون - یعنی نجات کے لیے ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر اور عمل صالح
ضرور ہے اور مسلمان یہودی نصرانی اور صابی ان ہر چہار فریق مین جو لوگ ان صفات
ثلثہ سے متصف ہونگے انکے لیے خدا کے یہان اجر ہے اور کسی قسم کا خوف اور غم نہین
مسلمانون کو بھی اس قسم کی تعلی سے باز رکھنے کے لیے سورۂ نسا مین ارشاد ہے
کہ لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب - من یعمل سوءً یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا
ولانصیرا - یعنے مسلمانو فلاح عاقبت نہ تمھاری آرزؤن پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب
کی آرزؤن پر بلکہ عمل پر موقوف ہے تو جو شخص برا کام کرے گا اسکی سزا پائے گا اور خدا
کے سوا اسکو نہ تو کوئی حمایتی ہی ملے گا اور نہ مددگار -

اسی عمدہ اور بے نظیر تعلیم کا نتیجہ تھا کہ مخالف اور سرکش موافق اور سرنگوں ہو گئے اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کی نوبت پہونچی۔ جو لوگ آپس میں لڑتے مرتے تھے اور جنکے درمیان آئے دن فساد اور خونریزیاں ہوا کرتی تھیں وہ شیر و شکر ہو گئے۔ اور انمیں اتفاق اور محبت اور الفت کا ایک ایسا قوی رشتہ قائم ہو گیا جسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی چنانچہ ان امور کا ذکر قرآن شریف کی ان آیتوں میں موجود ہے

(۱) واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔

(۲) ہو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین والف بین قلوبہم لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبہم ولکن اللہ الف بینہم انہ عزیز حکیم۔

یہ ہے نہایت مختصر کارنامہ اس ذات بابرکات کا جسکی بعثت کو اللہ جل شانہ نے مومنین پر اپنا خاص احسان قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

یہی تزکیۂ نفس اور تعلیم حکمت کا اثر تھا کہ ان لوگوں کی پشتینی عداوتیں دور ہو گئیں اور آپس میں اتحاد و اتفاق کا ایک ایسا قوی رشتہ قائم ہو گیا کہ جسکی بدولت نہ صرف عرب پر حکومت حاصل ہوئی بلکہ اور سلطنتیں بھی جہاں خدا کی نافرمانی ہوا کرتی تھی انکے قبضہ میں آ گئیں۔ مولانا شبلی نے الفاروق کے ایک مقام میں بیان فرمایا ہے کہ "عرب جیسی بے سر و سامان قوم سے بڑی بڑی سلطنتیں ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جانے کی اصل وجہ یہی ہے کہ بانی اسلام کی بدولت مسلمانوں میں جوش۔ عزم۔ استقلال۔ ہمت۔ بلند حوصلگی اور دلیری پیدا ہو گئی تھی اور ساتھ ہی مسلمانوں کی راستبازی اور دیانتداری ایسی تھی کہ اقوام مفتوحہ باوجود اختلاف مذہب کے انکے گرویدہ ہو جاتے تھے اور انکی سلطنت کا زوال نہیں چاہتے تھے"

ان بزرگون نے اسی حکمت یعنی اتفاق کی بدولت بے شمار برکتین حاصل کین اور دنیا کے اور لوگون کو بھی نسلاً بعد نسل ان برکتون سے متمتع اور بہرہ اندوز ہونے کا موقع دیا جسکا آج تک یوروپ بھی قائل ہے لیکن رفتہ رفتہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولاتفرقوا کے حکم کی تعمیل مین جسقدر نقص پیدا ہوتا گیا اسیقدر اتفاق کم ہوتا گیا اور جس افسوسناک حالت کو مسلمانون کی قوم اسوقت پہونچ گئی ہے وہ سالہا سال کی غفلتون بے عنوانیون اور بداعمالیون کا نتیجہ ہے۔

اگر اس نازک وقت مین بھی مسلمان اپنی کھوئی متاع یعنی اتفاق کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرین اور علماء امت اسی ایک امر پر جمع ہونے کے عوض اپنی تعلی اور بڑائی کے لیے جماعتون مین پھوٹ اور افتراق پیدا کرتے رہین تو مسلمانون کا بس خدا ہی حافظ و نگہبان ہے۔

آپ حضرات نے سُنا ہوگا یا اخبارون مین دیکھا ہوگا کہ ابھی ابھی لارڈ پنٹلنڈ گورنر صاحب مدراس نے اپنے دورہ مین بمقام راجمندری ہندوٗن کی ایک جماعت سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ "تم لوگون کو یونیورسٹی کی تعلیم کی نسبت جو شکایت ہو کہ اُس سے تمھارے مذہب پر بُرا اثر پڑتا ہے یہ شکایت بجاے خود نہین ہے۔ تمھارے نوجوان مذہبی پابندیون سے جو آزاد ہو رہے ہین اسکی اصل وجہ کو دریافت کرنے کی کوشش کیجیے کیونکہ جب تک کسی خرابی کے اصل اسباب معلوم نہ ہون اس خرابی کا استیصال نہین ہو سکتا۔ میری راے مین ہندوٗن مین مذہب سے بے اعتنائی کی وجہ یونیورسٹی کی تعلیم نہین ہے اگر تم اس امر کو محسوس کرتے تو یونیورسٹی کی تعلیم کے ساتھ اپنے بچّون کو مذہبی تعلیم بھی دے سکتے تھے جیسا کہ مسلمان کیا کرتے ہین۔ میرے خیال مین اس جانب تمھاری عدم توجہی اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کہ خود تمکو یقین نہین کہ تمھارا مذہب کیا ہے اور کیا ہونا چاہیے" انتہا ملخصاً۔

مین نہایت دبی زبان سے اس مکان ہی کے اندر اور مسلمانون ہی کے مجمع مین
یہ کہتا ہون کہ اگر لارڈ صاحب اسلام کی موجودہ حالت اور علماے اسلام کے اختلافات
اور خانہ جنگیون کو معلوم کرلین تو ہندؤن کی نسبت جو انھون نے خیال ظاہر کیا ہے اسکو
اسلام پر بھی منطبق کرنے مین تامل نہین کرینگے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ لارڈ صاحب کو
ان فضول اور لایعنی نزاعون کی خبر نہین اور انکو جو کچھ واقفیت دین اسلام کی نسبت ہے وہ
کتاب اللہ کے انگریزی ترجمون اور منصف مزاج عیسائی علمار کی تحریرات سے ماخوذ ہے
اور یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام پر اس قسم کا حملہ نہین کرسکتے ہین۔
اب آپ لوگ انصاف فرمائین کہ کیا انھین اختلافات کی وجہ سے مسلمانون کی
نوخیز اولاد بھی اصل دین سے واقف نہ ہونے کے باعث اپنے آبائی مذہب سے بدگمان
نہین ہو رہی ہے اور کیا انمین بھی دین سے بے اعتنائی مثل ہندؤن کے شروع
نہین ہوچکی ہے۔ ندوۃ العلمار کا اصل مقصد یہی ہے کہ اس صدمہ عظیم سے مسلمانونکو
بچائے اور انکی مذہبی تعلیم کا ایسا انتظام کرے کہ بے دینی اور دہریت سے یہ محفوظ رہین
کیا ایسے مہتم بالشان امر مین سب مسلمانون کو متفق نہین ہونا چاہیے۔
بھائیو اسوقت دین مین نہ کسی مجدد کی ضرورت ہے جو ہذا ما الہمنی ربی کا دعوی
کرے نہ کسی مثیل مسیح کی حاجت اور نہ مسیح موعود کے لیے کوئی عجلت۔ شرک کی بیخکنی
قرآن شریف سے کما حقہ ہوچکی تثلیث کا جادو کما ینبغی توڑ دیا گیا۔ اسی بنا پر تو اللہ
جل شانہ کا ارشاد ہوا ہے قل جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۔ علماے
ربانی نے اپنے اخلاص آمیز تحریرات سے جو تعلی سے خالی اور خودسرائی سے معرا ہین
قرآن و حدیث کی ایسی بیش بہا خدمتین کی ہین کہ اب سوا اسکے کہ انکے مضامین کا اعادہ
عربی مین نہین تو فارسی مین اور فارسی مین نہین تو اردو مین کرین اور کسی امر کی مطلق
ضرورت نہین رہی ایسی حالت مین ہم مسلمانون کو چاہیے کہ جسقدر فرقے اسوقت موجود

ہین ان سب کو اگر متحد نہ کرسکین تو اقل مرتبہ انکی تعداد مین کمی پیدا کرنے کی سعی کرین نہ یہ
ہر زمانہ مین اس فہرست مین حد سے زیادہ طول طویل ہو چکی ہی اور بھی زیادتی ہوتی رہے
اور دیگر اقوام کو ہم پر ہنسنے کا موقع ملے۔ آپ حضرات غور فرمائین کہ اس سے زیادہ ہنسی
اور کس امر پر ہوسکتی ہے کہ ہمارے ہادی اور رہنما جنکی پیروی کا ہمکو دعویٰ ہے ادیان مختلف
کو دین واحد کرنے کی سعی فرمائین۔ اور ہم انھین کے تعلیم کیے ہوئے دین واحد مین
اسقدر شاخین اور شعبے پیدا کرین کہ انکی تعداد ادیان مختلفہ سے بھی کہین زیادہ ہو جائے

مین اس مقام پر ایک لطیفہ بیان کرنا چاہتا ہون جو فی الحقیقت ایک واقعہ ہے
اور جو مجھے اپنے ایک دوست کی زبانی اس مضمون کی تحریر ہی کے وقت معلوم ہوا ہی
جو ایرانی تجار شہر مدراس مین مقیم ہین انمین سے ایک صاحب کو کسی میمن تاجر نے کہا
کہ تم لوگ مسلمان نہین ہو۔ ایرانی تاجر نے جو ایک نہایت متین اور غیر متعصب شخص تھے
اسکا کوئی جواب نہین دیا اور خاموشی اختیار کی۔ چند روز گذرنے کے بعد ایرانی تاجر نے
اسی میمن بھائی سے کہا کہ مجکو جملہ مشہور تجار مدراس کی ایک فہرست مرتب کرنی ہے
براہ کرم جہان تک آپ کو یاد ہون اس پیشہ کے مشہور و معروف لوگون کے نام قلمبند
کردیجیے۔ میمن صاحب نے سادگی سے جملہ نام ایک کاغذ پر لکھدیے۔ ایرانی حضرت
نے اسپر یہ فرمایش کی کہ انمین سے عیسائیون کو الگ۔ ہندون کو الگ اور مسلمانون کو
الگ کرکے تین فہرستین مرتب فرمائیے۔ میمن صاحب نے اسکی بھی تعمیل کی اور تاجر ایرانی
کا نام مسلمانون مین شریک کردیا اسکو دیکھکر ایرانی تاجر نے فرمایا بھلا اب بتلاؤ کہ آپ نے
مجکو مسلمانون مین کیون شمار کیا میمن صاحب نے سخت نادم ہوکر ایرانی تاجر سے
بیساختہ معانقہ کیا اور معذرت کرنی شروع کی۔

بھائیو شیعہ اور اہل سنت کا جھگڑا ایک زمانہ دراز سے چلا آتا ہی جن لوگون کو اللہ
جل شانہ نے اس تاجر ایرانی کی سی عقل اور بیضرف مزاجی عطا فرمائی ہے وہ بخوبی سمجھتے

ہین کہ اس لایعنی جھگڑے سے اب کوئی نتیجہ بمفید مرتب نہین ہوسکتا خلفاے ثلثۃ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو تقدیم بہ مصالح ایزدی حاصل ہوئی تھی وہ حاصل ہوچکی
اور امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے جو تاخیر مقدر تھی وہ وقوع مین آچکی ۔
اب ان نزاعون سے اس گزشتہ تقدیم وتاخیر مین کوئی رد وبدل نہین ہوسکتا اب
ان جھگڑون سے سوا اسکے کہ مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہین اور اُنکے درمیان
عداوتین اور نااتفاقیان پیدا ہون اور کیا ہوسکتا ہے ۔

افسوس ہو کہ ہم لوگ فقیری مین بھی جو شاہی کیا کرتے تھے وہ انھین نزاعون کی
بدولت مبدل بہ ذلت وادبار ہورہی ہی ۔ مسلمان ابتدا مین کسی کے حاکم نہ تھے تو کسی
کے محکوم بھی نہین تھے ۔ بانی اسلام نے انکو حکمت اتفاق کی تعلیم فرماکر بموجب فرمان
ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا خیر کثیر سے مالا مال کردیا ۔ اب یہی لوگ اتفاق کو کھوکر
اپنی اصلی حالت پر عود نہ کرسکے بلکہ غیر اقوام کے محکوم ہوگئے اور محکوم بھی ایسے کہ اپنے
حاکمون کی نظرون مین انکی اُسقدر عزت اور وقعت نہین جیسے اور اقوام کی ہے ۔ اگر
ہم مسلمان آئندہ بھی رفتار زمانہ سے ناواقف رہین اور اپنی گئی ہوئی عزت کو سنبھالنے
کی فکر نہ کرین تو ہماری نسبت غیر لوگ وہی کہین گے جو ہم غیرون کو کسی زمانہ مین سُنایا
کرتے تھے یعنے فمال ہولاء القوم لایکادون یفقھون حدیثا ۔

تجویز ہفتم " چونکہ کتابی تعلیم کسب معاش کا ذریعہ نہین ہو اسلیے ضرور ہی کہ مدارس
عربیہ مین صنائع اور حرفت کی تعلیم التزاماً داخل کی جاوے اور بالفعل ندوۃ العلما مین
ایک شاخ اسکی کھولدی جاوے " اس تحریک کو مولانا عبد السبحان صاحب داماد خان بہادر
حاجی عبد العزیز بادشاہ صاحب ٹرکس قنصل جنرل نے پیش کیا اور مولانا ابو محمد عبد الحق
صاحب دہلوی نے اُسکی تائید فرمائی اور باتفاق آرا منظور ہوئی ۔

تجویز ہشتم " انگریزی خوان طلبہ کو عربی اور عربی خوان طلبہ کو انگریزی سیکھنے کا

التزاماً انتظام کرایا جاوے یعنی فارغ التحصیل عربی طلبہ کو وظیفہ دیکر انگریزی اور انگریزی فارغ التحصیل طلبہ کو عربی پڑھائی جاوے" جناب مُلا عبد القیوم صاحب نے اس تجویز کو پیش کیا اور مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر جناب مُلاّ عبد القیوم صاحب معتمد دائرہ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن

خدا تعالیٰ نے اختلاف السنہ کو اپنے آیات مین شمار فرمایا ہی ومن آیاتہ اختلاف السنتکم والوانکم (۲۱ سورہ روم) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فارسی مین سلمان رضؓ سے تکلم فرمایا ہے اور اپنے بعض اصحاب کو دوسرے السنہ کی کتابت سیکھنے کا حکم دیا ہی جیسا کہ کتاب وسنت کے سبھرون سے پوشیدہ نہین ہی اور فقہاے اسلام نے کتب فتاوی مین علوم فرض عین وفرض کفایہ کے بیان مین یہ تصریح کی ہے کہ فرض عین وہ علوم ہین جنکو شارعؑ نے ہر شخص پر فرداً فرداً واجب کیا ہی اور فرض کفایہ وہ علوم ہین جنکو شارعؑ نے بالاجمال کل پر واجب کیا ہے جو ایک بھی اُنمین سے سیکھ لے تو دوسرون کے ذمہ سے اُسکی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے سلام و صلوۃ جنازہ عموماً مسلمانون پر فرض ہے اگر جماعت مین سے ایک ردّ سلام یا صلوۃ جنازہ ادا کرے تو اُسکی فرضیت اورون کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے ورنہ سب کے سب ماخوذ و عاصی ہوتے ہین۔

حسب تصریح علماے اعلام علوم فرض کفایہ وہ ہین جنسے امر دنیا کا قوام ہو اور شریعت مستغنی نہ ہو جیسے کہ کتاب وسنت کا تفہم اور اِن دونون کو تحریفات سے بچانے کے علوم اور عقائد کا مدلل کرنا اور شبہات کا رفع کرنا اوقات صلوۃ کے معرفت فرائض اور احکام ومسائل فرعیہ کا جاننا حفظ ابدان واخلاق وسیاست یا وہ علوم جنکا ان سے تعلق ہے مثل لغت صرف نحو معانی بیان منطق سیر کواکب

معرفت انساب حساب وغیرہ کے جو مقاصد مذکورہ بالا کے وسائل ہین -

ان علوم کے درجات بحسب حاجت متفاوت ہوا کرتے ہین مثلاً قضاۃ پر ادلہ وعلوم اجتہادیہ کا جاننا مجاہدین بحریہ کو تنجیم کا سیکھنا اور مجاہدین بریہ کو علم فروسیت کی تعلیم حسب حاجت وضرورت فرض عین ہوتی ہے بہر حال اس بارہ مین کلام فقہا کا ملخص یہ ہے کہ جو علوم وفنون محتاج الیہ دین ودنیا ہون انکا پڑھنا اور سیکھنا فرض عین ہی اور بمقدار ضرورت سے زیادہ نفع غیر کے لیے سیکھنا فرض کفایہ ہے - حاصل کلام اوراس تقریر کا ملخص مرام یہ ہی کہ حسب ارشاد وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم تبلیغ وتبئین احکام شریعت پر ہر ایک قوم کے لسان مین ہونی ضرور ہے کیونکہ تعلیم وتعلم وافہام وتفہیم اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ اُس قوم کی زبان مین کی جاوے پس جبکہ منجملہ مقاصد ندوۃ العلما اشاعۃ الاسلام اُسکا ایک مہتم بالشان مقصد ہی تو اسیر السنۂ مختلفہ کا سکھانا بھی اپنے دعاۃ وہداۃ کو فرض کفایہ بلکہ فرض عین ہی کیونکہ یہ امر مسلم ہی کہ مقدمہ فرض کا فرض اور واجب کا واجب ہوا کرتا ہی اور اس مقام پر یہ قاعدہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ امر مباح ومندوب اسی وقت تک مباح ومندوب رہتا ہی کہ اُسکو شروع نکرین جب کوئی اُسکا مباشر ہوجائے اور شروع کردے تو مباشر پر اُسکا انجام واتمام واجب ہوجاتا ہی پس جبکہ دعوت اسلام واشاعۃ احکام منجملہ فرایض دینی جملہ اہل اسلام عموماً وعلمائے اسلام خصوصاً ہے تو السنۂ مختلفہ کی تعلیم بھی اس عمومیت وخصوصیت کے ساتھ منجملہ فرائض دینی ہوگی جن اقوام وممالک کی طرف ندوۃ العلما کے وعاظ وہداۃ ودعاۃ جائین لہذا جبکہ ندوۃ العلما یہ چاہتا ہے کہ اپنے وعاظ ودعاۃ وہداۃ کو امریکا واسٹریلیا وانگلستان بھیجے تو اُسپر زبان انگریزی کا سکھانا بھی فرض ہے اس سے کوئی مسلمان انکار نہین کرسکتا سوا جاہل بے خبر وجاہل بے بصر کے اسلیے مین تحریک کرتا ہون کہ طلبا سے عربی انگریزی اور طلبا سے انگریزی عربی کو لزوماً سیکھین تاوہ دنیا سے اور یہ دین سے

سے بہرہ نہ ہون اور اپنے فرائض دینی و دنیوی سے بخوبی آگاہ ہوجائین اور اسکی تقدیم مین قاصر و کوتاہ نہ رہین -

مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اس تحریک کی تائید فرمائی اور تائید کرتے ہوئے بہت پُر زور اور مفصل تقریر مین اس تجویز کو ظاہر فرمایا مگر افسوس ہے کہ باوجودیکہ تقاضون کے وہ تقریر قلمبند کرکے عنایت نہین فرمائی لہذا اُسکے درج کرنے سے ہم معذور رہین - مولوی صاحب ممدوح کی تقریر کے بعد یہ تجویز باتفاق آرا پاس ہوئی -

تجویز نہم "انگریزی گورمنٹ نے قانون کے رو سے یہ اختیار دیا ہی کہ جب کسی وقف کی آمدنی بُری طرح سے خرچ کی جاتی ہو تو وہان کے عام لوگون کو حق ہوگا کہ گورمنٹ سے درخواست کرین کہ متولی وقف کو عمدہ انتظام پر مجبور کیا جائے اس دفعہ سے اسوقت تک مسلمانون نے کچھ فائدہ نہین اُٹھایا ہے اسلیے یہ جلسہ چاہتا ہے کہ ہندوستان کے اوقاف کے حالات دریافت کرنے اور جہان اوقاف کا انتظام خراب ہو وہان کے لوگون کو اس دفعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لیے آمادہ کیا جائے" اس تجویز کو مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے پیش کیا اور حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی -

تقریر مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی

الحمد للّٰہ الذی جعل قلوبنا معادن انوارہ و صدورنا مخازن اسرارہ والصلوٰۃ مع تکریرہا والسلام تبکرارہ علی حبیبہ وصفیہ ونبیہ ومختارہ و آلہ وصحبہ وجمیع اعوانہ وانصارہ اما بعد وقف لغۃً و عرفاً و شرعاً و قانوناً آپ سب جانتے ہین لہذا اُسکی تشریح کی حاجت نہین البتہ اسباب کا گزارش کرنا ضروری ہے کہ حقوق متعلقہ وقف کی حفاظت

کرنا مسلمانون کو لازم ہے سلطنت کی طرف سے جو آسانی ہمکو حاصل ہے وہ اس سے ظاہر ہے
کہ رزولیوشن نمبری ۱۹ ۱۸۶۱ء کلکتہ کونسل بنگال سے حفاظت اوقاف ہی کے لیے
جاری ہوا تھا پھر جب گورنمنٹ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اوقاف ہند مسلمانون کے ہین یا
ہندوؤن کے ہین اگر انکی حفاظت اور نگرانی حکومت کی طرف سے علحدہ مذہب کے
لوگ کرین گے تو شاید مسلمان اور ہندوون کو پسند نہ آئیگا اُسوقت ایکٹ نمبری ۲۰
۱۸۶۳ء جاری ہوا اُسکے بعد ضابطہ دیوانی نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۳۹ مین مزید تصریح
کی گئی بعدہ ۱۸۹۴ء کے مینویل مین گورنمنٹ ہند کے قواعد وہدایت کے موافق
گورنمنٹ متحدہ آگرہ واودھ نے قواعد مرتب کیے اور بورڈ مال کا رزولیوشن جاری
ہوا پھر ۱۸۹۶ء مین ایکٹ نمبری ۶ متعلق اوقاف کے جاری ہوا با این ہمہ اگر ہم
غفلت کرین اور جو موقع ہمکو گورنمنٹ نے دیا ہے اُس سے فائدہ نہ اُٹھائین اور
اوقاف کو برباد ہونے دین تو اس سے بڑھکر ہماری بدنصیبی کیا ہو سکتی ہے اسلیے ضرور
ہے کہ ہر جگہ کے مقامی مسلمانون کو قانونی فائدہ لینے کے لیے جہان اوقاف
ہون ترغیب دیجائے ورنہ اوقاف ہند عموماً اور ہمارے صوبہ وڈویزن وضلع کے
خصوصاً جو اچھی حالت مین نہین ہین اور بھی زیادہ تباہ وبرباد ہوجائینگے ۔

جناب محی الدین احمد صاحب مہاجر نے اس تجویز کی تائید فرمائی آپ نے
کہا کہ مولانا قاضی علی احمد صاحب نے جس واقفیت اور معلومات کے ساتھ اس
مسئلہ پر گفتگو کی ہے اُس سے زیادہ مین نہین کرسکتا البتہ یہ کہونگا کہ ہم لوگ
جو تعلیم و دیگر قومی ضرورتون کے لیے چندے کرتے پھرتے ہین اور ہمارے بزرگون نے
جو انھین ضرورتون کے لیے جائدادین وقف کر رکھی ہین اُنکی اصلاح کی طرف توجہ
نہین کرتے یہ طریقہ نامناسب ہے اگر اوقاف کی حفاظت اور نگرانی کافی طرح ہونے
لگے تو پھر شاید اسباب کی ضرورت جاتی رہےگی کہ قومی سرمایہ کی طرف توجہ کیجائے

لہذا مین اس تجویز کی دل سے تائید کرتا ہون۔

تمام ارکان نے اس سے اپنا اتفاق ظاہر کیا اور مذکورہ بالا تجویز باتفاق آرا منظور ہوئی۔

جناب مُلا عبد القیوم صاحب نے صدر انجمن صاحب سے درخواست کی کہ وہ اسی سلسلہ مین ایک تجویز پیش کرنا چاہتے ہین جو درج پروگرام نہین ہے مگر نہایت اہم اور ضروری تجویز ہے اس موقع سے بہتر اُس تجویز کے پیش کرنے کا دوسرا موقع نہین ہوسکتا جناب صدر انجمن نے اجازت دی اور ممدوح الصدر نے حسب مندرجہ ذیل تجویز پیش کی۔

تجویز دہم "ندوۃ العلما یہ تجویز کرتا ہے کہ اسمعیل یوسف مرحوم کا روپیہ خاص اُنکے وصیتی امور مین یا صدقات جاریہ مین صرف ہو انکی وصیت کے برخلاف کسی کو یہ حق نہین کہ اس روپیہ کو اور کسی کام مین صرف کرنے کے تجویز کرے"

جناب ملا عبد القیوم صاحب نے اس تجویز کو مندرجہ ذیل تقریر کے ساتھ پیش کیا

تقریر جناب مُلا عبد القیوم صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مسلمانون پر خدا کی یہ بھی بڑی عنایت ہے کہ اُس نے اُس شخص کے لیے جو اخیر عمر مین کوئی صالحات باقیات کی تدبیر کرے اور گزشتہ عمر کی غفلت کا تدارک کرنا چاہے تو اُسکو موقع دیا ہے اسلیے وصیت کا مسئلہ ثواب آخرت کے لیے شرع محمدی مین مشروع ہوا تاکہ مرنے کے بعد بھی اُسکا عمل منقطع نہ ہو۔

سورت مین اسمعیل یوسف سیٹھ نے بوقت اخیر پینتیس ۳۵ لاکھ روپیہ کی وصیت کی ہے کہ حسنات ومبرات اور امور مذہبیہ اور مقامات مقدسہ مین صرف ہو اسلیے ضرور ہے کہ اسمعیل یوسف مرحوم کا روپیہ خاص اُنکے وصیتی امور مین یا صدقات جاریہ مین صرف ہو

اور اُنکی وصیت کے برخلاف کسی کو یہ حق نہین ہے کہ اس روپیہ کو اور کسی کام مین صرف کرنے کی تجویز کرے کیونکہ ایسا کرنا خلاف منشاء شرع شریف اور قانون مروجہ کے ہی۔

مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب نے اس تجویز کی تائید فرمائی اور باتفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی۔

تجویز یازدہم "مولانا سید محمد علی صاحب عہدۂ نظامت سے مستعفی ہوگئے ہین اُنکی خدمات سالقہ کے اعتراف کے ساتھہ یہ جلسہ اُنکے استعفا کو قبول کرتا ہی اور مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن کی نظامت کو تین سال کے لیے منظور کرتا ہے جنکو جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلما نے اس عہدہ کے واسطے منتخب فرمایا ہی" جناب مولانا عبد الحق صاحب حقانی نے اس تجویز کو پیش کیا اور مولانا شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازیپوری نے تائید فرمائی اور باتفاق آرا منظور ہوئی۔

حاضرین نے صاحب صدر انجمن سے یہ درخواست کی کہ مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب سے خواہش کی جائے کہ وہ کھڑے ہوجائین تاکہ ہر شخص کو اُنکی زیارت کرنے کا موقع حاصل ہو۔ صدر انجمن صاحب نے حاضرین کی یہ استدعا قبول فرمائی اور مولانا سامنے آکر کھڑے ہوگئے اور مولوی شاہ ابو الخیر صاحب کے کہنے سے حاضرین نے کھڑے ہوکر زیارت کی۔

اسکے بعد مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری تصوف پر تقریر کرنے کو کھڑے ہوئے آپ نے اپنا بیان شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ جس مضمون پر مین تقریر کرنا چاہتا ہون اُسکا جزو اعظم حب الرسول ہی اسواسطے مین اپنے بیٹے حسن میان سلمہ کا ایک رسالہ پیش کرتا ہون جو اسی مضمون پر ہے حسن میان کا ارادہ تھا کہ اس جلسہ مین شریک ہون اور حسب معمول خود کچھہ بیان کرین مگر نہین آسکے لہذا اُنکی طرف سے اس رسالہ کا پیش کرنا بہت موزون ہوگا۔ اسکی پچاس جلدین مین ندوۃ العلما کو نذر کرتا ہون

جو صاحب چاہین دو آنہ کو ندوہ سے خرید سکتے ہین۔ اسکو کہتے ہی لوگ ٹوٹ پڑے
اور ہاتھوں ہاتھ پچاس نسخے دو دو آنہ کو خرید لیے گئے اگر اُسوقت سیکڑون نسخے ہوتے
توسب فروخت ہوجاتے۔ بعض لوگون نے ایک ایک روپیہ دیکر اُسکو خرید کیا۔

حاجی عبد القدوس بادشاہ صاحب وایس قنصل جنرل دولت عثمانیہ نے جب
لینا چاہا تو کوئی نسخہ باقی نہین تھا مولانا نے فرمایا کہ وہ کتاب تو ہاتھون ہاتھ نکل گئی
اب ایک دوسری کتاب حسن میان سلمہُ کی "السیدہ" کا ایک نسخہ میرے پاس ہے
اسمین حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہ کے حالات جمع کیے ہین اگر بادشاہ
صاحب اسکو لینا چاہین تو مین اُنکو دینے کو تیار ہون مگر اسکا ہدیہ معمولی نہ ہوگا بادشاہ صاحب
نے نہایت فیاضی سے فرمایا کہ ہم پچاس روپیہ اسکے عوض مین نذر کرین گے شیخ عبد القادر
صاحب بی اے نے کہا ع نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز + بادشاہ صاحب نے پچاس
کے سو روپیہ کر دیے اور وہ کتاب اُنکو دیدی گئی یہ سو روپیہ بعد کو اُن سے وصول
ہوگئے ہین۔

اسکے بعد مولانا ممدوح نے اپنا دلچسپ بیان شروع کیا اُنکے بیان کی سلاست
اور برجستگی اور حسب موقع و محل ہونے کی تعریف کرنی تحصیل حاصل ہے ہندوستان
کے باخبر لوگون مین بہت کم ایسے ہونگے جو اس سے ناواقف ہون۔ اگر عیب ہے
تو صرف اس بات کا کہ اُنکے بیان کی روانی کسی تیز دست کاتب کے بھی قابو مین نہین
آسکتی جو اُسکو ضبط تحریر مین لا سکے۔ مولانا نے فرمایا تھا کہ وہ اس مفید اور دلچسپ
بیان کو خود قلمبند فرما کر عنایت کرین گے مگر طاعون کے ہلچل اور متعدد صدمات کی وجہ
سے وہ اپنا وعدہ پورا نہین کر سکے۔

اسکے بعد جناب مولوی سید عبد اللطیف صاحب قادری میر مجلس ندوۃ العلما
اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر صاحبزادہ مولوی سید عبداللطیف صاحب قادری صدر انجمن اجلاس سوم ندوۃ العلما مقام مدراس

میرے معزز حاضرین! چونکہ اس مقدس مجمع میں ازروے عمر و علم و وجاہت کے ایسے حضرات موجود ہیں جنکی موجودگی میں صدارت تو کیا کسی تقریر یا مضمون بیان کرنے کا ہرگز مجھے خیال نہیں ہوسکتا تھا مگر الامر فوق الادب بزرگوں کے اصرار نے مجھے تعمیل حکم پر مجبور کیا ۔ لہذا میں اس جرات کی معافی چاہتا ہوں اور ارکان ندوۃ العلما خاص کر مولانا عبدالحق صاحب دام فضلہم اور جناب مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب ناظم دام فضلہم کا اس ناچیز اور خرد نوازی پر شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

اسکے بعد جناب ملا عبدالقیوم صاحب کھڑے ہوئے اور آپ نے ارکان انتظامیہ کی طرف سے اسکا حسب حال جواب دیکر یہ فرمایا کہ ہم صرف صاحبزادہ صاحب کی اس مہربانی کے شکرگزار نہیں بلکہ اعلی حضرت شمس العلما سید رکن الدین محمد القادری صاحب سجادہ قطب ویلور کی عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ حضرت ممدوح نے اپنی طرف سے اپنے خلف الرشید صاحبزادہ صاحب اور اپنے برادر نسبتی داد امیر صاحب کو نیابتاً جلسہ کی شرکت کو بھیجا اور اپنے تشریف نہ لانے کی یکمر معذرت میں آج اس ناچیز کے پاس یہ صحیفہ عنایت بھیجا ہے جسکو میں حاضرین کی مسرت و امتنان کے لیے سناتا ہوں اسکے بعد آپ نے وہ خط سنایا جو مندرجہ ذیل ہے ۔

نقل خط جناب شمس العلما مولانا سید رکن الدین محمد القادری صاحب سجادہ قطب ویلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بعد الحمد و الصلوۃ و تبلیغ السلام و التحیات مشہود خدمت گرامی درجت ہو کہ ابھی فقیر نماز مغرب سے فارغ ہوا آپکا تار آیا پڑھوایا فقیر کے شریک مجلس مبارک ندوہ ہونے

پر تھا مگر حاشا فقیر عذر و حیلہ نہین کرتا ہے اور نہ مین اس مبارک مجلس مین جو سراسر رحمت اور
اور اسلام کی عزت اور خوبیون کا خزانہ ہے شریک ہونے سے پہلوتہی کرتا ہون اور نہ اندیشہ
لوم لائم کا کرتا ہون - بلکہ اس مبارک مجلس کو اسلام و اسلامیون کے لیے فخر جانتا ہون اور
میرے لیے اسکی خدمتگزاری باعث سعادت اور اسلام و اسلامیون کی ترقی کی دیرینہ آرزو
کے پورا کرنے اور ہونے کی توقع مبتلا رہی ہے اور بار بار آپ کے طلب کو رد کرتے نہایت
شرم آتی ہے اگر آپ میری حالت موجودہ ملاحظہ فرماتے پھر فقیر کی شرکت کا خیال نہ فرماتے
اگرچہ صدمہ کے سبب سے مزاج مین یکسوئی نہین جسمی دلی دماغی طاقت گھٹی تاہم بارے ایک روز
کے لیے شریک ہوتا مگر اور عضلات کا درد ہمیشہ بیقرار رکھتا ہے - سفر کا مانع قوی ہے نہ گاڑی
مین بیٹھ سکتا ہون اور نہ ریل مین فقیر کی ہمشیرہ کے ایک ہی لڑکا ہے وہ قریب ایک سال سے
دق کے شکوہ سے علیل ہے اب نہایت نزاکت کا وقت ہے کبھی ان سے ایک دن
کے لیے جدا ہو نہین سکتا - آج دوپہر کی ریل مین اس مجلس کی برکت حاصل کرنے اور
فقیر کے عوض اس مبارک مجلس مین بہ حیثیت رکنیت شامل رہنے کے لیے نور چشم سید
عبد اللطیف قادری اور مولوی سید حیدر ولی اللہ قادری المعروف بہ دادا میر صاحب کو روانہ
کیا ہون آپ سے اور تمام بزرگون سے مشرف ہونگے اگر فقیر کا سفر ممکن ہوتا ضرور مدراس
تک پہونچتا اور یہ با شوکت و پرشکوہ جلسہ کو دیکھتا اہل ندوہ کے مقاصد کو دیکھتا تو اکثر باتین
اور ارادے جو جناب ابی و شیخی قدس سرہ کے تھے یاد آرہے ہین اور آپ کے عزم و ہمت
کو یاد دلا رہے ہین آپ خاطر شریف پر بار نہ لائے اور میرے سچے عذرات کو جو سر مو فرق نہین
قبول فرمائے اور ایک سطر بھی بیٹھ کے نہین لکھ سکتا جو کچھ لکھتا ہون لیٹے ہوئے لکھ رہا ہون
آپ یہ خیال شریف فرمادین کہ پھر ایسا مجمع ایسی قربت مین کہان دیکھنے مین آتا اور تمام
ہندوستان کے نامی گرامی علما و مشائخین کے دیدار جو نعمت عظمی ہے کہان میسر آتی
اگر اسکو بھی قطع کرون جو اس مجلس مدراس کے بانیین میرے دوست و احباب ہین انکی

خاطر شکنی اور دل آزاری میرے سے کیونکر ہوسکتی ضرور ادخال السرور فی قلوب المومنین
پیوازی من عمل الثقلین پر عمل کرتا ہرگز لفظ لا اور عذر پیش نہ کرتا اور نہ لاتا - آپ کی قدیم عنایات سے
مجھے یقین کلی ہے کہ میرے بلا فرق پیچھے عذرات کو بخوشی قبول فرمادین گے اور فقیر کو ممنون
عنایات بے غایات کرین گے - اسکے ساتھ یہ بیقراری بھی لگی ہے کہ یہان دو چار روز سے
بارش بکثرت ہے اور سنتا ہون کہ وہان بہت زور سے ایک ہفتہ سے - یہ مجلس کیونکر
ہوگی - فقیر کارساز حقیقی کی درگاہ مین دست بدعا ہے کہ اسکا آغاز و انجام دونون بخیریت
عمدگی کے ساتھ کرے بحرمۃ النبی وآلہ الطاہرین زیادہ اللہ معکم اینما کنتم وبقی شوکۃ الاسلام
بقائکم - مکرر آنکہ اس خط کو ریل مین ڈلوایا اور یہ بھی گزارش کیے دیتا ہون تمام چھوٹے بڑے
شریک ندوہ ہونے چلے گئے از قسم ذکور فقیر کے سوا کوئی نہین فقط

چونکہ وقت ابھی باقی تھا لہذا جناب صدر انجمن صاحب نے حاضرین کے اصرار سے
اس بات کی اجازت دی کہ مولوی نظام الدین صاحب نظامی اپنی نظم سنائین جسکا
وقت جلسہ عام مین رکھا گیا تھا چنانچہ مندرجہ ذیل نظم نظامی صاحب نے پڑھکر سُنائی

جناب مولوی نظام الدین صاحب فاروقی نظامی

ابتدا کیجیے جل و علا نام خدا
پھر زبان سے کیجیے نعت نبی صل علا

پھر ضروری ہے ہمین اخلاق اسلامی کا ذکر
جس بنا پر منعقد ندوہ کا یہ جلسہ ہوا

پہلے اُن حضرات کا لازم ادا کرنا ہے شکر
جو اُٹھا کر آئے ہین بار سفر بے انتہا

رہنے والے تھے شمالی ہند کے جتنے بزرگ
رونق افزا ہین جنوبی سمت مین اب دیکھنا

گھر کی راحت چھوڑ کر احباب سے مُنھ موڑ کر
صرف کھانے کے لیے آئے یہان قومی ہوا

جلوہ آرا کرسیون پر دیکھتے ہین جنکو سب
جنکے سر بے شبہ ہمدردی کا ہی سہرا بندھا

سر بکف راہ خدا مین انکو دیکھین گے تمام
خاکساری کی جو پوچھو تو ہمارے کیمیا

کوئی پوچھے آئے ہین کس کام کو یہ جوق جوق
جس غرض سے آئے ہین یہ خاصلان بیغرض
اتفاق قوم جسکے واسطے روتی تھی آنکھ
کامیابی کی کسے امید تھی مدراس مین
کس کے سر مین تھا نہ سودا اسکی دل مین تھا نہ جوش
آج کل المنت للہ آئے راہ پر
ہم سے گر پوچھے کوئی کیسی آئی ہر بہار
کس نے مہمانون کو سمجھا جان سے اپنے عزیز
پوچھنا کیا اے محب کیا بتاؤن میں تجھے
ہین جو فرزندان نامی اُنکے عالی منزلت
اک عزیز مصر ہمت ہین زمانہ کے لیے
بزم مین قدسیون کے دوسرے مسند نشین
فضل ہے اللہ کا اولاد بھی ہے جو کثیر
نیک نیت کس گھڑی آڑے نہین آتی ضرر
رکھے اس گھر کو سلامت حقتعالی حشر تک
انکے گھر مین ہین محاسن ہم بغل ہر فرد کے
ترک کر کے بیاہ شادی کی رسوم عادتی
رسم قومی توڑ کر سنت کا رشتہ جوڑ کر
ورنہ سچ پوچھو تو یان کا یہ نہین قومی طریق
لگگئی تمثیل خاصی اور لوگون کے لیے
عیب سمجھے ہین جسے اپنی غلط کاری سے ہم

کوئی جا سیکھے انکے چہرون سے دلی منشا ہی کیا
دل ہی اب انجام کا دیتا ہے اُسکے کچھ پتا
جا ئیے بس جا ئیے ہوجائیگا ہوجائیگا
رنگ محفل دیکھتے ہی کس کا جی چھوٹا نہ تھا
کون تھا بندہ کو جو دل سے نہ کہتا تھا بُرا
قافلہ بھی چلدیا کرتے ہی ایما رہنما
کسکے باغ سعی سے بندہ کو یہ ثمرہ ملا
کامیابی کا جو دستر خوان ہے ہر سو بچھا
باب دولت خانہ حاجی محمد بادشا
منتخب افراد ہین ایک ایک کو دیکھو ذرا
تمیر سے ہادی ہین راہ خلق کے صدر حبا
ہین ملک سیرت تھے ملک پایہ بآئین رضا
شان ہے سبحان کی وافر بھی ہی جو دیا
چاہیے انسان کا ظاہر صفا باطن صفا
حامی اسلام ہے اور مرجع دین ہدا
انکے در پر دست بستہ ہین کھڑے صدق و صفا
حکم پیغمبر بجالاتے ہین از فضل خدا
نام اچھالا اپنا دینداروں کے مجمع مین بڑا
ایسی باتون کو کہان ممکن کوئی رکھے روا
یون ہی اک اک کام رفتہ رفتہ ہوتا جائیگا
آپ نے اُسکو نہر کر کے ہمین دکھلا دیا

کاش ہم ہوجاتے واقف یونہی اک عیب سے | کاش اپنے ہر مرض کی آپ ہی کرتے دوا
کس نے یہ نیچا دکھایا ہمکو اے بخت بلند | کس نے یہ توڑے مظالم ہم پہ اے فخر رسا
یہ ہمارے ہی تو کرتب ہیں جو آتے ہین نظر | ہم بُرا کس کو کہین اپنا دل کرین کس کا گلا
پیروی سنت کی چھوڑی جب سے تیری یا نبی | ہوگئے تیرے غلام اب سب گرفتار بلا
اب توجہ ہی سنبھالے تیری تو سنبھلینگے ہم | جیسے کشتی کو نکلوائے بھنور سے ناخدا
ناخدا تو ہے تو کیا ڈر بحر آفت کا ہمین | ایک تو تو ناخدا اور اُسپہ امداد خدا
الغرض رستہ دعا کا ہے ہمارے واسطے | دیکھ کس حالت مین امت ہے تیری مبتلا
اتفاق قوم جس پر ناز تھا اسلام کو | آج کل یہ رنگ ہے آفاق سے جاتا رہا
انما الاعمال بالنیات کے جو ہین مقر | ہوگئی ہے نیک اُنکے دل ہی سے ہوا
اپنی سعی بیہودہ بناتے ہین الگ ڈیڑھ اینٹ کی | جو زبان سے کہتے ہین دع ما کدر خذ ما صفا
پھر ہمارے دل کو دے تصدیق اصلی کا خیال | کیونکہ ہے امت کا تو ہر حال مین عقدہ کشا
پھر ارادون پر چڑھا دے رنگ استقلال کا | پھر ہمارے دل کو کر آئینۂ وحدت نما
پھر ہماری بزم مین آجائے قومی اتفاق | پھر نفاق و کبر و نخوت ہم سے ہو جائے جدا
نیستین ہو جائین پھر پاکیزہ سابق کی طرح | خاکساری کی بدولت پھر بنائین کیمیا
پھر ہم آزادی کے تمغہ سے مزین ہون کبھی | پھر ہمین فرما عنایت خلعت صدق و صفا
از طفیل دیگران حاصل نظامی کو بھی ہو | تیری سنت پر عمل تقلید کی تیری ولا
تیری رحمت کی کمک بھی پشت پر درکار ہے | ہے اگرچہ لیس للانسان الا ما سعےٰ

اسکے بعد جناب ملا عبد القیوم صاحب اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپ نے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے جناب احمد محی الدین خان بہادر رئیس مدراس کی بینظیر شال پیش کی کہ دعوت کی عوض مین انھون نے مبلغ ۲۰ روپیہ ندوۃ العلما کے سرمایہ مین عنایت فرمائے اور جناب منشی احمد شبیر حسین صاحب تعلقدار گدیا ضلع بارہ بنکی نے مبلغ للعہ بھیجے ہین

جو انکی تشریف آوری کی حالت مین کرایہ ریل مین صرف ہوتے۔

تقریر جناب مُلّا عبد القیوم صاحب

ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ جس مقام پر ہوتا ہے وہان کے روسا اور اعزہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ عام میزبانی کے بعد خاص طور پر ارکان ندوۃ العلما کو اپنے مکان پر دعوت دین۔ لکھنو بریلی میرٹھ شاہجہانپور پٹنہ کلکتہ اور امرتسر مین ہر جگہ دعوتین ہوئین باوجودیکہ ارکان ندوۃ العلما نے سابقون کے ساتھ معذرت کی اور اس بات کی درخواست کی کہ اس دعوت مین وہ جسقدر روپیہ صرف کرنا چاہتے ہین وہ ندوۃ العلما کی امداد مین عنایت فرمائین مگر انکی درخواست کو پذیرائی کا شرف کہین نہین حاصل ہوا۔

مدراس مین بھی یہان کے روسا اور اعزہ کا اصرار شروع ہو چلا ہے اور اُن سے بھی ہم لوگون کی یہی درخواست اور آرزو ہے کہ وہ بجاے دعوت کے اُسکے مصارف بصورت نقد ندوۃ العلما یا دار العلوم یا جس صیغہ مین چاہین داخل فرما دین۔

الحمد للہ کہ اسکی پہلی مثال ہمارے مخدوم جناب احمد محی الدین خان بہادر نے پیش کی ہے اور مبلغ پچاس روپیہ اُنھون نے بجاے دعوت کے عنایت فرمائے ہین جو میرے نزدیک بمصداق حدیث من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا و اجر من عمل بہا کے بیش بہا اجر کے مستحق ہو گئے۔ دوسری قابل تقلید مثال جناب شیخ احمد بشیر حسین صاحب تعلقدار گدیانے پیش کی ہے آپ ندوۃ العلما کے بڑے دلسوز ممبر ہین اور آپ ہی نے اپنے موضع بستولی مین جو لکھنؤ سے متصل مگر حدود میونسپلٹی سے باہر ہے عمارت دار العلوم کے لیے بقدر ضرورت اور خواہش کے بغیر کسی درخواست کے زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے انکا اس جلسہ مین تشریف لانے کا قصد تھا مگر بعض مجبوریون سے تشریف نہین لا سکے اور آپ نے مبلغ للعہ جو سکنڈ کلاس کا کرایہ آمد و رفت بر عایت تخفیف ہے بذریعہ منی آرڈر

بھیجے ہیں علاوہ اسکے سو روپیہ سالانہ دار العلوم کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اُسکو اس طور پر قابل نظیر بنانا چاہا ہے کہ یہ روپیہ آسامی دار اپنے علاقہ سے وصول کرکے دیا کریں میں تمام ارکان ندوۃ العلما کی جانب سے ان دونوں حضرات کا جنھوں نے قابل تقلید مثالیں پیش کی ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی مسلمانوں کو اُنکے نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نقل خط جناب شیخ احمد شبیر حسین صاحب قدوائی تعلقدار گدیہ

معظم و مکرم جناب مولانا محمد الحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما سلام مسنون۔ میں بہت ہی افسوس سے (جسکی حد رنج تک پہونچتی ہے) اطلاع دیتا ہوں کہ میں مدراس بغرض شرکت جلسہ حاضری سے مجبور رہگیا اور موانع کے ساتھ آپکا خط مجھے دیر کو پہونچنے کا عذر بھی پیدا ہوگیا میں اپنے موضع لستولی میں تھا اور آپ کا والا نامہ گدیا آیا یہاں سے وہاں بھیجا گیا۔ میں لکھنؤ گیا کہ آپ سے ملوں لیکن آپ راستے بریلی گئے ہوئے تھے اور دوسرے روز شائد مدراس روانہ ہوگئے میں خود جب حاضری سے مجبور رہا تو میں نے حضور راجی معظم حاجی شیخ محمد نظیر حسین صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ موصوف شریک ہوجائیں مگر کچھ ایسی ضرورتیں درپیش ہوگئیں کہ عین روانگی کے وقت عزم فسخ کرنا پڑا۔

مجھے بڑا فخر ہوتا اگر میں اس مرتبہ ادھر کی طرف سے شرکت کرسکتا لیکن مقدر میں یہ اعزاز حاصل کرنا نہ تھا اب بدرجہ مجبوری میں نے یہ طریقہ اپنی شرکت کی ندامت مٹانے کا سوچا ہے کہ للعہ جو آپ نے سکنڈ کلاس کا کرایہ آمد و رفت اپنے گرامی نامہ میں تحریر فرمایا ہے بذریعہ منی آرڈر بمدراس آپ کے پاس روانہ کروں جو ہمراہ اس خط کے آپکو پہونچے گا میں چاہتا ہوں کہ آپ اسکا جلسہ میں اعلان کردیں کاش اور ہمدردان ندوہ جو کسی وجہ سے شرکت سے مجبور ہوگئے کرایہ آمد و رفت ندوہ کے جلسہ میں

بھیجدین مین لکھنؤ مین اسکی کوشش کرونگا یقین ہے کہ آپ بھی میری اس تجویز کو پسند فرماوینگے اس سے ندوہ کا مالی فائدہ ہوگا۔

ایک امر اور آپ اعلان فرمادین کہ مین سو روپیہ سالانہ دار العلوم کو دیا کرونگا یہ رقم بھی اسقدر حقیر ہے کہ قابل اعلان نہ تھی لیکن اسکو بھی مین نے قابل نظیر بنایا ہے اور وہ اس طرح کہ جیسے کہ ہم لوگون سے کیننگ کالج کا چندہ لیا جاتا ہے (یعنے مالگزاری کے ساتھ وصول ہوجاتا ہے) اور ہم لوگون نے آسامی وار بھجا دیا ہے اسی طرح مین نے اپنے علاقہ مین خفیف سی رقم (دو پیسہ ایک آنہ فی آسامی) تاکہ گران نہ ہو بھیادی ہے کہ وہ لگان کے ساتھ وصول کرلی جاتی ہے اور کرلی جایا کرے گی۔ اس طرح گو رقم کم ہے مگر ایک مستقل رقم ہے اور اگر بڑے بڑے زمیندار تعلقدار ایسا ہی کرین تو یہ کثیر مستقل آمدنی دار العلوم کے لیے ہوسکتی ہے اور لطف یہ کہ گران کسی پر نہ ہو۔

سود حرام ہونے کے باعث جسقدر آمدنی کی فکر ہمارے دار العلوم کے لیے ہے اور کسی مدرسہ کے لیے نہین اسکے افکار ضروری ہین اور ہمیشہ غور و خوض رکھنا چاہیے۔

اس مرتبہ آپ صاحبون کی دلبہی پر مین دار العلوم کے لیے تعلقداران اودھ و دیگر رؤسا کی ہمت دار العلوم کے لیے آزماؤنگا بغیر درد ہی سے کام چلنیکا نہین۔

ایک ناچیز مگر ہمدرد
احمد شبیر حسین قدوائی

جناب ملا عبد القیوم صاحب نے نواب ظہیر الدین احمد خان صاحب تعلقدار اگلنڈل علاقہ سرکار عالی کا بھی شکریہ ادا فرمایا جو اس جلسہ کی شرکت کے لیے تشریف لائے تھے اور آپ نے اپنی تصانیف کے سقدر نسخے ندوۃ العلما کو امداداً عنایت فرمائے اسکے بعد حاضرین کے اصرار سے جناب صدر انجمن صاحب نے مدراس کے بعض قاریون کو جو موجود تھے اجازت دی کہ وہ تبرکاً کلام مجید کی چند آیتین تلاوت فرمائین انکے بعد

قاری سید میران شاہ صاحب مجود دار العلوم نے تلاوت فرمایا اور جلسہ برخاست ہوا

اجلاس چہارم

روز چہارشنبہ ۷ اشوال ۱۳۲۱ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۰۴ء ٹھیک ۹ بجے سے ۲ بجے تک

مقام

مدراس تینام پیٹھ اسپنکس گارڈن

خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب منیجر سرجن جنرل آفس مدراس کی تحریک اور جناب احمد محی الدین خان بہادر رئیس مدراس کی تائید سے شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدرآباد صدرنشین منتخب ہوئے اور جناب ممدوح کی اجازت سے کارروائی شروع کی گئی۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب نے اپنے دلکش لہجہ مین کلام مجید کی چند آیتین تلاوت فرمائین اور دلون مین گرمی پیدا کر دی اُسکے بعد حسب مندرجہ ذیل تجویز پیش ہوئی۔

تجویز دوازدہم "تمام قومون مین مذہبی اغراض کے لیے قومی سرمایہ ہر ایک فرد قوم سے سالانہ اور مواقع شادی اور غمی پر چندا گانہ لیا جاتا ہے اسی طرح ہمکو بھی ہر مقام پر اسکا انتظام کرنا چاہیے مقامی خصوصیات کے لحاظ سے با اثر حضرات اسکی کوشش کرین" اس تجویز کو جناب مُلّا عبد القیوم صاحب نے پیش فرمایا اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجھری نے تائید فرمائی اور باتفاق آرا منظور ہوئی

تقریر مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری

نحمدہ اللہ العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب صدر انجمن وحضرات اعززان قوم اسوقت یہ احقر واسطے تائیداس تحریک کے

کھڑا ہوا ہے جو میرے مکرم لائق مقرر مولانا مُلّا عبد القیوم صاحب نے درباره کو لینے فنڈ یعنی

توفیر تقریبات شادی اور غمی مین آپ صاحبان کے روبرو پیش کی ہے جناب مُلّا صاحب

کی تحریک اور میری تائید طرفہ ترماجرا ہے اسوجہ سے کہ مجکو باعتبار حسامت وقد وقامت

وعلم وفضل مولانا صاحب سے کیا نسبت ہے اگر اسکا عکس ہوتا تو شاید مناسب ہوتا

حضرات! - یہ ایسی تحریک ہے کہ جس سے کوئی فرد بشر انکار نہین کرسکتا -

مسلمانون کو اسکی سخت ضرورت ہے ہر قوم مین ایسے فنڈ موجود ہین اور اوس

سرمایہ سے اُنکے قومی ودینی کام انجام پاتے ہین -

چنانچہ آریہ عیسائی سناتن دھرم وغیرہ اپنی تقریبات مین فنڈکی رقوم دیکر بہت

سے کام انجام دیتے ہین مگر ہماری قوم مسلمانون مین اسکی طرف قطعاً توجہ نہین ہے

اسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جب کوئی ضرورت اسلامی قومی پیش آتی ہے تو کاسۂ

گدائی لیکر در درکے ڈرکا سے کھانے پڑتے ہین اور پھر بھی وہ کام انجام کو نہین

پہونچتا اور اپنے مدمقابل مین ہم کسقدر ذلیل وخوار نظر آتے ہین - افسوس اور

صد افسوس کہ ہندوؤن اور آریہ وغیرہ نے اپنی تقریبات شادی وغیرہ سے ناچ

تماشہ آتشبازی اور قوم کالیست نے کمیٹی کرکے شراب خواری وغیرہ جو اُنکے

مذہب مین حرام نہین ہے فضول خرچی سمجھ کر چھوڑ دیا اور وہ روپیہ قومی فنڈ مین دینا

اختیار کیا مگر ہماری قوم باوجود کہ مذہب اسلام رکھتی ہے کہ اس سے بہتر تہذیب اور

پاکیزہ اخلاق کسی کا ہو نہین سکتا وہ ان لغویات اور ناپسندیدہ شریعت مین مرتکب

ہوکر دین ودنیا برباد کرین ہمکو بانی اسلام شارع علیہ السلام روحی فداہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کیا تعلیم فرمایا تھا افسوس وہ سبق بھول گئے اگر یاد رہتا کہ خداوند تعالےٰ

نے قرآن مجید میں فرمایا ہے مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت
سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ و اللہ یضاعف لمن یشاء و اللہ واسع علیم جو روپیہ
راہ خدا میں صرف کیا جاوے خواہ مدرسہ ہو یا پرورش یتیمیٰ ہو چودہ سو بلکہ اس سے
زیادہ اجر ملتا ہے مسلمانون سے زیادہ سخی جواد دوسری قوم نہ تھی اور اب بھی کوئی
ان سے زیادہ نہین مگر ہمت درکار ہے مین بہت زور سے تائید کرتا ہون کہ ضرور
قومی کامون کے واسطے بجائے اسراف اور بدعات کے تقریبات شادی اور غمی
مین فنڈ کھولدین تاکہ وقتاً فوقتاً قومی اسلامی وظائف غربار طلبا کو صرف کرنے
مین کام آوے اور وقت کے وقت بھیک مانگنے کی حاجت نہ پڑا کرے۔

تجویز سیزدہم "چونکہ مسلمانون کی تعلیمی حالت نہایت افسوسناک ہے لہذا
مسلمان لڑکون کو دینی انشا اور املا اور حساب کتاب اور جسمانی ورزش کی تعلیم دینے
کے لیے بقدر مسلمانون کو ضرور ہے کہ اُنکے والدین کو قومی معاہدے اور پنچایت کے
رو سے پابند کرین" اس تجویز کو مولوی حکیم سید فخرالدین صاحب نقوی فخری نے
پیش کیا اور مولوی تجمل حسین خان بہادر نے تائید فرمائی اور باتفاق آرا منظور ہوئی
افسوس ہے کہ دونون حضرات نے جو تقریرین فرمائین وہ قلمبند نہین ہو سکین
نہ بعد کو قلمبند کر کے بھجوا دی گئین۔

اسکے بعد لوگون کی نگاہین ہمارے معزز دوست شیخ عبد القادر صاحب بی اے
اڈیٹر آبزرور کی طرف اُٹھنے لگین جو آج اس عنوان پر تقریر فرمانے کو تھے ہمارا
دار العلوم اور عالم خیال "، شیخ صاحب ممدوح شوق اور بیتابی کے جُھرمٹ مین
سنصہ (اسٹیج) پر تشریف لائے اور حسب معمول نہایت بے تکلفی اور برجستگی
سے تقریر فرمائی جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔

تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے اڈیٹر آبزرور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارا دار العلوم اور عالمِ خیال

اس جلسہ مین بیٹھے بیٹھے اور حضرات علماء کی پُرجوش تقریرین سُنتے سُنتے سیر القصور مجھے عالمِ خیال کی سیر کو لے گیا اور میری آنکھون کے سامنے ایک جلوہ پھر گیا جس کا لطف کبھی عمر بھر نہین بھولے گا۔ گو یہ نہین سمجھا جا سکتا کہ عالم موجودات مین اصلی تجلی کا جو میری چشم تصور نے دیکھی پر تو بھی دیکھنا نصیب ہو ؎

جو دل دکھا رہا ہے مزا ہر گھڑی مجھے — آنکھون سے سو برس مین دکھایا نہ جائیگا

کیا دیکھتا ہون کہ ایک وسیع احاطہ ہے جسکے چارون طرف ایک مضبوط دیوار ہے مگر وہ دیوار سنگ و خشت و گل کی نہین۔ اسکی تعمیر گل آدم سے ہوئی ہے یعنی ہر طرف متبرک صورت اور بزرگ سیرت مسلمانون کی ایک قطار ہے جو ایک دوسرے کے ہاتھ مین ہاتھ دیے اس احاطہ کی حفاظت کر رہی ہے دروازہ پر ایک معمر سفید ریش خوش پوش دربان ہے جسکے ہاتھ مین تسبیح ہے۔ مین جا کر اسے سلام کرتا ہون اور ادب سے پوچھتا ہون۔ کیون حضرت اس احاطہ کی سیر کر سکتا ہون وہ کچھ دیر تک میرے مُنھ کو تکتا ہے۔ شاید میرے لباس قطع وضع مین اسلام کے نشانات ڈھونڈھتا ہے اور کسی قدر تامل کے بعد کہتا ہے۔ بسم اللہ۔ اندر آیئے۔ صبح کا وقت ہے اور سہانا سمان اندر داخل ہوتے ہی ایک سیدھی اور فراخ روش نظر آتی ہے۔ اس روش کے دونون جانب سرو و صنوبر کے اونچے اونچے درخت ہین اور درختون کے پیچھے کیاریان سی بنی ہین جنمین گلاب اور چنبیلی کے تختے کھلے ہین۔ کیاریون مین صاف پانی یون پھر رہا ہے جیسے ابھی دیا گیا ہے۔ یہ سب نظارہ دلا ویز ہے۔ مگر اس سے زیادہ دلا ویز تصویر چند نوجوان ہین جو بصرف گلگشت نظر آتے ہین ایک تیز چل رہا ہے اور

بآواز بلند پڑھتا جاتا ہے "اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم" دوسرا کسی کے خیال میں محو معلوم ہوتا ہے خراماں خراماں چل رہا ہے اور نگاہ آسمان کی جانب کیے ہوئے کہتا جاتا ہے "سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم"۔ ایک اور چھوٹی سی روش پر کوئی جھک کر اپنا چہرہ دیکھتا ہے اور بے اختیار کہتا ہے "فتبارک اللہ احسن الخالقین"۔ کوئی جھک کر بوسے گل لے رہا ہے اور گل باغ مدینہ کی یاد میں بے ساختہ درود پڑھ رہا ہے آگے چل کر ایک مسجد دکھائی دیتی ہے کچھ جوانوں کا وہاں دو زانو بیٹھا ہوا یہ کہہ رہا ہے کہ جماعت سے ابھی فارغ ہوئے ہیں۔ تین چار مسجد کے ایک کونہ میں کھڑے ایک شخص کو گھیرے ہوئے ہیں۔ جو انکا استاد معلوم ہوتا ہے اس سے کچھ سوالات علمی کر رہے ہیں۔ اور وہ بے تکلف خندہ پیشانی سے جواب دے رہا ہے۔ ذرا سنو تو انمیں کیا باتیں ہو رہی ہیں۔

معلم۔ دیکھو احمد جسقدر میں تمھاری خواندگی سے خوش ہوں اسی قدر اس بات سے افسردہ ہوں کہ تم ہمیشہ خود پسندی کی باتیں کرتے ہو جس سے مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ عادت کہیں تم میں راسخ نہ ہو جائے اور تمھیں بالکل خود پرست نہ بنا دے اسکو یقین جان لو کہ جب تک تنگ دائرہ خودی سے نکلکر تم اس منزل تک نہ پہنچو جسمیں دوسروں کی خدمت اور انکی بھلائی تمھاری زیست کے مقاصد میں ہو اسوقت تک تمھاری ذاتی کامیابی خواہ کتنی ہی اعلیٰ ہو تمھاری زندگی کامیاب زندگی کہلانے کی مستحق نہ ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم ضرور مولوی یا واعظ ہی بنو یا جو شخص اس چار دیواری کے اندر آئے وہ خدمت دین اس صورت کے سوا کوئی اور صورت اختیار ہی نہ کرے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ جب ہمارے شاگرد دنیا کے کاروبار میں پڑیں تو خدمت دین اور خدمت خلق کا امتیازی تمغہ ضرور ہر وقت انکے سینہ پر چمکتا رہے اور جو اس تمغہ سے محروم نکلے یا حاصل کرنے کے بعد اُتار کر پھینکدے وہ ننگ خاندان سمجھا جائے۔ مجھے اس بات پر ناز ہے کہ میرے شاگردوں میں بعض ایسے

نکلے ہین جنھون نے نکلکر ایک دفعہ دنیا مین تہلکہ مچا دیا ہے۔ تم نے مسعود کا حال سنا ہوگا
جسکا نام جلی حروف مین اس لوح پر جو دار الکتب مین رکھی ہے منقوش ہے۔ خدا جانے
اس لڑکے نے کیسا دل پایا تھا۔ یہان رہا تو اسکی یہ کیفیت تھی کہ دار المقامہ کے ہر کمرہ مین
جاتا۔ بزرگون کی خدمت مین مودبانہ بیٹھتا۔ خوردون کے سر پر دست شفقت پھیرتا۔ بڑے
چھوٹے سب اسے چاہتے اور وہ انکو دل سے چاہتا۔ کسی ہم سبق کے سر مین درد سا
ہوا اور وہ کبھی اسکے بالین پر ہے اور کبھی معالج دار العلوم کے دروازہ پر۔ کہین دوڑا ہوا
دوا لیے آرہا ہے اور کہین سرہانے بیٹھا بیمار کا سر دباتا ہے اور لب ہین کہ دعا کے لیے
ہل رہے ہین یہ بیچین طبیعت اسکے ساتھ گئی ہے اور وہی درد جو ایک محدود پیمانہ پر اس
چار دیواری کے اندر ظاہر ہوتا تھا اور وہی دلسوزی جو دم تقریر دار المناظرہ مین اساتذہ
اور طلبا پر ایک اثر خاص پیدا کرتی تھی اب پختہ ہوکر مجالس عام مین سینکڑون اور
ہزارون کو تڑپا دیتی ہے وہ تڑپ جو خود اسکے دلمین ہے اس سے نکل کر اور سینون
دلون مین گھر کر گئی ہے اور وہ سب اسکے ہمخیال اور ہمزبان ہوگئے ہین اور جس
کام مین وہ انھین لگا دیتا ہے وہ لگ جاتے ہین یہ کیفیت ہو رہی ہے ؎

ہر اک کو مستعار دل مبتلا دیا — یون ہم نے اک زمانہ کو عاشق بنا دیا

احمد۔ جو کچھ حضور نے فرمایا بجا فرمایا۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ ان مین
تقریر کا مادہ تھا یہان بھی ظاہر ہوا وہان بھی۔ اگر کسی مین یہ نہ ہو تو کیا کرے۔

معلم۔ یہ تقریر کا ذکر تو ضمناً آگیا لفظ تقریر کچھ ہمدردی کا مترادف تو نہین اور
نہ ہمدردی فقط تقریر مین بند۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مقرر طبل بلند بانگ کی طرح
در باطن ہیچ ہوتے ہین۔ دل کا درد تو ایک علیحدہ چیز ہے اور مختلف صورتون مین
ظاہر ہوتا ہے۔ پیغمبر خدا کا وہ فرمان کہ غریب ہمسائے کو سالن مین سے حصہ دینے
کے لیے اپنے شوربے مین پانی ڈال لینا چاہیے۔ ایک نمونہ ہے اسبات کا۔ کہ روزمرہ کی

حقیر سی حقیر باتون مین کس طرح بنی نوع انسان سے ہمدردی ہوسکتی ہے وہ مبارک
زندگی جو سراپا خیر وبرکت کا نمونہ تھی ہمارے لیے سیکڑون ایسی مثالین قائم کرگئی ہے
جس سے ہم اپنے بھائیون کے ہمدرد بن سکتے ہین میرا مطلب تو اس اصول کے
تسلیم کرلینے سے ہے کہ آدمی اسلیے نہین بنایا گیا کہ جو کچھ کمائے وہ اپنے ہی لیے
رکھے جو کچھ پڑھے وہ اپنے ہی واسطے سمجھے - اور عام طرز زیست مین دوسرون کے
خیال سے جدا رہے بلکہ ہر کسی کو علی اقدر حیثیت بوجھ کا متحمل کرنا مقصود ہے اور کمال
انسانیت یہ ہے کہ اس بوجھ کو بوجھ نہ سمجھے - اور فخر سمجھ کے برداشت کرے اور خدمت
خلق کرکے یہ نہ سمجھے کہ مین نے کسی پر احسان کیا ہے بلکہ یہ خیال کرے کہ مجھ پر
خدا کا احسان عظیم ہے کہ مجھے ایسی توفیق دی اور مجھے اس کام پر مامور کیا ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

احمد - بلاشبہ یہ خیالات نہایت اعلی خیالات ہین - مگر یہ دل مین پیدا کیونکر ہون - مین
آپ سے جب کبھی ایسی باتین سنتا ہون تو دل چاہتا ہے کہ مین انپر کاربند ہون
پر طبیعت ادھر نہین آتی - کون سے اسباب زبردست محرک ہوسکتے ہین -

معلم - مسلمان کو قرآن مجید سے بڑھکر اور کس محرک کی ضرورت ہے - اسکو
روز پڑھتے ہی ہو - اسکے مطالب ومعانی پر غور کرو اور نتیجہ نکال کر انصاف سے کہو کہ
خدا تعالی اپنے بندون سے کس قسم کی زندگی چاہتا ہے - اتنی بڑی تو کتاب - ایسا
عظیم الشان تو قانون اور اسمین تاکیدین کن کن باتون پر - ایسی باتین بھی تو
اسمین درج ہین کہ ہمسایہ کو ذرا سا نمک درکار ہو تو دریغ نہ کرو اور اگر کروگے تو سزاے
عظیم کا خوف دلایا گیا ہے کیونکہ یمنعون الماعون کے لیے ویل کا حکم ہے - کلام
پاک کی اس جزو سی سے کیا ثبوت ملتا ہے یہی کہ تمھاری زندگی مین تمھارے بھائی
کا حق ہے - جو کچھ تمھین دیا گیا ہے وہ صرف تمھارے لیے نہین - زکوۃ کے مسئلہ

کی یہی حقیقت ہے - اسکی تاکید کا یہی راز ہے جا بجا صلواۃ کے ساتھ ساتھ زکواۃ کا
ذکر ہے یعنے ارشاد یہ ہے کہ اسی پر بس نہ کرو کہ خدا کو بندگی سے خوش کر لیا بلکہ اس کے
بندون کو بھی خوش کرو- اسی مین اس مالک کی خوشنودی ہے پھر قرآن مجید کے بعد
خود آنحضرت کی سوانح عمری اور صحابۂ کبار کی طرز زندگی ہمارے لیئے اعلی درجہ کی
تحریکین ہین کہ اورون کا بھلا کرین اسکے بعد تمام بزرگان سلف کے تذکرون مین
قابل تقلید مثالین ملتی ہین اور آج کل کا زمانہ بھی کچھ ایثار سے خالی نہین ہو گیا -

احمد- اچھا جناب مین اپنی طبیعت مین یہ رنگ پیدا کرنے کی کوشش کرونگا
اور پھر آپ سے مشورہ لونگا کہ مین کونسی صورت خدمت دین کی اختیار کرون آپ
میرے حق مین دعا فرماتے رہین -

معلم- مین تو ہر وقت تم سب کے لیے دعا کرتا ہون اور خصوصاً جو لوگ تمھاری طرح
ذہین اور ہونہار ہین انکے حق مین دعا گو ہون کہ خدا تم سے وہ کام لے جسے دنیا دیکھے
تم قابلیتین پیدا کروگے- انشاءاللہ اس دولت اور اعزاز سے محروم نہین رہوگے -

یہ گفتگو ختم ہوئی- اور وہ لوگ منتشر ہو گئے- اب دیکھین یہ کہان جاتے ہین
وسط احاطہ مین ایک معقول عمارت ہے جسے بہت شاندار تو نہین کہہ سکتے مگر ایسی بھی
نہین جسے دیکھ کر آدمی حقیر سمجھے- اور اسکے گرداگرد سفید زمین چھوڑ کر ایک برآمدون
کی قطار ہے جنکے پیچھے خوبصورت اور مختصر کمرون کی قطار ہے یہ ان طلبا کے نشیمن
ہین- ان لوگون مین سے اکثر ہین تو غربت مین- مگر گھر سے بہتر رہتے ہین کمرون
کے اندر جا کر دیکھین تو سادگی کے ساتھ صفائی کا ظہور ہے- طالب علم مسجد سے اور
باغ سے اپنی آرام گاہون کی طرف آئے ہین اور کپڑے بدل رہے ہین- صاف
ستھری قبائین اور انکے اوپر کسی قدر لمبی عبائین در بر- عمامے برسر- کتابین بغل
مین حمائل جزدان مین لپیٹ کر گلے مین ڈالے- لپک کر وسطی عمارت کی طرف

جاتے ہین یہان یہ سبق پڑھین گے۔ کمرون کے گرد پھرین تو معلوم ہوتا ہے کہ علوم و فنون جدیدہ اور قدیمہ دونون کے لیے سامان ہے۔ عربی کی جماعت مین طلبا عربی مین گفتگو کر رہے ہین۔ اور لب و لہجہ سے عرب معلوم ہوتے ہین۔ فارسی مین ایرانی تلفظ کی تقلید ہے اور جدید محاورات بھی مدنظر ہین۔ مگر تعجب ہوتا ہے جب ان عباؤن اور قباؤن کے پہننے والون سے صحیح انگریزی تلفظ سُننے مین آتا ہے۔ اُستاد نے کہا ذرا فضائل اسلام پر انگریزی مین تقریر تو سناؤ۔ اور اس نے دلائل عقلی اور نقلی ایک مختصر تقریر مین اسلام کی حقانیت پر انگریزی مین ایسی سنائین کہ واہ واہ۔ اگر یہ لڑکا مشق کرتا رہا تو انگریزون کے ملک مین بھیجے جانے کے قابل ہے۔ اُستاد بتاتا ہے کہ اسکے والد کا جو خوشحال آدمی ہے۔ منشا یہی ہے کہ اسے اشاعت اسلام کے لیے چھوڑ دے۔ اسکے چار بیٹے ہین۔ ایک کو ایم اے تک پڑھایا ہے اور وہ اب ملازمت مین اچھے عہدہ پر ہے ایک کو فن انجنیری کے لیے ولایت بھیجا ہے تیسرا مدرسہ طبیہ مین داخل ہے اور اسکے بعد ڈاکٹری پڑھے گا۔ اب رہ گیا تھا علم ادیان سو اسکے لیے یہ منتخب ہوا ہے۔ اسکے دوسرے درجہ پر جو طالب علم ہے وہ کون ہے؟ یہ ایک بڑے خاندانی عالم کا فرزند ہے اور اسی خدمت کو انجام دینا چاہتا ہے جس پر اسکے باپ دادا کو ناز رہا ہے۔ وہ ایک خوش عقیدت متوسط الحال مسلمان کا بیٹا ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ چند ابتدائی درجے یہان طے کرکے سرکاری مدرسہ مین چلا جائیگا اگر یہ دینداری کی بنیاد یہان مستحکم کرکے نکلا تو سرکاری مدرسہ مین بہت کارآمد ہوگا۔ وہان کے طلبا مین بھی ایک ضمیر دینداری کا پیدا کردے گا اور اُنکی طبائع کو مذہب کی طرف مائل کرے گا۔ اسی طرح جماعتون کو دیکھتے دکھاتے نماز ظہر کا وقت آگیا۔ اللہ غنی کس جوش پر سب طلبا نماز کے لیے دوڑتے ہین۔ سب مسجد مین جمع ہوئے مدرس اول خود امام ہونگے انکے علم وفضل کا وہ شہرہ اور انکی نیکی اور تقدس کا وہ چرچا ہے

کہ چھوٹی جماعتوں کے طالب علم انکے ساتھ بھی امام اور مقتدی کا تعلق پیدا ہونا بھی مغتنمات
سے سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ انکے پیچھے نماز ادا کرنے میں ہمیں ایک حظ حاصل ہوتا ہی
جو اور جگہ میسر نہیں۔ جماعت شروع ہوتی ہے کچھ نہیں تو دو تین سو نوجوان ہونگے کیسا
خشوع و خضوع آشکارا ہے نعرہ اللہ اکبر کے وقت گونج کس جوش کی ہوتی ہو کہ سننے
والے کے بدن میں ایک سنسناہٹ سی پیدا ہو جاتی ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر
پھر تعلیم کا دور چلا۔ اور اسکے ختم ہونے پر جزدان جلدی جلدی آرامگاہوں میں پھینکے گئے
عبائیں اُتار دی گئیں عمامے الگ رکھدیے گئے اور وہ ڈھیلے ڈھالے کپڑوں والے
مولوی نما طالب علم اس چستی اور چالاکی سے ورزش اور تفریح کے لیے نکلے اور بدن
ایسے چھریرے نظر آئے کہ دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالدیا۔ غرض اس احاطے کے
اندر جو مختصر سی آبادی تھی وہ عجیب جامع الصفات لوگوں کی تھی۔ نماز و تسبیح و تہلیل کے
وقت تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں فرشتے بستے ہیں۔ تعلیم و تدریس کے وقت یہ معلوم ہوتا
تھا کہ یہ علماء کا گھر ہے۔ حساب و ہندسہ کے کمروں میں بھی لوگ بڑے محاسب اور مہندس
نظر آتے تھے اور ورزش کے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکان کوئی قلعہ ہے جو دلیر
اور جفاکش سپاہیوں کا مسکن ہے۔ دستر خوان پر جب یہ سب لوگ بیٹھ جاتے تو ہنگامۂ
شادی دکھائی دیتا۔ آنکھ ان دلآویزیوں کو دیکھتے تھکتی نہ تھی۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ کاروبار
بار چھوڑ کر اس مبارک مدرسہ میں ایک دفعہ پھر طالب علمی کیجیے۔ اور دنیا کے تفکرات اور
الجھنوں سے کنارہ کش ہو کر اس پاکیزہ زندگی کو ایک بار پھر حاصل کیجیے جو زمانہ طلب علم کا
حصۂ خاص ہے۔ مگر کہاں! گوش ہوش میں آواز آئی۔ کہ یہ تو سب خیال کی نقشبندیاں
ہیں۔ سرزمین ہندوستان پر کوئی ایسا دار العلوم ہے بھی جسکی طرف بے اختیاریوں کھچے
جاتے ہو۔

حضرات! حقیقت یہ ہے کہ ٹھیک اس ڈھنگ کا مدرسہ اسوقت ہمارے ملک میں نہ

موجود نہین ہے۔ لیکن اگر کبھی ندوہ کے ارادے عملی صورت اختیار کرین تو اسکا وجود مین آنا ممکن ہے۔

جیسا کہ پہلے دن سالانہ رپورٹ مین ظاہر کیا گیا ہے اگر شیخ شبیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ لکھنؤ کے قریب حسب وعدہ ایک کافی ٹکڑہ زمین کا دار العلوم ندوہ کی تعمیر کے لیے دیدین پھر مسلمانان ہند اور خصوصاً انکا وہ حصہ جو دینداری کا زور سے دم بھرتا ہے اور جو معمولی دنیوی تعلیم کے لیے بہت کم مالی مدد دیتا ہی اسکی تعمیر کے لیے جوش سے چندے دے اور ارکین اور مدرس ایسے ہاتھ آئین۔ جو اس مدرسہ کی کامیابی اور اس کے ذریعہ سے ملک کے اخلاق کی درستی اور مذہب کی پختگی اپنا مقصد زندگی قرار دے لین۔ تو نہ صرف اس مدرسہ کے احاطے کے اندر وہ تمام نظارے اور انسے بہت زیادہ نظر آسکتے ہین جنکا نقشہ اوپر کھینچا گیا ہے۔ بلکہ وہان سے نکلکر طالب علم وہ نتائج دکھا سکتے ہین جو ملک کو دنگ کر دین اور مسلمانون کی حالت کو پلٹ دین کیونکہ مذہب کی تحریک وہ زبردست تحریک ہے کہ کوئی اور چیز اسکا مقابلہ نہین کر سکتی۔ جب مادی ترقی کے شیدائی مغربی دنیا آج تک مذہب کے اثر سے باہر نہین ہوسکی تو روحانیات کے فدائی مشرقی ممالک کے لیے اس سے بڑھکر کونسی طاقت ہوسکتی ہے۔ ہمارے ملک مین ہندو صاحبان نے جہان اور ترقیان کی ہین انہی مین سے اس عجیب وغریب قوت کا احساس ہے اور انھون نے اس سے بے اندازہ کام لیے ہین۔ آریہ سماج کی ہستی خود اسی قومی تحریک کا نتیجہ ہے پھر جو کالج اور مدارس جابجا اس سے قائم ہوئے ہین وہ اسکا عملی ثبوت ہین لیکن ان سب سے بڑھکر ہندؤن کی جو تحریکین ندوۃ العلماء سے مطابقت رکھتی ہین۔ وہ دھرم مہا منڈل اور گروکل ہین۔ ان مین سے اول الذکر بڑی عظیم الشان ہے اور بہت بڑے بڑے آدمی اسمین شریک ہین لیکن ندوہ کی طرح ابھی ایک ہیولا ہے مگر موخر الذکر عملی صورت مین آگئی ہے اور ہر دوار جیسے شاداب اور سیر حاصل اور مذہبی اعتبار سے

مقدس مقام کو اسکے لیے انتخاب کیا گیا ہے جہاں جوش عقیدت سے بعض امرا و خوشحال
لوگوں نے بھی اپنے بچوں کو گھر بار سے جدا کر کے بہت چھوٹی سی عمر میں برہمچاریوں کی
زندگی سیکھنے اور علم مذہبی حاصل کرنے کے لیے سونپ دیا ہے اور اس تحریک کا ایک بڑا
سرگرم رکن مجھ سے کہتا تھا کہ اگر کسی بدنظمی سے اس کام کے عملدرآمد مین خلل نہ آ گیا تو
تم دیکھو گے کہ کس طرح یہان کے چند آدمیون کا کام ایک طرف ہوگا اور دیانند کالج لاہور
کے سیکڑون ڈگری یافتہ طلبا کا کام ایک طرف ہوگا کیونکہ انمین وہ برقی طاقت ہوگی جو ایک
دفعہ دنیا مین آریہ دھرم کا سکہ بٹھا دے گی۔ اسی طرح ہم یہ کہ سکتے ہین کہ اگر ندوہ اپنے اصلی
راستہ سے بھٹک نہ گیا اور مذہبی جوش کے نشہ سے سرشار طلبہ وہان سے نکلے تو یہ وہ قوت
ہوگی جس کا کوئی اور طاقت مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اس مقام پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ علی گڈھ کے
مدرستہ العلوم اور لاہور کے اسلامیہ کالج اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے ہوتے اسکی کیا
ضرورت ہی۔ ایک طرف وہ دونون تعلیمگاہین مذہبی تعلیم کی قایل ہین اور دوسری اس نے
بھی مروجہ علوم کو مان لیا ہے۔ پھر تفاوت کیا ہے اور ایک علیحدہ کارخانہ کی کیا ضرورت ہی
خصوصاً اس صورت مین کہ دار العلوم کی جو خیالی تصویر کھینچی گئی ہے وہ بہت سی باتون مین
مدرستہ العلوم علی گڈھ کی طرز بود و باش سے ملتی جلتی ہے صرف لباس وغیرہ اور مذہبی تعلیم
تربیت پر زیادہ زور ہونے کا فرق ہے سو وہ مطلب وہین اصلاح کرنے سے حاصل
ہوسکتا ہے اسمین شک نہین کہ علی گڈھ اور لاہور مین مفید کام ہو رہا ہی لیکن جو بات مذہبی
دار العلوم کے ذریعہ سے پیدا ہو سکتی ہے اسکی وہان توقع نہین۔ آپ حضرات جانتے ہین
کہ مین ان دونون تعلیمگاہون سے ارادت رکھتا ہون۔ لیکن ابھی ایک اور چیز کی تلاش
ہے جسکا میسر ہونا قوم کے لیے باعث فلاح دارین ہوگا۔ اسلیے جب مین اس خیال
کی تعریف کرتا ہون جو ندوہ کے مدنظر ہے تو مین کسی طرح دوسرے کارخانون کی خوبیون
کا انکار نہین کرنا چاہتا بلکہ یہ جتانا چاہتا ہون کہ انکے نتائج کے سوا کچھ اور بھی نتیجے ہین جو

جنکی تمنا ہمارے دلون مین ہے اور جو اپنا انداز خاص رکھتے ہین۔ جو دوسرون مین
نہین پایا جاتا ہے

آفت تو ہے وہ ناز وہ انداز بھی لیکن	مرتا ہون مین جسپر وہ ادا اور ہی کچھ ہے		

ہر مقام کے ساتھ چند خصوصیات وابستہ ہو جاتی ہین۔ چنانچہ علیگڈھ کے ساتھ
اعلی درجہ کی انگریزی دانی اور مستعدی وکارگزاری۔ انگریزی طرز بود وباش مین مہارت
انگریزی سوسائٹی کے رسم ورواج سے واقفیت انگریزون سے ملنے جلنے کی سہولت
یہ سب باتین چسپان ہو گئی ہین اسلیے وہان کے طالب علم نسبتاً آسانی سے ملازمت
سرکار لیتے ہین اور ملازمت مین داخل ہونے کے بعد عموماً کامیاب ثابت ہوتے ہین
حکام انکی نسبت راے اچھی رکھتے ہین مگر ساتھ ہی اسکے شوق مذہب مین کوئی خصوصیت
یا امتیاز نہین رکھتے اب اگر وہان مذہبی تعلیم پر زیادہ توجہ بھی کی جائے تو اس سے
ایک موجودہ نقص کی تلافی ہوگی اور اس سے دنیادار ر پیدا ہونے لگین گے جو دین
سے نا واقف نہ ہون۔ لیکن یہ نہین ہو سکتا کہ ان حالات سے مجبور ہو کر جو وہان
موجود ہین ایسے لوگ نکل آئین جو دین کی رہبری کا بیڑہ اُٹھا سکین اور علماے دین
کی جانشینی کی قابلیت رکھین اسکے لیے اور کتابین اور معلم اور آب وہوا۔ اور اور اثرات
غرض ایک نئی زمین اور نیا آسمان مہیا ہونا چاہیے۔ جہان مذہب بجاے ایک دوم
درجہ کی ضرورت ہونے کے اول درجہ کی ضرورت ہو۔ مذہب ہی اوڑھنا اور مذہب ہی
بچھونا ہو۔ اُٹھتے بیٹھتے اسی کی یاد اور اسی کے چرچے ہون۔ اور دوسرے علوم جو سکھے
جائین اور واقفیت عامہ بذریعہ رسالون یا اخبارات کے جو بڑھائی جائے تو مذہب کی
خدمات کی رعایت کی غرض سے ہو نہ کہ بحیثیت مقصود اصل۔ علیگڈھ یا لاہور مین جو تعلیم
ہے اسکا سر دست مقصود اصلی حصول معاش کی قابلیت ہے اور معاد کے متعلق بقدر ضرورت
عام مختصر سا وقت رکھا گیا ہے۔ اگر ہم چاہین کہ وہین مذہبی پیشوا پیدا ہونے لگین تو

مقصود اصلی کو بالکل اُلٹ دینا ہوگا اور ایسا کرنا قوم کی اغراض کے خلاف ہوگا۔ نہ ایسا
آج تک کبھی ہوا ہے نہ ہونا چاہیے اور نہ ہوگا کہ ساری قوم مولوی یا پنڈت یا پادری
بنجائے ان پیشواؤن کی تعداد ہمیشہ محدود ہوتی ہے۔ اور خاص قابلیتون کے آدمی
اس اہم ذمہ داری کو لیتے ہین اور باقی لوگون کے لیے سلسلہ تعلیم جداگانہ رہتا ہے
ہان یہ ہے کہ انکے روشن خیال اور بیدار مغز ہونے سے قوم روشن خیال اور بیدار
مغز ہوجاتی ہے اور انکی جہالت اور تنگ خیالی سے قوم ڈوب جاتی ہے اسیلیے
ہر تہذیب یافتہ قوم مین مذہبی پیشوا مختلف علوم و فنون کے ماہر ہوتے ہین اور بہ حیثیت
علم امرا اور روسا کے برابر معزز مانے جاتے ہین بس میرے نزدیک ندوہ کا اصلی مقصد
ایسے علما اور صلحا کی جماعت کا پیدا کرنا ہے۔ اسی اعتقاد سے مین اسکی ہواخواہی کا دم
بھرنے والون مین ہون۔ وگرنہ۔

صلاح کار کجا و من خراب کجا

میرا اس مقدس جماعت مین کیا کام ہے۔ ہان مین یہ افسوس سے دیکھتا ہون
کہ بزرگان ندوہ اُس ثابت قدمی سے اس ارادے پر اڑے ہوئے نہین ہین جو کامیابی
کے لیے لازم ہے۔ ندوہ کی جانب سے بعض تحریرین اور بعض تقریرین کبھی کدھر اور کبھی
کدھر بھٹک گئی ہین اور اب کے چند نئی نئی تجویزین اسمین داخل ہوئی ہین جو گو بجاے
خود کتنی ہی مفید ہون اس مقصد اصلی کی تکمیل مین سد راہ ہونگی۔ یہ جتنے رزولیوشن
اب کے اس جماعت نے پاس کیے ہین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تجاویز کے
محرکون کا منشا اس جماعت کو بھی اس سطح پر لانے کا ہے جسپر ہماری بعض اور قومی
مجالس ہین جو رزولیوشنون کی ٹکسال سمجھی جاتی ہین اور جنپر یہ الزام ہے کہ عملاً کبھی
کچھ کر کے نہین دکھاتین۔ اگر بعض بزرگون کو اس طرح سینگ کٹا کے بچھڑون مین
ملنے کا شوق ہے تو انھین مبارک ہو۔ مین تو اس بات کو پسند کرتا ہون کہ ندوہ بجاے

دوسری تجاویز میں اُلجھنے کے جنھیں دیگر مجالس یا تو بخوبی انجام دے رہی ہیں یا دینے کی قابلیت رکھتی ہیں اپنی ہمت ہمہ تن اس خیالی تصویر میں رنگ بھرنے میں صرف کرے۔ جسکا خاکہ ابھی آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور اس کام میں نہ تو کسی ملامت سے ڈرے۔ نہ کسی تکفیر کے فتوے سے۔ یہ بات تسلی بخش ہے کہ علماء ندوہ نے مدراس میں اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ انکی سرگرمی اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ وہ تکفیر کے فتووں سے نہیں گھبراتے۔ میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک چند روزہ امتحان ہے جسمیں وہ مبتلا کیے گئے ہیں اور اگر وہ مستقل مزاجی سے کام لیتے رہے تو یہ آندھی جو چڑھی ہے اسی طرح اُتر جائے گی جس طرح اس سے پہلے انگریزی تعلیم کے خلاف جو طوفان اُٹھا تھا خود بخود بیٹھ گیا۔ آپ کو وہ زمانہ یاد ہوگا جب ان لوگوں پر جو مسلمانوں کی دنیوی بہبودی پر نظر کرکے قوم میں انگریزی تعلیم کو رواج دینا چاہتے تھے سب وشتم کی بوچھار علماء کے ایک طبقہ کی طرف سے ہوئی تھی۔ آج زمانہ خود اس ضرورت کو تسلیم کراتا جاتا ہے اور وہ مخالفت فرو ہوگئی ہے۔ ایسے ہی آپ حضرات جو طبقۂ علماء میں روشن خیالی کی طرف راجع ہوئے ہیں اور اس بات کے داعی ہیں کہ تعلیم دین کے ساتھ دیگر علوم زمانہ حال سے بھی متمتع ہونا چاہیے۔ آپ کی مخالفت کرنے والے بھی چند تنگ خیال موجود ہوگئے ہیں۔ مگر وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جب آپ کے اصول کی سچائی تسلیم ہو جائے گی یہ امتحان ہر کارکن کو پیش آتا ہے اور چونکہ آپ نے بھی ایک اہم کام کا ذمہ لیا ہے آپ کو بھی پیش آنا ضرور تھا اور ممکن ہے کہ اسمیں کسی دل جلے کی آہ بھی شریک ہو۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اے صفا و مہر کیسے یار جفا کارش دہ	دلبرے عشوہ گرے شوخ ستمگارش دہ
چند روزے زپئے تجربہ بیمارش کن	با طبیبان جفا پیشہ سروکارش دہ
تا بداند کہ شب ما بچسان میگزرد	درد عشقش دہ و عشقش دہ و بسیارش دہ

یہ جو کچھ تکلیف ہے محض "چند روزے زیبے تجربہ" کے مصداق ہے اور اسکا مقصود
صرف یہی ہے کہ آپ حضرات کو بھی معلوم ہو جائے کہ ان لوگون کی جو درد قومی سے
بیچین ہو کر اسکی کچھ خدمت کرنا چاہتے ہین راتین کیسے کٹتی ہین۔ پس اسکے لئے دوسرا مرحلہ
آتا ہے جب آپ کام کرکے دکھائین اور قوم پر ایک ایسا احسان کرین جسکے بوجھ سے وہ کبھی
سبکدوش نہین ہوسکے گی اور جسکی یاد ہمیشہ تک دلون مین تازہ رہے گی۔ مین آپ کو
دوبارہ یاد دلانا چاہتا ہون کہ آپ کا مقصد ایک ایسا زبردست مقصد ہے کہ ستر برس سے
مستعد سرگرم رہے سرگرم دس بیس آدمیون کی مدت العمر کی سرتوڑ کوشش اسکی تکمیل کے
لیے شاید مشکل سے کافی ہو اور آپ کے یہان ایسے کام کرنے والے کتنے ہین اور انمین
سرگرم کتنے اسلیے انسب یہی ہے کہ پوری توجہ اسی ایک اہم غرض پر مبذول رہے جو بانیون
کے پیش نظر تھی اور دوسری تجاویز کی دلکشی اور ان کا فوری اثر آپکو بے راہ نہ لیجانے پائے
اگر آپ اس عزم پر استقلال سے جم جائین تو پھر قوم کا فرض ہے کہ آپ کو دل کھول کر مدد
دے اور آپ کو کام کرنے کا پورا موقع دے۔ اور پھر دیکھیے کہ نتیجے کتنے نمایان ہوتے
ہین فقط۔

اس تقریر کے ختم ہونے پر پہلے سے کچھ زیادہ شوق اور بیچینی کے آثار جلسہ مین
پیدا ہو گئے ہر شخص کے ہاتھ مین جلسہ کا نظام تھا اور صدر نشین کی طرف نگاہین تھین
کیونکہ یہ وقت آجکے جلسے کے صدر نشین مولانا شبلی نعمانی کی تقریر کا تھا اور آپ دارالعلوم
کی ضرورت پر بیان فرمانے والے تھے۔ مولانا ممدوح کھڑے ہوئے ہاتھ مین ایک کاغذ
تھا جسمین چند عنوانات لکھے ہوئے تھے حسب عادت مولانا ممدوح نے یہ تقریر پہلے
سے قلمبند نہین فرمائی تھی اور بعد جلسہ کے بھی قلمبند نہین فرما سکے اور انکو یہ پسند نہین ہے
کہ دوران تقریر مین جو حصہ اسکا قید تحریر مین لایا گیا ہو شایع کیا جائے۔

تجویز چندہ دار العلوم

مولانا شبلی صاحب نعمانی کی تقریر کے بعد جناب الحاج عبد القدوس بادشاہ صاحب نے تحریک فرمائی کہ دار العلوم کے لیے چندہ کیا جائے۔ مولانا عبد السبحان صاحب و نادر خان بہادر عبد العزیز بادشاہ صاحب نے اسکی تائید فرمائی اسکے بعد مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازی پوری کھڑے ہوئے اور آپ نے دار العلوم کی ضرورت اور اُسکی امداد و اعانت کے فضائل اس جوش و دبدبہ سے بیان کیے جو سُننے کے متعلق تھے مگر افسوس ہے کہ یہ کوششین بے سود ثابت ہوئین اور نقد کی صورت مین بہت کم چندہ آیا جو نہونے کے برابر ہے اسوقت کے چندہ مین سب سے بڑی رقم ہمارے ناظم معین الندوہ خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب کی تھی آپ نے پچاس روپیہ عنایت فرمائے تھے۔ اسی اثنا مین مولوی شبلی صاحب نعمانی نے یہ تحریک بھی پیش کی کہ دار العلوم مین ایک کمرہ صرف علما کے چندہ سے تعمیر کیا جائے۔ آپ نے اسکو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگون کو یہ بدگمانی ہے کہ علما دوسرون سے لینے کے عادی ہین خود دینا نہین جانتے۔ مُلّا عبد القیوم صاحب نے اس تجویز کی تائید فرمائی اور سب نے اس سے اتفاق ظاہر کیا اور اُسی وقت موجودہ حضرات مین مندرجہ ذیل بزرگون نے چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

فہرست چندہ موعودہ برائے کمرۂ تفسیر دار العلوم

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱	جناب مولوی عبد الحق صاحب دہلوی۔	۱۰/	۵	جناب ملا عبد القیوم صاحب رئیس حیدر آباد۔	۱۰/
۲	جناب مولوی شبلی صاحب نعمانی۔	۱۰/			
۳	جناب مولوی مسیح الزمانخان صاحب اُستاد حضور نظام۔	۱۰/	۶	جناب مولوی عبد الرب صاحب خواہر زادہ مُلا صاحب۔	۱۵/
۴	جناب مولوی ضیاء الدین صاحب مدرس۔	۱۰/	۷	از جانب جناب مولوی عبد القادر صاحب صوبہ دار گلبرگہ۔	۱۰/

نمبر	نام	رقم
٨	جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری۔	عہ
٩	جناب احمد محی الدین صاحب خان بہادر رئیس مدراس۔	ما ر
١٠	جناب مولوی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی۔	صہ
١١	جناب مولوی غوث سعید صاحب مددگار پرائیوٹ سکریٹری سرکار عالی	عہ
١٢	جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نقد۔	عر
١٣	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی	عہ
١٤	جناب مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازی پوری۔	عہ
١٥	جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب چشتی صابری جھجھری۔	عہ
١٦	جناب مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب فخری نقوی مدراس۔	عہ
١٧	جناب مولوی صدر الدین صاحب جگرانوی۔	صہ ر

اسکے بعد جناب محمد ابراہیم خان صاحب سوداگر پارچہ بنگلور نے حسب مندرجہ ذیل نظم سنائی

قصیدہ جناب مولوی محمد ابراہیم خان صاحب تاجر پارچہ معسکر بنگلور

خدا ہر دم بڑھا دے اقتدار ندوۃ العلما — رہے ارشاد اور توفیق یار ندوۃ العلما

مسلمانون کی عظمت اور مسلمانون کی بہبودی — شعار ندوۃ العلما دثار ندوۃ العلما

شریر النفس کج طبعون کو آپ ہی دکھ دیتا ہے — فلک آسا زمین پر ہے حصار ندوۃ العلما

بہت کچھ کہہ سنا یا صاحبون نے بھائیو! لکھو — ذرا چلیے کہ دیکھ آئین بہار ندوۃ العلما

بریلی۔ لکھنو۔ کلکتہ۔ امرتسر۔ وغیرہ سے — لگا یا اپنی آنکھون مین غبار ندوۃ العلما

جہان تک خطۂ مدراس کو نازش ہو زیبا ہے — کہ جسپر سایہ افگن ہین خیار ندوۃ العلما

تنافس اور حسد کا حرف بیجا محو کرنے کو — ہے کذلک خامۂ زیبا نگار ندوۃ العلما

ہے غائت صلح کل اصلاح کل ہے مدعا ان کا — ہے مسلک اہل دین کا اختیار ندوۃ العلما

ہمین کیا پوچھتے ہو حال کے دیکھو آپ جلسون مین — ہی کیسی رحمت اور برکت نثار ندوۃ العلما

مسلمانو! کرو تائید اغراض و مقاصد مین — کہ ہے اسلام پر دار و مدار ندوۃ العلما

نہین زیبا تعصب باہمی دین مقدس مین — ہے عین مقصد اسلام کار ندوۃ العلما

مسلمانون کی ہمدردی کے یہ پاکیزہ جلسے ہین — کرو با صدق دل قدر و وقار ندوۃ العلما

مقدس انکی مجلس سے شمولیت ہی مستحسن — ذرہ دیکھو تو حسن کاروبار ندوۃ العلما

مبارکباد اسے چشم تمنا دولت وصلت — کہ تھا مدت سے تجکو انتظار ندوۃ العلما

وثیقہ ورثۂ پیغمبران کا انکو حاصل ہے — ہے خلق سرورِ عالم شعار ندوۃ العلما

موافق ہین کتاب و سنت و طرز صحابہ سے — جمیع قول و فعل و کاروبار ندوۃ العلما

ا ا ا ان شریعت اور شیخان طریقت کے — ہین تبعیت پہ دلدادہ خیار ندوۃ العلما

سکندر ظلمت ظلمات ہین ناحق رہا حیران — کہ ہے یان آبحیوان آبشار ندوۃ العلما

ہے زیبا گر ہو پا انداز اطلس چرخ اطلس کا — ہے لایق ہون دُر انجم نثار ندوۃ العلما

خدا کا برگزیدہ اور رسول اللہ کا مقبول — بلاشک ہے جو ہوگا دوستدار ندوۃ العلما

مرے بخت رسا پر رشک ہی رضوان جنت کو — جو دیکھی مین نے ای وصف بہار ندوۃ العلما

الٰہی طوبی و سدرہ کی عظمت اسکو حاصل ہو — پھلے پھولے جہان مین شاخسار ندوۃ العلما

الٰہی کامیابی ہو نصیب وفد اسلامی — رہین شادان ہمیشہ دوستدار ندوۃ العلما

قطعۂ تاریخ انعقاد اجلاس ندوۃ العلما

للہ الحمد بہر اسس شدہ — جلسۂ اقدس ندوہ تجویز

ہاتفم سال قدوسش گفتا — ندوۂ اعظم علماے عزیز ١٣٢١ھ

اسکے بعد مولوی نظام الدین صاحب نظامی نے مندرجۂ ذیل نظم پیش کی۔

نظم جناب مولوی نظام الدین صاحب نظامی

بے سبب نا اتفاقی کا ہوا دنیا مین گھر — بے محل احباب کے آتے ہین منہ احباب کے

بے قرینہ ہوتی ہین آپس مین بحثین بیشتر ۔۔۔ بے طلب جاتے ہین ایسی محفلون مین دوڑکر

ایک قرآن ایک قبلہ ایک پیغمبر ہو جب
بیٹھنا ہر بات پہ اڑکر یہ طرفہ ہی غضب

بھائیون کا دل دُکھانا کر کے طعنے مذہبی ۔۔۔ یہ ہمارا ہے تفنن یہ ہماری دل لگی
بے قرینہ نکتہ چینی بے محل اُسپر ہنسی ۔۔۔ ایسی باتون سے کہین بجھتی بھی ہی دل کی لگی

چاہیے رہنا ہمین ہو کر جہان مین باصفا
کرکے دستور العمل دع ماکدر خذ ما صفا

یا لڑائی کی جو ٹھہرالو تو کیا اُسکی سبیل ۔۔۔ ہمنے مانا لائین گے دعوی پہ مستحکم دلیل
سب کو سنوانے کے بھی ہو سکتے ہین حضرت کفیل ۔۔۔ یہ اگر ممکن نہین تو کسقدر ہونگے ذلیل

گالیان کچھ سُنکے یا کچھ اُنکو دیکر رہ گئے
خلق بول اُٹھے گی مُنھ اپنا سا لیکر رہ گئے

اشتعالک سے اگر اسپر بھی کچھ آئی نہ تاب ۔۔۔ پھر عدالت کا ہے منظر اور قانونی کتاب
پھر وکیلون کے غضب جرحی سوالات و جواب ۔۔۔ اے خدا دنیا مین ہی لے دیکھے یہ اپنا حساب

مذہب و ملت کو گنگا مین ڈبو بیٹھے ہین ہم
جو عرب کی تھی کمائی اُسکو کھو بیٹھے ہین ہم

آفرین ندوہ پہ ای صل علے اے مرحبا ۔۔۔ عزم اس نے کرلیا ہے قوم کی اصلاح کا
یہ دلون کو اور دماغون کو بڑی دیگا جلا ۔۔۔ قوتِ روحانیت کے حق مین ہی جائے غذا

خیر مقدم لوگ کرنے کو کھڑے تیار ہین
سرفروشی کے لیے حاضر سربازار ہین

کون ہے وہ آج جو ندوہ کو کہتا ہے بُرا ۔۔۔ یہ بُرا ہے تو بھلا دنیا مین ہے کوئی بھلا
اس سے راضی ہی خدا اسکے معاون مصطفا ۔۔۔ اتفاقِ قوم کی اس سے ہوئی اچھی بنا

پہونچے منزل پر تباہی کا گلہ جاتا رہا
خاک اُڑتی رہگئی اور قافلہ جاتا رہا

دیکھیے آیندہ کیا دکھلاتی ہی قسمت چمک
لے اوڑے گی آسمان تک زور بازو کی کمک
آنکھین کھل جائینگی سب کی مارتے ہی اک پلک
برق تابندہ کو خود شرمائے گی جسکی جھلک

غلغلہ ڈالے گا یہ چارون طرف اسلام کا
حشر تک سکہ چلے گا دین حق کے نام کا

کیا بُرا ہے گر کوئی قائم کرے دار العلوم
پاکے سب تعلیم نکلین بالخصوص و بالعموم
اور مسلمانون کے لڑکون کا رہے اسمین ہجوم
یون چمک دینی دکھائین جیسے گردون پر نجوم

آپ سمجھے ہین کہ بے دینی کا یہ سامان ہی
پوچھیے ایمان کی ہم سے تو یہ ایمان ہی

کوئی اسلامی مشن کا کیجیے گر انعقاد
چاہیے اُسکے لیے تعلیم کا مخزن زیاد
کامیابی ہوگی حاصل آج کل حسب مراد
بڑھ گیا عیسائیون کا آجکل جوش فساد

ہر طرف تثلیث کا بجتا ہے ڈنکا دیکھیے
اُڑ رہا عیسائیت کا ہی پھریرا دیکھیے

چاہیے اُسکے لیے حد سے زیادہ روپیے
کام وہ ہرگز نہین زورِ قلم سے جو کیے
ہم بھی تو دیکھین اولوالعزمون نے ہین کتنے دیے
سیکڑون بیٹھے ہین جلسہ مین کفِ خالی لیے

پاؤن سے جو کام ہوگا وہ نہ ہوگا ہاتھ سے
ہاتھ سے جو بات ہوگی وہ نہ ہوگی بات سے

لو اٹھو زر رکھنے والو دو یہان زر ہو کہ سیم
آپ کے دینے سے ہی بنیاد ندوہ مستقیم
دیکھا ہے آپ کو اعزاز خلاق وسیم
لو خطاب الکریم ابن الکریم ابن الکریم

کوڑیون کے مول جنت بکتی ہی حضرات لو

یہ مقولہ ٹھیک ہے اِس ہاتھ دو اُس ہاتھ لو

بے گنہ لوگوں سے یہ اللہ اکبر عزم جنگ
دیکھکر خود عقل انسانی ہوئی جاتی ہی دنگ

قافیہ کا قافیہ بھی اِس جگہ ہوتا ہی تنگ
حاضرین بزم کیا کیا آپ نے دیکھے ہین رنگ

ہر مقرر کی یہان جادو کلامی دیکھیے
اور ادا بندی ہین یہ نظم نظامی دیکھیے

اسکے بعد جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب برادر جناب مولوی احمد حسین صاحب ایم اے معتمد پیشی حضور نظام دکن دام اقبالہٗ نے حسب مندرجہ ذیل نظم پڑھکر سُنائی۔

نظم جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب متخلص بہ بادشاہ صاحب برادر بزرگ جناب مولوی احمد حسین صاحب ایم اے بی ایل پیشی سکریٹری حضور نظام دکن دام اقبالہٗ

شکر حق ہمکو ادا کرنے کا یارا کیا ہے
حوصلہ کیا ہی زبان کیا ہی سلیقہ کیا ہی

جلسہ ندوۃ علما جو دکھایا اُس نے
عمدہ تر اس سے کوئی نعمت عظمٰی کیا ہی

عالم خواب مین ہون یا ہون مین بیداری مین
جلوہ شان الٰہی ہی ہے یہ جلسہ کیا ہی

دل یہ کہتا ہی مسرت سے مین معمور ہون آج
شوق کہتا ہی کہ اب میر التقاضا کیا ہی

آنکھ کہتی ہی مجھے خوب ملی دولت دید
مین یہ کہتا ہون کہ تو نے ابھی دیکھا کیا ہی

واہ کیا تیرا نصیبا ہی اے شہر مدراس
جتنا تو فخر کرے آج یہ بیجا کیا ہی

کیسے کیسے علما تجھ مین ہین رونق افزا
انکے اب فضل و کمالات کا کہنا کیا ہے

دین اِنسے ہی یہی دین کے ہین راہ نما
یہ نہ ہون انکی تو پھر دین کا دعوٰی کیا ہی

قدر انکی نہ کرین قدر کرین ہم کسکی
گر نہ ہو انکی تمنا تو تمنا کیا ہے

یکدلی یکجہتی قوم مین پیدا ہو جائے
کیسے پھر اسکے سوا ندوہ کا منشا کیا ہے

یکدلی جب نہ ہو ممکن نہین قومی اصلاح
ہم اگر لاکھ بھی سر پٹکین تو ہوتا کیا ہے

کھینچ لائی ہے یہاں اخوتِ اسلام اسکو — ورنہ ندوہ سے تعلق ہی ہمارا کیا ہے
ہم نہ ندوہ سے جدا ہیں نہ ہے ندوہ ہم سے جدا — ہم نے گر اسکو جدا سمجھا تو سمجھا کیا ہے

قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

جلوہ اے ندوہ جوانِ موزون دکھایا تونے — قوم کو خواب تغافل سے جگایا تونے
لمعۂ رحمتِ حق گویا مجسم آیا — چشم عالم کو چکاچوند بنایا تونے
بھول بیٹھے تھے جو ہم قوم کی الفت کا سبق — اندنوں خوب ہمیں یاد دلایا تونے
تیرے پرجوش مواعظ کا اثر کیا کہیے — قوم کے دل کو ہر ایک وقت ہلایا تونے
کوئی حیران کوئی ششدر ہے کوئی ہے بیخود — کیا یہ اعجاز سخن اپنا دکھایا تونے
لعل و گوہر سے نہیں کم یہ تری معلومات — واسطے قوم کے خوب اسکو لٹایا تونے
گل پہ بلبل ہے فدا شمع پہ پروانہ نثار — ہمکو مفتون یہاں اپنا بنایا تونے
پیش آتے تھے درشتی سے مخالف ہر چند — انکو کس نرمی سے سمجھایا منایا تونے
شان ہیں جسکے خدا نے ہے کہا خلق عظیم — خلق کا اُسکے نمونہ یہ دکھایا تونے
ایسی مجلس نہ عرب میں نہ عجم میں ہے کہیں — کس نے یہ پایا ہے اعزاز جو پایا تونے
نزدِ حق اسکا صلہ تجھکو ملے گا کیا کیا — قومی اصلاح کا بیڑا جو اُٹھایا تونے
سوءِ ظن رکھتے ہیں جو لوگ ہمیشہ تجھ سے — نفع کیا انکو اگر لاکھ سنایا تونے
بدنصیبی ہے اگر نفع نہ لیں ہم تجھ سے — جسقدر حق تھا جتانے کا جتایا تونے
آہ کس ذلت و ادبار میں ہے قوم اپنی — اور کیا چاہیے گر اسکو بچایا تونے

سر کنم شکوہ اگر تاب شنیدن داری
سینہ بشگافم اگر طاقتِ دیدن داری

مرحبا مرحبا اے ندوۂ علماے زماں — کسقدر قوم کی گردن پہ ہے تیرا احسان

تیرے آنے سے ہوئی ہمکو مسرت ایسی
گویا پیاسون کے لیے ملگیا آب حیوان

ترو تازہ ہی تیرے فیض سے دل اور دماغ
تو ہی گر باد سحر ہم ہین نہال بستان

مرض جہل و تعصب کا مسیحا تو ہے
تو اگر روح ہی ہم صورت جسم بیجان

ہم اگر زخم ہین تو اسکے لیے ہی مرہم
ہم اگر درد ہین تو اسکا ہی بیشک درمان

تو اگر صورت خورشید ہی ہم ہین ذرات
کام خورشید کا ہی ذرہ نوازی ہر آن

غیر قومون کو ترقی پہ ترقی ہی نصیب
ہی تنزل پہ تنزل ہمین ہر آن و زمان

علم مین مال مین اور دین کی اشاعت مین مدام
دبدبہ انکا ہی رعب انکا زمانہ مین عیان

اب بھی غفلت جو کرین ہم تو خدا ہی جانے
کسطرح دین متین کا رہے دنیا مین نشان

کون کہتا ہی ضرورت نہین اسوقت تری
کس مسلمان کو پیارا نہین دین و ایمان

وای قسمت کہ ترا چار ہی دنکا ہے قیام
وقت یہ کم ہی بہت دلمین ہین صدہا ارمان

آہ کب دیکھینگے ہم ایسا مبارک جلسہ
صورتین ایسی نظر آئینگی پھر ہمکو کہان

پھر کہان آہ یہ پرجوش موثر وعظین
پھر کہان ایسے بزرگونکی زیارت کا سمان

کہان یہ شوق کہان پھر یہ مذاق دینی
ہم کہان پھر یہ کہان خوف خدا کا سامان

بادشہ دل سے یہ حسرت نہ مٹیگی ہرگز
کیون نہ یہ شعر رہے صبح و مسا ورد زبان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

تجویز شکریہ ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور دام اقبالہ

جناب خطیب بادشاہ صاحب جسوقت نظم سنا کر بیٹھے ہمارے صدر نشین صاحب کھڑے ہوئے آپ کے ہاتھ مین ایک تار تھا آپ نے فرمایا کہ آج جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے چیف سکریٹری بہاولپور کا تار آیا ہے اُسمین لکھا ہے کہ ہز ہائنس نے اُسمین

لکھا ہے کہ ہز ہائینس نے ازراہ کرم مبلغ تین سو روپیہ سالانہ کی امداد دارالعلوم کے لیے منظور فرمائی ہے لہذا ہم سب مسلمانون کو جناب ممدوح کی توجہ و عنایت کا شکرگزار ہونا چاہیے اور جناب ممدوح کے لیے دعاے خیر کرنی چاہیے۔ مولوی سید عبد الحئی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما اور مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازی پوری نے اسکی تائید کی اور حاضرین جلسہ نے نہایت جوش سے جناب ممدوح کی ترقی عمر و اقبال کے لیے دعا مانگی۔

اسکے بعد جناب مُلّا عبد القیوم صاحب نے ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کی طرف سے ارکان انجمن معین الندوہ مدراس کا شکریہ ادا کیا اور انجمن معین الندوہ کی جانب سے خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب و جناب محمد النور الدین صاحب و مولوی سید فخر الدین صاحب نے انجمن ندوۃ العلما و صاحب کمشنر پولیس مدراس و سکرٹریان کانگریس لوکل کمیٹی اور گورنمنٹ عالیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اسکے بعد جناب احمد محی الدین خان بہادر نے استدعا کی کہ انگریزی مین کلام مجید کا قابل اطمینان ترجمہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ آپ نے اسکی ضرورت ظاہر فرماتے ہوئے موجودہ تراجم انگریزی کی بے اعتباری کا مشرح طور پر ذکر فرمایا آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔

خلاصہ تقریر جناب احمد محی الدین خان بہادر داماد پرنس ظہیر الدولہ مرحوم

بغرض اشاعت و دعوت اسلام جو تجویز کہ آج پیشرفت ہوئی کہ مولویون کو زبان انگریزی سکھائی جائے میری فہم ناقص مین یہ امر ازبس ضروری سمجھا جاتا ہے کہ قرآن شریف کا پکا ترجمہ انگریزی اور بھی دوسری زبانون مین کیا جانے کا انتظام کیا جائے ترجمہ ہاے موجودہ انگریزی مین سیل کا ترجمہ فی الجملہ اچھا ہی لیکن اُسمین بھی کئی مقام مین خامی اور کئی موقعون مین غلط بیانی ہے اور جو شرح کہ تحت مین لکھا ہے اُسمین بعض بعض اشارے بھی ہین۔ اسلیے مین چاہتا ہون کہ اس امر مین ایک رزولیوشن پیش کردن مین

مین یہ نہین کہون گا کہ ابھی سے اسکا انتظام ضروری ہے بلکہ یہ کہون گا کہ یہ رزولیشن ندوہ کے دفتر مین داخل ہو جائے اور جسوقت کہ اسباب اسکے مہیا ہو جائین اسپر عملدرآمد ہو۔ فقط سیل کے ترجمہ پر اگر آپ کا واعظ کرے گا اور اُسکی سند رپیش کرنے لگے گا تو کہین نہ کہین وہ خطا پا سکے گا لہذا قرآن مجید کا ترجمہ اُن ملکون کی زبانون مین کیا جائے جہان اشاعت یا دعوت اسلام کرنی مناسب نظر آئے اور اس تجویز پر جلسہ آیندہ ندوۃ العلما مین غور ثانی کر کے مناسب انتظام اس مقصد کے برآنے کا کیا جائے۔

شیخ عبدالقادر صاحب بی اے اڈیٹر آبزرور نے فرمایا کہ اثناے راہ مین مجھے جناب سید عبدالمجید خان بہادر رئیس کڈپہ ملے تھے آپ نے فرمایا کہ مین نے انگریزی مین عقائد اسلام کی ایک کتاب ترجمہ کی ہے اور اُسکے حقوق ندوۃ العلما کو دینے کے لیے آمادہ ہون۔

اسکے بعد ایک انگریزی اخبار کے ہندو اڈیٹر نے صدر انجمن صاحب سے درخواست کی کہ ندوۃ العلما کے متعلق اُسکو اپنے خیالات ظاہر کرنے کی اجازت دیجائے۔ صدر انجمن صاحب نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اور اُنھون نے انگریزی مین ڈیڑھ گھنٹہ کامل تقریر کی جسکا ترجمہ شیخ عبدالقادر صاحب بی اے نے نہایت برجستگی کے ساتھ حاضرین کو سُنایا۔ اُنھون نے ڈیڑھ گھنٹہ کامل نہایت جوش اور تسلسل کے ساتھ مقاصد ذیل کو ظاہر کیا طرز بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ گویائی کی مہارت کے علاوہ اپنے ملک اور ابناے وطن سے محبت بھی رکھتے ہین۔

پہلے اُنھون نے اس بارش اور سیلاب کا ذکر کیا جو انعقاد مجلس ندوۃ العلما سے چار روز پہلے اہل مدراس اور نیشنل کانگرس کو ستا چکی تھی۔ اڈیٹر صاحب نے دلچسپ ظرافت کے ساتھ کانگرس کی اُن تکلیفون کا تذکرہ کر کے جو بارش کے سبب ہوئی تھین کہا کہ جب مین نے سُنا کہ کانگریس کا شنڈوہ ندوۃ العلما کے لیے مانگا گیا ہے تو مجکو تعجب آمیز ہنسی

آگئی - اور خیال کیا کہ سمندر کے دلدل مین کس طرح جلسہ ہو سکے گا - مگر علما کا مدراس
مین قدم رکھنا ایسا مبارک ہوا کہ آسمان تھم گیا - اور سورج نے اپنی جلد بازتیزی سے
زمین کو خشک کرنا شروع کیا - یہانتک کہ آج مین آپ صاحبون کو اطمینان کے ساتھ
ایک پُر امن وپُر آسایش مقام پر پاتا ہون جو کل تکلیف اور بے لطفی کا گھر تھا -
تو کیا اس عجیب بات کو آپ صاحبان کی حقانیت مین شمار کرنا لازم نہین اور
کیا اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ خدا تعالیٰ آپ کی اغراض کو پسند کرتا ہے -
اسکے بعد اڈیٹر صاحب نے تاسّف آمیز الفاظ مین ندوہ کے مخالفین کا حال
بیان کیا - کہ وہ آج کل مدراس مین ندوہ کی نسبت عجیب خبرین مشہور کر رہے ہین کہ اہل
ندوہ مسلمانون مین تفرقہ اور نفاق پیدا کرنے والی جماعت ہے - وغیرہ - مگر مین نے سُنا ہے
کہ آپ لوگ قرآن پر عمل کرتے ہین اور قرآن ایک ایسی صاف اور صلح کل کتاب ہے
کہ جسنے اسکو پکڑ لیا کبھی نفاق مین مبتلا نہین ہوگا -
ان امور کو بیان کرکے اڈیٹر صاحب نے مدراس کے غریب مسلمانون کی طرف
اہل ندوہ کو توجہ دلائی کہ انکے کھانے کا بھی انتظام کیجیے - تعلیم سے زیادہ اہم فرض انسان
کے لیے خوراک بہم پہونچانا ہے - اسوقت آپ کی قوم کے خاص اور ممتاز لوگ جمع
ہین - اس ضروری بات پر غور کرکے کوئی نیک نتیجہ نکالنا چاہیے -
غربا کی حالت کو اڈیٹر صاحب نے ایسے موثر پیرایہ مین بیان کیا کہ لوگون پر
افسوس کی تصویر چھا گئی -
تقریر ختم ہوتے ہی ایک مسلمان نے پانچ روپیہ غربا فنڈ کے لیے دیے -
اسکے بعد جناب ابوبکر بن شہاب حضرمی نے ایسے جوش اور خلوص کے ساتھ دعا
فرمائی حاضرین جلسہ مین جو لوگ عربی زبان سے نا آشنا تھے اُنپر بھی ایک قسم کی کیفیت
طاری تھی - ہر طرف سے آمین کے نعرے بلند ہو رہے تھے - اسی دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا -

کیفیت جلسہ والنٹیران مدراس

٨- جنوری کو بعد نماز عصر بصدارت جناب ملا عبد القیوم صاحب محمد عبد القادر صاحب
جدی کے مکان مین اس غرض سے منعقد ہوا کہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی کو انکی
انکی حسن خدمات کے اعتراف مین جو مدراس مین کی گئین ایک سپاس نامہ پیش کیا جائے
اسپر ان علما کو جو بتقریب اجلاس ندوۃ العلما جمع ہوئے تھے دعوت دی گئی غوث محی الدین
صاحب فرزند ارجمند جناب خان بہادر غلام محمود صاحب مہاجر نے ایک اردو ایڈریس دلکش
لہجہ مین پڑھا جسکا فاضل مولوی صاحب ممدوح نے جواب دیتے ہوئے طلبا مدرسہ
کو جنکی طرف سے یہ اڈریس پیش کیا گیا تھا برجستہ اور دلربا الفاظ مین ایک قیمتی نصیحت کی جسکا
ملخص یہ تھا کہ وہ اپنے زمانہ تعلیم اور نیز بعد ایسی روش اختیار کرین جس سے انکے قدیم
آبائی مہذب طریقون مین کوئی فرق نہ آئے وہ اپنی ایسی امنگون اور خواہشون کو
جولانی نہ دین جس سے انکے والدین کے دل دکھین اور دیکھنے والون کو جدید تعلیم سے
شبہات پیدا ہون اور وہ اسکے نتیجون سے خوف کھا کر اسکے فوائد سے اپنی اولاد کو
محروم رکھنے کی طرف مائل ہون - انکی تائید مین جناب مولوی شیخ عبد القادر صاحب
بی اے نے بھی اسی قسم کی تقریر کی اور نیز ان خدمات کا ذکر کیا جو مولوی صاحب
شملوی نے اپنے زمانہ ملازمت مین جس سے اب وہ مستعفی ہو چکے ہین سالانہ چار سو
روپیہ علاقہ شملہ سے بطور چندہ وصول کر کے روانہ کرنے مین بجا لاتے رہے ہین - اس
تقریر کے اختتام پر نماز مغرب جماعت سے ادا کی گئی اور پھر چاے و بسکوٹ وغیرہ سے
حضار جلسہ کی مدارات کی گئی بعدہٗ صدر جلسہ جناب ملا عبد القیوم صاحب نے
ایک مختصر سی تقریر کے ذریعہ سے والنٹیران ندوہ کا برجستہ الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور
پھر جناب مولینا سید شاہ سلیمان صاحب پھلواری اور جناب مولوی سید نظام الدین صاحب

جمعہ کی کے وعظ ہوئے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس کے ختم ہونے کے بعد روساے مدراس نے ارکان موجودہ کو دعوت دینے پر اصرار کیا اور باوجود انکار شدید کے جناب احمد محی الدین خان بہادر جناب انور الدین خان بہادر۔ جناب نور الدین خان بہادر امراے والاجاہی اور جناب حکیم عبد العزیز صاحب داماد حاجی محمد بادشاہ صاحب۔ جناب مولوی سید فخر الدین صاحب فخری نقوی جناب خان بہادر عبد العزیز بادشاہ صاحب۔ جناب سلطان محمود صاحب مالک و اڈیٹر اخبار نیر آصفی اور جناب جلال الدین صاحب اڈیٹر آفتاب دکن اور دیگر روساے مدراس نے پرتکلف دعوتیں دیں۔

بقیہ فہرست چندہ ندوۃ العلما بابت سنہ ۲۰ و ۲۱ھ

نمبر شمار	نام نامی مع پتہ	رقم
۱	عطیہ ماہوار سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہٗ	سماللعہ

چندہ رکنیت ندوۃ العلما بابت سنہ ۲۰ و ۱۳۲۱ھ

نمبر شمار	نام نامی مع پتہ	رقم	نمبر شمار	نام نامی مع پتہ	رقم
۱	خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	للعہ	۸	نواب فیروز یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن	لہعہ
۲	نواب صاحب بہادر والی ریاست مالیر کوٹلہ	دلعہ	۹	حافظ محمد سعید صاحب بارسٹر ضلع اٹیہ	عہ ۱٫۵
			۱۰	بابو صوبے خان صاحب کمسریٹ ایجنٹ ٹی انشین ملک چین	عہ ۱٫۴
۳	چندہ متفرق جامع مسجد عیدگاہ علی گڈھ	دلعہ	۱۱	حاجی فضل امام صاحب رئیس اعظم تیورہ قائم گنج	عہ
۴	حاجی احمد اللہ شاہ صاحب رئیس بہرائچ	دلعہ	۱۲	پنڈت بربہاپوری صاحب اوسیر سیامنیر ضلع لاہور	عہ
۵	متفرق از کارخانہ کرم الٰہی صاحب علی گڈھ	لعہ ۱٫۶٫۴	۱۳	معلوم الاسم معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی علی گڈھ	عہ
۶	محمد الٰہ بخش صاحب ایل ایس آسام بنگال ریلوے	لعہ	۱۴	بہادر الدین صاحب علی گڈھ	مے ۱٫۱۴
۷	شیخ پیر علی صاحب گوٹہ فروش مغلپورہ شہر پٹنہ	لعہ	۱۵	حکیم احمد شیر خان صاحب سبحانپور قائم گنج	مے
			۱۶	منشی عبد الکریم صاحب علی گڈھ	معہ ۱٫۱۴

نمبر	نام	رقم
۱۷	متفرق بلاتفصیل چھبرامؤ ضلع فرخ آباد	۱۱؎
۱۸	رسالدار نادر میر خان عطائی پور قائم گنج	عہ/
۱۹	مولوی فضل الدین صاحب وکیل لاہور	عہ/
۲۰	دین محمد وغیرہ گوخانہ قائم گنج	سے/
۲۱	بابو لطافت حسین صاحب کلرک کمسریٹ ٹی انسٹین ہانگ چین	۲؎
۲۲	مولوی عنایت علی خان صاحب گوخانہ قایم گنج	سے/
۲۳	مولوی محمد رفیع الدین صاحب وکیل علی گڈھ	صہ/
۲۴	منشی بدر الدین صاحب کلرک دفتر ڈی ٹی ایس بھٹنڈا	صہ/
۲۵	مسٹر عبد القادر صاحب ڈپٹی کلکٹر سیتاپور	صہ/
۲۶	خلیفہ نور محمد صاحب مصاحب مہاراجہ صاحب بہادر جیند	عہ/
۲۷	چودھری محمد طاہر صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	صہ/

نمبر	نام	رقم
۲۸	چودھری محمد یونس صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	صہ/
۲۹	حاجی ساقی داد خان صاحب پنشنر رسالدار قائم گنج ضلع فرخ آباد	صہ/
۳۰	رسالدار امراؤ بہادر خان صاحب قائم گنج ضلع فرخ آباد	صہ/
۳۱	حاجی امام علی خان صاحب محلہ قلعہ قائم گنج	صہ/
۳۲	شیخ فضل حسین صاحب وکیل فتح گڈھ	صہ/
۳۳	قیمت گھڑی معرفت مددگار صاحب	صہ/
۳۴	سیمن حاجی شکور طاہر صاحب صانع البنات بھاؤنگر	صہ/
۳۵	حاجی عبد القیوم صاحب رئیس چھبرامؤ ضلع فرخ آباد	صہ/
۳۶	منشی نصیر الدین احمد صاحب چھبرامؤ ضلع فرخ آباد	صہ/
۳۷	مولوی عبد اللطیف صاحب رئیس دلمؤ ضلع رائے بریلی	صہ/
۳۸	میاں کریم صاحب علی گڈھ	للعہ/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۳۹	مرزا احمد جان بیگ صاحب علی گڈھ	صہ/
۴۰	منشی الہ دتا صاحب جمعدار لوہاری دروازہ لاہور	للعہ/
۴۱	چنا خان صاحب دمدمہ	للعہ/
۴۲	مولوی عبد الغفار صاحب محلہ ملائی لبستی پوسٹ بالی گنج کلکتہ	للعہ/
۴۳	مولوی سید عبد الرحمن صاحب بن جعفر مولا خیلا الخضری العلوی بھاؤنگر	للعہ/
۴۴	مبارک شاہ خان صاحب رئیس چندوسی	للعہ/
۴۵	مولینا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن	للعہ/
۴۶	مولوی محمد یعقوب علی صاحب وکیل ندوہ چندہ رکنیت دو اشخاص	للعہ/
۴۷	فیض بخش صاحب علی گڈھ	سے/ ۱۳
۴۸	سید عسکر علی شاہ صاحب ضلعدار نہر گنگ قائم گنج ضلع فرخ آباد	سے/ ۵
۴۹	عبد الکریم صاحب علی گڈھ	سے/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۵۰	مستری غلام محی الدین صاحب محلہ کاکا ہوشیارپور	سے/
۵۱	محمد عبد الرؤف صاحب قائم گنج	سے/
۵۲	مولوی محمد عمر صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/ ۱۴
۵۳	حضرت حکیم عبد السلام صاحب علیگڈھ	عہ/ ۸
۵۴	منشی امیر محمد خان صاحب گڈھی نور خان قائم گنج	عہ/ ۵
۵۵	مسمی امان یک زنجیر دو چھلہ نقرئی مارہرہ ضلع ایٹہ قیمتی	عہ/ ۲ ۹
۵۶	عبد اللطیف صاحب علی گڈھ	عہ/
۵۷	دختر ناظر شوکت علی صاحب مرحوم علیگڈھ	عہ/
۵۸	ہزبر حسن صاحب علی گڈھ	عہ/
۵۹	مولوی جلال الدین صاحب علیگڈھ	عہ/
۶۰	منشی کریم بخش صاحب وکیل درجہ اول رتن گڈھ	عہ/
۶۱	سید عابد حسین صاحب مہتمم تجارت علاقہ سنگرور	عہ/
۶۲	ڈاکٹر احمد حسین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ علاقہ سنگرور	عہ/
۶۳	منشی محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس علاقہ سنگرور	عہ/

نمبر	نام	رقم
۶۴	شیخ خواجہ حسن صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۶۵	چودھری عبدالغفور صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۶۶	چودھری محمد داؤد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۶۷	مولوی محمد اشرف صاحب انسپکٹر ریلوے کیماڑی ضلع کراچی	عہ/
۶۸	احمد شیر خان صاحب داروغہ دیدمہ	عہ/
۶۹	حاجی سبیتو خان صاحب عطائی پور قائم گنج	عہ/
۷۰	نظیر علی خان صاحب منیجر تیورہ قائم گنج	عہ/
۷۱	حافظ محمد امیر خان صاحب رسالدار تیورہ قایم گنج	عہ/
۷۲	بہادر علی خان صاحب کونبرپور قایم گنج	عہ/
۷۳	طالب علی خان صاحب چلانکا قایم گنج	عہ/
۷۴	محمد زمان خان صاحب رئیس راسے پور قایم گنج	عہ/
۷۵	مولوی محمد شرافت اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر فرنگی محلی فتح گڈھ	عہ/
۷۶	مولوی سید مقبول احمد صاحب پیشکار فتح گڈھ	عہ/
۷۷	سعادتمند خان صاحب مختار کلکٹری فتح گڈھ	عہ/
۷۸	محمد حسین صاحب سوداگر پشمینہ فتح گڈھ	عہ/
۷۹	منشی سعید اللہ خان صاحب کلرک عدالت کلکٹری فتحگڈھ	عہ/
۸۰	منشی سلامت اللہ خان صاحب ناظر عدالت دیوانی فتح گڈھ	عہ/
۸۱	منشی امداد اللہ خان صاحب منصرم ججی فرخ آباد	عہ/
۸۲	حافظ عبدالرحیم خان صاحب امان آباد	عہ/
۸۳	میمن علیسی بھائی یوسف صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	عہ/
۸۴	میمن عبداللہ کاوا صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	عہ/
۸۵	حافظ عبدالرحیم صاحب بن شاہ بھائی	عہ/

مدرس بھڑوچ

نمبر	نام	رقم
۸۶	حاجی رحمت اللہ حاجی قاسم میمن تاجر احمد آباد شیخ کے پول	۱/عه
۸۷	شیخ حسن صاحب بن شیخ محمد صاحب مدرس بھڑوچ مندر	۱/عه
۸۸	شیدی جوہر بلال صاحب الحبشی مسجد چکلے والی سورت	۱/عه
۸۹	مولوی سید عبد القدیر صاحب ایم اے بیلا ضلع گیا	۱/عه
۹۰	منشی محمد ایوب صاحب چھبرامؤ ضلع فرخ آباد	۱/عه
۹۱	مسماۃ ننی صاحبہ چھبرامؤ ضلع فرخ آباد	۱/عه
۹۲	حافظ محمد فضل اکرم صاحب وکیل رئیس بدایون	۱/عه
۹۳	ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر بیکانیر	۱/عه
۹۴	شیخ عبد اللہ صاحب رئیس چندوسی	۱/عه
۹۵	عابد خان صاحب چندوسی	۱/عه
۹۶	الہ داد خان صاحب چندوسی	۱/عه
۹۷	فدا حسن صاحب رئیس رتنی ضلع گیا	عهم
۹۸	منشی عبد الحفیظ صاحب اوورسیر بیگم گنج بارہ بنکی	۱/عه
۹۹	مولوی محمد امانت اللہ صاحب بالائے قلعہ علی گڑھ	۱/عه
۱۰۰	ڈاکٹر کفایت اللہ صاحب نکودر ضلع جالندھر	۱/عه
۱۰۱	حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل عدالت شاہجہانپور	۱/عه
۱۰۲	منشی محمود علی خان صاحب وکیل تحصیل کالون اسکول لکھنؤ	۱/عه
۱۰۳	منشی الف دین صاحب پلیڈر راولپنڈی	۱/عه
۱۰۴	منشی ساقی داد خان صاحب پنشنر رسالدار قائم گنج فرخ آباد	۱/عه
۱۰۵	حافظ قطب الدین صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ	۱/عه
۱۰۶	سردار پرشوتم سنگھ صاحب تحصیلدار بھٹنڈا	۱/عه
۱۰۷	حافظ عبد الغفور صاحب سبزی منڈی علی گڑھ	۱/عه
۱۰۸	سید عبد القدوس صاحب رومی کملاپوری	۱/عه

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۰۹	چودھری الٰہی بخش صاحب سیدد ٹی ہوشیارپور	عہ/	۱۱۶	منشی عنایت اللہ خان صاحب سبزی منڈی بریلی	عہ/
۱۱۰	سید امام علی شاہ صاحب سھری ہوشیارپور	عہ/	۱۱۷	مولوی محمد عبدالقیوم صاحب محلہ ببھوڑ بریلی	عہ/
۱۱۱	میاں عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ موضع بسبی) خواجہ ہوشیارپور	عہ/	۱۱۸	مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کھیڑی ضلع مظفرنگر	عہ/
۱۱۲	مولوی پیر علی صاحب مدرس موضع پرہیران ہوشیارپور	عہ/	۱۱۹	شیخ کرم الٰہی صاحب انسپکٹر بھٹنڈا	عہ/
۱۱۳	شیخ محبوب بخش صاحب نکودر ضلع جالندھر	عہ/	۱۲۰	منشی محمود خان صاحب ضلعدار محکمہ نہر بھٹنڈا	عہ/
۱۱۴	حافظ غفورالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر محلہ خواجہ قطب بریلی	عہ/	۱۲۱	منشی نبی بخش صاحب اہلمد مال نظامت سوجان گڈھ ریاست بیکانیر	عہ/
۱۱۵	حاجی کلب حسن صاحب محلہ کتب خانہ بریلی	عہ/			

فہرست عطیات ندوۃ العلما بابت سنہ ۱۳۲۰ھ

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱	معرفت مولوی حاجی التفات حسین صاحب وکیل ایٹہ	مانشہ*	۴	ناسلوم الاسم علی گڈھ	عہ/ ۶
۲	معرفت منے خان صاحب شمس آباد ضلع فرخ آباد	لعہ*	۵	محمد خان صاحب چپراسی قایم گنج ضلع فرخ آباد	عہ/ ۴
۳	میاں گلاب صاحب علی گڈھ	عہ/ ۲	۶	غلام قادر خان صاحب سبحان پور قایم گنج	عہ/ ۲

* اسکی تفصیل نہیں آئی۔

نمبر	نام	رقم
۷	محمود صاحب علی گڈھ	عہ/
۸	میاں سلن صاحب علی گڈھ	عہ/
۹	میاں خدابخش صاحب علی گڈھ	عہ/
۱۰	ماسٹر ظہور حسن صاحب علی گڈھ	عہ/
۱۱	حاجی علی بخش صاحب علی گڈھ	عہ/
۱۲	نذیر خان صاحب علی گڈھ	عہ/
۱۳	پیر جی عزیز الدین احمد صاحب نظیر جلیسری علی گڈھ	عہ/
۱۴	خدابخش صاحب علی گڈھ	عہ/
۱۵	خواجہ محمد اسمعیل صاحب وکیل علی گڈھ	عہ/
۱۶	حکیم عبد السلام صاحب خلف حکیم عبد الرزاق صاحب مرحوم علی گڈھ	عہ/
۱۷	عبد الاحد خان صاحب علی گڈھ	عہ/
۱۸	چودھری غلام رسول صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ہوشیارپور	عہ/
۱۹	چودھری حاکم صاحب ہوشیارپور	عہ/
۲۰	مفتی سید چراغ شاہ صاحب محلہ مفتیان جالندھر	عہ/
۲۱	منشی محمد عالم خان صاحب ناظر منصفی محلہ مفتیان جالندھر	عہ/
۲۲	شیخ عبد الوحید صاحب سوداگر چھاونی جالندھر	عہ/

نمبر	نام	رقم
۲۳	امام صاحب بذریعہ وعظ مسجد جالندھر	عہ/
۲۴	منشی رکن الدین صاحب مختار سردارشہر بیکانیر	عہ/
۲۵	حافظ غلام محمد صاحب پانی پتی اہلمد بخشی خانہ سنگرور	عہ/
۲۶	منشی سعید احمد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۲۷	شیخ قمر الدین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۲۸	چودھری محمد طٰہٰ صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۲۹	منشی رحم الٰہی صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۳۰	منشی برکات احمد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۳۱	حکیم ولی الدین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۳۲	چودھری محمد طیب صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۳۳	چودھری محمد نعمت الٰہی صاحب نعمانی مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۳۴	چودھری عشرت حسین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۳۵	والدہ محمد زکریا صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/
۳۶	والدہ محمد نظیر صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عہ/

نمبر	نام	رقم
۳۷	اہلیہ منشی حبیب احمد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۳۸	مولوی محمد امان صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۳۹	شرافت حسین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۴۰	حکیم وحید الدین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۴۱	چودھری حبیب احمد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۴۲	اہلیہ محمد صالح صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۴۳	حاجی احمد خان صاحب رئیس پتورہ قائم گنج	عمر
۴۴	جمعدار احمد حسین خان صاحب جلوئی قائم گنج	عمر
۴۵	احسان احمد خان صاحب سبحانپور قایم گنج	عمر
۴۶	محمد زمان خان صاحب سبحان پور قایم گنج	عمر
۴۷	عبد الغنی خان صاحب جمعدار سبحانپور قایم گنج	عمر
۴۸	سوبن علی خان صاحب سبحانپور قایم گنج	عمر
۴۹	شمس الدین خان صاحب سبحانپور قایم گنج	عمر
۵۰	عبد العزیز خان صاحب پتورہ قایم گنج	عمر
۵۱	عبد القادر خان صاحب سبحانپور قایم گنج	عمر
۵۲	واحد دین خان صاحب سبحانپور قائم گنج	عمر
۵۳	محمد علیم خان صاحب گڈھی نور خان قایم گنج	عمر
۵۴	زوجہ صاحب علی خان صاحب رسالدار پتورہ قایم گنج	عمر
۵۵	نور عالم خان صاحب پتورہ قایم گنج	عمر
۵۶	سعادت میر خان صاحب رسالدار پتورہ قایم گنج	عمر
۵۷	حسین الدین خان صاحب رسالدار کونیر پور قایم گنج	عمر
۵۸	غلام نبی خان صاحب گڈھی عزت خان صاحب قایم گنج	عمر
۵۹	احمد نبی خان صاحب لال پور قایم گنج	عمر
۶۰	محمد دراز خان صاحب قایم گنج	عمر
۶۱	لال محمد صاحب گوخانہ قایم گنج	عمر
۶۲	سکندر میر خان صاحب گوخانہ قایم گنج	عمر
۶۳	عبد الرحمن صاحب قندھاری چودھری زیر جامع مسجد آگرہ	عمر
۶۴	علی شیر خان صاحب قایم گنج	عمر
۶۵	حسن خان صاحب قایم گنج	عمر
۶۶	ننھے خان صاحب قایم گنج	عمر
۶۷	ملکو خان صاحب قایم گنج	عمر

نمبر	نام	رقم
۶۸	بابو مولا بخش صاحب پوسٹماسٹر معفضل رحمانی قایم گنج	عہ/
۶۹	حافظ محمد فضل حق صاحب سپرنٹنڈنٹ مال فتح گڈھ	عہ/
۷۰	شیخ لطیف حسین صاحب پیشکار ججی فتح گڈھ	عہ/
۷۱	منشی محمد صدیق صاحب پیشکار ریلوے پولیس فتح گڈھ	عہ/
۷۲	شیخ بشیر الدین صاحب متولی جامع مسجد فتح گڈھ	عہ/
۷۳	شیخ احمد بخش صاحب سوداگر فتح گڈھ	عہ/
۷۴	منشی محمد علی خانصاحب وکیل فتحگڈھ	عہ/
۷۵	قاضی علی حسن صاحب وکیل فتح گڈھ	عہ/
۷۶	شیخ امین الدین صاحب مختار فتحگڈھ	عہ/
۷۷	بابو گلزار احمد صاحب فتح گڈھ	عہ/
۷۸	داروغہ محسن علی صاحب اکسائز فتحگڈھ	عہ/
۷۹	گلاب خانصاحب سیٹ ایجنٹ فتحگڈھ	عہ/
۸۰	شیخ عبد اللہ بن عثمان الشافعی بھاؤنگر	عہ/
۸۱	غلام محی الدین صاحب پیش امام مسجد چھیداران بھاؤنگر	عہ/
۸۲	شیر خان صاحب درویش بھاؤنگر	عہ/

نمبر	نام	رقم
۸۳	منشی محمد علی صاحب بخشی چھبرامئو ضلع فرخ آباد	عہ/
۸۴	منشی فیاض الدین صاحب چھبرامئو ضلع فرخ آباد	عہ/
۸۵	خدا یار خانصاحب چھبرامئو ضلع فرخ آباد	عہ/
۸۶	حافظ محمد سلیم صاحب چھبرامئو ضلع فرخ آباد	عہ/
۸۷	منشی عبد الغنی صاحب چھبرامئو ضلع فرخ آباد	عہ/
۸۸	شیخ عبد اللہ صاحب چھبرامئو ضلع فرخ آباد	عہ/
۸۹	منشی محمد ابراہیم صاحب چھبرامئو ضلع فرخ آباد	عہ/
۹۰	اصغر علی خان صاحب قایم گنج	عہ/
۹۱	منشی ظہیر الاسلام صاحب سیاہہ نویس بھٹنڈا	عہ/
۹۲	منشی عطا محمد صاحب بھٹنڈا	عہ/
۹۳	منشی عبد الکریم صاحب نقشہ نویس ریلوے بھٹنڈا	عہ/
۹۴	بابو کرم الہی صاحب بھٹنڈا	عہ/
۹۵	میان نظیر صاحب علی گڈھ	۱۴/۹
۹۶	ننھو خان صاحب و فتح خان صاحب قایم گنج	۱۲/

نمبر	نام	رقم
۹۷	عبدالرحیم صاحب علی گڈھ	۸ر
۹۸	ولی محمد صاحب علی گڈھ	۸ر
۹۹	محمد یحییٰ صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	۸ر
۱۰۰	شیخ کفایت حسین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	۸ر
۱۰۱	محمد اویس صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	۸ر
۱۰۲	لطف الٰہی صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	۸ر
۱۰۳	اسندر خان صاحب تپورہ قایم گنج	۸ر
۱۰۴	انور خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۸ر
۱۰۵	صوبے خان صاحب قایم گنج	۸ر
۱۰۶	نواب شیر خان صاحب قایم گنج	۸ر
۱۰۷	بھجو خان صاحب قایم گنج	۸ر
۱۰۸	الگتو خان صاحب قایم گنج	۸ر
۱۰۹	قادرداد خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۸ر
۱۱۰	بابو عبدالقدیر صاحب بکنگ کلرک ریلوے بھٹنڈا	۸ر
۱۱۱	منشی عبدالکریم صاحب امین محکمۂ نہر بھٹنڈا	۸ر
۱۱۲	حافظ عبدالکریم صاحب امام جامع مسجد فتح گڈھ	۶ر
۱۱۳	پیرمن قایم گنج	۶ر
۱۱۴	محمد اسمعیل صاحب جلدساز علی گڈھ	۴ر
۱۱۵	میاں سرفراز صاحب رفوگر علی گڈھ	۴ر
۱۱۶	رحیم بخش صاحب علی گڈھ	۴ر
۱۱۷	ضیاءالدین صاحب علی گڈھ	۴ر
۱۱۸	نور محمد صاحب علی گڈھ	۴ر
۱۱۹	مولوی عبدالحمید صاحب رس سنگور	۴ر
۱۲۰	عبدالحفیظ صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	۴ر
۱۲۱	محبوب خان صاحب عطار مارہرہ ضلع ایٹہ	۴ر
۱۲۲	مسٹر علاءالدین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	۴ر
۱۲۳	عبدالرحیم خان صاحب سبحانپور قایم گنج	۴ر
۱۲۴	فتح جنگ خان صاحب سبحانپور قایم گنج	۴ر
۱۲۵	اہلیہ منصب علی خان صاحب سبحانپور قایم گنج	۴ر
۱۲۶	صفدر علی خان صاحب سبحانپور قایم گنج	۴ر
۱۲۷	ملک میر خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۴ر
۱۲۸	امام علی خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۴ر
۱۲۹	محمد میر صاحب گوخانہ قایم گنج	۴ر
۱۳۰	کریم بخش خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۴ر
۱۳۱	وزیر عالم خان صاحب قایم گنج	۴ر
۱۳۲	ہزار میر خان صاحب قایم گنج	۴ر
۱۳۳	امداد علی خان صاحب قایم گنج	۴ر

۱۳۴	سیٹھ خان صاحب قایم گنج	۴ر
۱۳۵	بدل شیر خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۴ر
۱۳۶	ممتاز احمد صاحب کانسٹبل راے پور قایم گنج	۴ر
۱۳۷	گوہر علی خان صاحب فتحگڈھ	۴ر
۱۳۸	رشید الدین صاحب فتحگڈھ	۴ر
۱۳۹	شہاب الدین صاحب فتحگڈھ	۴ر
۱۴۰	ولی محمد صاحب فتحگڈھ	۴ر
۱۴۱	امراؤ علی خان صاحب فتحگڈھ	۴ر
۱۴۲	شیخ بدھو صاحب فتح گڈھ	۴ر
۱۴۳	متفرق فتح گڈھ	۴ر
۱۴۴	گولک جامع مسجد فتحگڈھ	۴ر
۱۴۵	مرزا قدیر بیگ صاحب سگنلر ریلوے بھٹنڈا	۴ر
۱۴۶	منشی غلام حسین صاحب محکمۂ نہر بھٹنڈا	۴ر
۱۴۷	منشی قاسم علی صاحب امین محکمہ نہر بھٹنڈا	۴ر
۱۴۸	منشی علاء الدین صاحب امین محکمہ نہر بھٹنڈا	۴ر
۱۴۹	منشی میر خان صاحب امین محکمہ نہر بھٹنڈا	۴ر
۱۵۰	منشی خلیل الرحمن صاحب امین محکمہ نہر بھٹنڈا	۴ر

۱۵۱	منشی بنیاد علی صاحب امین محکمہ نہر بھٹنڈا	۴ر
۱۵۲	منشی علی محمد صاحب امین محکمہ نہر بھٹنڈا	۴ر
۱۵۳	بابو عبد الحمید صاحب کلرک ریلوے بھٹنڈا	۴ر
۱۵۴	منشی بدر الدین صاحب نائب سکریٹری انجمن اسلامیہ بھٹنڈا	۴ر
۱۵۵	متفرق از مارہرہ ضلع ایٹہ	۳ر۹
۱۵۶	میاں لال محمد صاحب علی گڈھ	۳ر
۱۵۷	دولت شیر خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۳ر
۱۵۸	مولوی کریم بخش صاحب ٹرین کلرک ریلوے بھٹنڈا	۲ر
۱۵۹	مرزا نصیر بیگ صاحب سگنلر ریلوے بھٹنڈا	۲ر
۱۶۰	عبد اللہ صاحب نفر بھٹنڈا	۲ر
۱۶۱	حکیم محمد اسمعیل صاحب بھٹنڈا	۲ر
۱۶۲	گیسو خان صاحب قایم گنج	۲ر
۱۶۳	وزیر خان صاحب قایم گنج	۲ر
۱۶۴	جمعہ خان صاحب قایم گنج	۲ر
۱۶۵	نتھو خان صاحب قایم گنج	۲ر
۱۶۶	صالح محمد خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۲ر

۱۶۷	ہزار یار خان صاحب گوجانہ قایم گنج	۲؍	۱۷۳	میاں مولا بخش صاحب علی گڈھ	۲؍
۱۶۸	دراز یار خان صاحب گوجانہ قایم گنج	۲؍	۱۷۴	میاں صدر الدین صاحب ڈاکیہ علی گڈھ	۲؍
۱۶۹	ولی الزمان خان صاحب سجانپور قایم گنج	۲؍	۱۷۵	منشی رحمت اللہ صاحب ٹرین کلرک ریلوے بھٹنڈا	۱؍
۱۷۰	دولت شیر خان خانصاحب سجانپور قایم گنج	۲؍	۱۷۶	حسین بخش صاحب خانسامان بھٹنڈا	۱؍
۱۷۱	میاں عبد اللہ صاحب مستری سنگرور	۲؍	۱۷۷	شاہ دین صاحب فٹر بھٹنڈا	۱؍
۱۷۲	عطاء اللہ صاحب علی گڈھ	۲؍			

فہرست خزانہ عمارہ بابت سال ۲۰ و ۱۳۲۱ھ

۱	منشی محبوب الٰہی صاحب انسپکٹر تھانہ کوہ چراج ضلع الہ آباد	عـہ	۳	حافظ نور محمد صاحب فرخ آباد	۸؍
۲	اخوندزادہ عبد الصمد خان صاحب سابق داروغہ ڈیوڑھیات سرکار رامپور	صہ؍	۴	ماسٹر محمد نذیر صاحب فرخ آباد	۸؍
				میزان کل	عـہ

فہرست زکوۃ و یتامی بابت سال ۲۲ و ۱۳۲۳ھ

۱	میر ارادت حسین صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ کنڈہ ضلع مونگیر پوسٹ سچینہ	للعہ ۱۱؍	۳	میاں احمد جان صاحب وٹرنری اسسٹنٹ لیول کورٹ شاہ	عـہ
۲	حاجی ساقی داد خان صاحب پنشنر رسالدار قایم گنج ضلع فرخ آباد	عـہ	۴	منشی امداد اللہ خان صاحب منصرم حجی فرخ آباد	۶؍
			۵	متفرق حافظ نذیر حسن صاحب فرخ آباد	۴؍

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۶	خلیل الرحمٰن صاحب فرخ آباد	۵؎	۱۰	خلیل الرحمٰن صاحب فرخ آباد	۴ر
۷	محمد عزیز حسن صاحب فرخ آباد	۱۰ر	۱۱	صدقہ فطر معرفت حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	۳ر
۸	قیمت کھال قربانی معرفت حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	۶ر		میزان کل	۹ر ۵؎
۹	قیمت کھال قربانی معرفت مولوی سلامت اللہ صاحب علی گڈھ	۶ر			

بقیہ فہرست چندہ دار العلوم بابت ۲۰ و ۱۳۲۱ھ

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱	حاجی وحید الدین صاحب رئیس موضع خیرپور تحصیل تلہر ضلع شاہجہان پور	للعہ	۶	معلوم الاسم معرفت مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب بھیکن پور ضلع علی گڈھ	للعہ
۲	نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علی گڈھ	عہ	۷	ترکیب بند عطیہ شمس العلما مولینا محمد شبلی صاحب النعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدرآباد دکن قیمتی	۱۴ر
۳	میمن حاجی شکور طاہر صاحب صانع النبات بھاؤنگر	۵ر	۸	محمد عزیز حسن صاحب فرخ آباد	۶ر
۵	منشی محمد عمر صاحب رئیس ہاپڑ و محافظ دفتر ریاست ناگود (بندیلکھنڈ)	۵ر	۹	حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	عہر
				میزان کل	۱۴ر ۵؎

فہرست وظائف دار العلوم بابت ۲۰ و ۱۳۲۱ھ

نمبر	نام	رقم
۱	امیر الامرا ناصر الاسلام خان بہادر شیخ نہار الدین صاحب سی آئی ای۔ وزیر ریاست جوناگڈھ	ماللعہ
۲	خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	۱۰ر

۳	مولوی عبد الباری صاحب عظیم آبادی تاجر چرم کلکتہ	۵
۴	مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی علاقہ حیدر آباد دکن	۵
۵	مولوی فضل امام صاحب رئیس قایم گنج ضلع فرخ آباد	۵
۶	حاجی محمد عبد الحکیم صاحب الہندی تاجر جارہ شامیان مکہ معظمہ	۵
۷	ساقی داد خان صاحب پنشنر رسالدار قایم گنج ضلع فرخ آباد	۵
۸	سید عبد القدیر صاحب ایم اے بانکی پور	۵
۹	عبد الحمید خان صاحب مرحوم معرفت حاجی ساقی داد خان صاحب پنشنر رسالدار قایم گنج	[illegible]
	میزان کل	[illegible]

فہرست آمدنی جائداد موقوفہ و وصیتی دار العلوم بابت ۱۳۲۰ و ۲۱ھ

۱	کرایہ مکانات وصیتی لال باغ لکھنو	[illegible]
۲	آمدنی جائداد موقوفہ مولوی خدایار خان صاحب رئیس بابت موضع بھرتنا پور بریلی	[illegible]
۳	کرایہ دو دکان موقوفہ واقع چندوسی معرفت مولوی عبد الحئی صاحب وکیل چندوسی	[illegible]
۴	معرفت حاجی شیخ باقر علی صاحب آنریری مجسٹریٹ متولی وقف از رمضان ۱۳۲۰ لغایۃ ربیع الثانی ۱۳۲۱	[illegible]
۵	کرایہ دوکانات مکان دار العلوم لکھنو	[illegible]
	میزان کل	[illegible] ۱۵

بقیہ فہرست فروخت اشیاء دار العلوم عطیات پٹنہ و کلکتہ

۱	قیمت بائسکل از مولوی منیر الدین صاحب رئیس بانکی پور	۵	۴	فروخت پارچہ معرفت حکیم خورشید علی صاحب	[illegible]
۲	قیمت گھڑی عطیہ جلسہ کلکتہ معرفت جواد علیخان صاحب طالب علم محمد نور ضلع بارہ بنکی	۵		میزان کل	[illegible]
۳	قیمت گھڑی معرفت مولوی حبیب الدین صاحب لکھنو	[illegible]			

فہرست چندہ میزبانی و رکنیت بابت سنہ ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ھ معرفت انجمن معین الندوہ مدراس

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمائے گرامی	تعداد
۱	چندہ متفرقات معرفت معین الندوہ ۱۳۲۱	۱۱۱ روپے ۵ آنے	۱۰	جناب نواب سید تراب علیخان بہادر نبسیہ سر سالار جنگ بہادر مرحوم حال وارد مدراس حیدر آباد دکن	صہ
۲	جناب حاجی محمد بادشاہ صاحب کمپنی ترلکھیڑی مدراس	۴ ر	۱۱	جناب نواب غلام محمد غوث خان بہادر شادی محل ترلکھیڑی مدراس	صہ
۳	جناب احمد موسی جی سیٹھ صاحب (ابراہیم سلیمان کمپنی) کوچہ جعفر سرنگ سیتال پیٹھ مدراس	صہ	۱۲	اہل اسلام آتور ضلع گوداوری معرفت حکیم دستگیر خان صاحب بہادر (فہرست اسماء آئی نہیں)	للعہ
۴	جناب حاجی مولا دینا الہ دین سیٹھ صاحب کوچہ گڈ ننگ مدراس	صہ	۱۳	جناب نواب محمد عبد العلی خان بہادر شادی محل ترلکھیڑی مدراس	للعہ
۵	جناب عیسیٰ بابا سیٹھ صاحب کوچہ گڈ ننگ مدراس	صہ	۱۴	جناب احمد محی الدین خان بہادر ساکن ہجوم مدراس	لعہ
۶	جناب نا محمد میان صاحب کوچہ انگپا نایک سیتا پیٹ مدراس	صہ	۱۵	جناب محمد شریف حسین میان صاحب کوچہ منڈی سیتال پیٹھ مدراس	دعہ
۷	جناب آنریبل نواب سید محمد صاحب بہادر اڈیار مدراس	صہ	۱۶	جناب مولوی غلام محمود خان بہادر رہا جر (منیجر سرجن جنرل آفس چیپاک ترلکھیڑی مدراس	لعہ
۸	جناب منشی عبد الرحمن صاحب (حیات بادشاہ صاحب کمپنی) سیتال پیٹھ مدراس	صہ	۱۷	جناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب کوچہ جھنڈا	
۹	جناب حاجی اسمعیل سیٹھ صاحب انگلش ویرہوز مونٹ روڈ مدراس	صہ			

نمبر	نام و پتہ	رقم
	ترملکھیڑی مدراس	وعه
۱۸	جناب اے۔ کے۔ اے۔ یس حاجی عبد السبحان صاحب کمپنی۔ کوچہ گڈنگ مدراس	وعه
۱۹	جناب حاجی آلنجی محمد اسحاق صاحب کمپنی کوچہ گڈنگ مدراس	وعه
۲۰	حاجی محمد حاجی البوبا صاحب سیٹھ کوچہ گڈنگ مدراس	وعه
۲۱	آقا محمد خلیل صاحب شیرازی کوچہ انگپا نایک مدراس	وعه
۲۲	جناب اریزدر محمد ابراہیم صاحب آریکم کولار میسور	وعه
۲۳	جناب بانگی حاجی قادر بادشاہ صاحب کمپنی پیتال پیٹھ مدراس	وعه
۲۴	جناب محمد عابد حسین صاحب "کلامی" کوچہ لبنی بید کلان دلیور شمالی آرکاٹ	وعه
۲۵	جناب محمد انوار الدین صاحب بہادر فرحت باغ سیان تھوم مدراس	عه
۲۶	جناب محمد صالح الدین صاحب بہادر فرحت باغ سیان تھوم مدراس	عه

نمبر	نام و پتہ	رقم
۲۷	جناب محمد ابراہیم صاحب کوچہ گڈنگ مدراس	عه
۲۸	جناب بی شتان صاحب پیتال پیٹھ مدراس	عه
۲۹	جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب کمپنی کوچہ گڈنگ مدراس	عه
۳۰	جناب احمد عبد الرحمن صاحب سیٹھ کوچہ گڈنگ مدراس	عه
۳۱	جناب عثمان حاجی فقیر صاحب کوچہ انگپا نایک مدراس	عه
۳۲	جناب بوری حاجی ضیاء الدین صاحب کوچہ انگپا نایک مدراس	عه
۳۳	جناب یس۔ ٹیپو صاحب کمپنی کوچہ گڈنگ مدراس	عه
۳۴	جناب احمد عبد الرحیم صاحب کوچہ گڈنگ مدراس	عه
۳۵	جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب بہادر ایف۔ ایم۔ یو۔ سول سرجن ناگپٹن ضلع تانجور	عه
۳۶	جناب منڈی محی الدین پاچھا صاحب پیٹھ وانمباڑی ضلع سلیم	یوعه

نمبر	نام و پتہ	رقم
۳۷	جناب اسمٰعیل سیٹھ صاحب مرحوم تاجر پارچہ چوک بلاک ٹول مدراس	ءعہ
۳۸	جناب سی عبداللہ صاحب کمپنی ۵۵ انڈرسن کوچہ مدراس	ءعہ
۳۹	جناب عیسیٰ بھائی سیٹھ کوچہ ارمنین مدراس	ءعہ
۴۰	جناب محمد یوسف صاحب کنٹراکٹر پرسیوبر شولہ مدراس	ءعہ
۴۱	جناب شیخ آدم صاحب براڈوے مدراس	ءعہ
۴۲	جناب ابراہیم پیر محمد صاحب کمپنی براڈوے مدراس	ءعہ
۴۳	جناب مولوی تجمل حسین خان بہادر "دیوان" امیر محل ترپلیکیٹی مدراس	ءعہ
۴۴	جناب سی بھاوا رودر کمپنی بلاک ٹول مدراس	ءعہ
۴۵	جناب ایل مدار صاحب کمپنی سیتال پیٹھ مدراس	ءعہ
۴۶	جناب آقا محمد علی صاحب نمازی کوچہ انگپا نائیک مدراس	ءعہ
۴۷	جناب سید کریم اللہ صاحب بدر علاقہ حیدرآباد دکن	ءعہ
۴۸	جناب حکیم محمد رئیس الاسلام صاحب مسجد والاجاہی ترپلیکیٹی مدراس	عہ
۴۹	جناب محمد صبغۃ اللہ صاحب جیدہ ۵۰ پیٹرس روڈ رائے پیٹھ مدراس	عہ
۵۰	جناب حاجی محمد عبداللہ صاحب کمپنی کوچہ گڈنگ مدراس	عہ
۵۱	جناب سی حاجی حاجی میاں صاحب سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۵۲	جناب سید اسمٰعیل صاحب سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۵۳	جناب محمد حسین الدین صاحب حدی کوچہ اکبر جیہ رضا مرحوم ترپلیکیٹی مدراس	عہ
۵۴	جناب محمد عبدالقادر صاحب عرف قادر میاں صاحب کوچہ مسلمانان سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۵۵	جناب حاجی عبداللہ حاجی ابوبکر سیٹھ صاحب کوچہ ارمنین سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۵۶	جناب سید محمد عبدالقادر صاحب اڈیٹر مخبر دکن ۱۳ پیٹرس روڈ رائے پیٹھ مدراس	عہ
۵۷	جناب محمد علی صاحب کنٹراکٹر پرسیوبر شولہ مدراس	عہ
۵۸	جناب محمد عبداللہ میاں صاحب نقشہ	

نمبر	نام	رقم
	راے پیٹھ مدراس	عہ
۵۹	جناب محمد عبدالوہاب خان صاحب سیان تھوم مدراس	عہ
۶۰	جناب محمد حامد خان صاحب نقشہ عزیز باغ راے پیٹھ مدراس	عہ
۶۱	جناب حسین میان صاحب محمد قاسم صاحب کوچہ گڈ ننگ مدراس	عہ
۶۲	جناب عبدالغنی صاحب سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۶۳	جناب شیخ اسمعیل صاحب خلف شیخ صاحب مرحوم کوچہ انگپا نایک سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۶۴	جناب حیدر حسین صاحب کوچہ انگپا نایک سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۶۵	جناب مولوی محمد شبیر صاحب کوچہ گڈ ننگ سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۶۶	جناب عبدالشکور صاحب کمپنی کوچہ گڈ ننگ سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۶۷	جناب عبدالشکور صاحب ٹرپی ٹہہ مدراس	عہ
۶۸	جناب عبدالحکیم صاحب (عبدالرزاق صاحب کمپنی) ٹرپی ٹہہ مدراس	عہ

نمبر	نام	رقم
۶۹	جناب ہمی حسین صاحب کمپنی منڈی سیتال پیٹھ مدراس	عہ
۷۰	جناب محمد تاج الدین صاحب بی اے ٹنڈی وُنم ضلع جنوبی ارکاٹ	عہ
۷۱	جناب قادر یوسف صاحب اینڈ برادرس گھڑی سازان چوک مدراس	عہ
۷۲	جناب محمد محی الدین صاحب مجسٹریٹ بھی ملورم	عہ
۷۳	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب کمپنی کوچہ گڈ ننگ مدراس	سےعہ
۷۴	از مسلمانان بیگم بازار معرفت محمد عبدالغفور صاحب بیگم بازار مدراس	سےعہ
۷۵	جناب سید محمد غلام دستگیر صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ پالکوڈ ضلع سالیم	معہ
۷۶	جناب محمد ابراہیم صاحب بی اے بی ایل ہائکورٹ وکیل سیتال پیٹھ مدراس	معہ
۷۷	جناب عبدالقادر صاحب تاجر کوچہ ابراہیم صاحب لشکر بنگلور	سے/
۷۸	جناب مولوی سید شاہ نظام الدین صاحب القوی فخری سجادہ خانقاہ عندیہ گلشن راز و نیاز مولنا سید شاہ عبدالقادر صاحب	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	نقوی فخری مدراس	ے/
۷۹	جناب میر احمد شریف صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن	ے/
۸۰	جناب یم ابراہیم صاحب کمپنی پوفاسس براڈوے مدراس	صہ/
۸۱	جناب احمد حسین صاحب مہاجر ترملکھیڑی مدراس	صہ/
۸۲	جناب صبغۃ اللہ صاحب مہاجر ترملکھیڑی مدراس	صہ/
۸۳	جناب محمد محی الدین صاحب مہاجر ترملکھیڑی مدراس	صہ/
۸۴	جناب محمد موسی صاحب مدراس	صہ/
۸۵	جناب محمد مخدوم شریف صاحب ٹی سٹھم مدراس	صہ/
۸۶	جناب مولوی حکیم سید شاہ فخر الدین صاحب نقوی فخری متولی مسجد سید شاہ عبد القادر صاحب نقوی فخری قدس سرہ سیان تحوم مدراس	صہ/
۸۷	جناب شیخ محی الدین صاحب ۱۵ - براڈوے مدراس	صہ/
۸۸	جناب شیخ محی الدین صاحب ۸/۱۷ / ۱۷۹ براڈوے	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	مدراس	صہ/
۸۹	جناب یوسف علی عبد القادر صاحب کمپنی کوچہ ارنیین مدراس	صہ/
۹۰	مخدوم جلال رشید صاحب کوچہ انگیا نایک مدراس	صہ/
۹۱	جناب چاند شاہ صاحب پورٹ بلیر	صہ/
۹۲	جناب نبی صاحب کنٹراکٹر کرنول	صہ/
۹۳	جناب برہان الدین صاحب مدراس	صہ/
۹۴	جناب عبد الحکیم صاحب شریف مدراس	صہ/
۹۵	جناب محمد اشرف حسین صاحب نقشہ مدراس	صہ/
۹۶	جناب محمد عبد الحئی صاحب سیان تحوم مدراس	صہ/
۹۷	جناب سید علی صاحب مڈیکل آفس کا ریٹھ مدراس	صہ/
۹۸	جناب محمد اختر الدین صاحب نشان نامعلوم	صہ/
۹۹	جناب حاجی عبد الصمد خان صاحب نقشہ راے پیٹھ مدراس	صہ/
۱۰۰	جناب پی قادر باشاہ صاحب مرکار لبے کوچہ مدراس	صہ/
۱۰۱	سید غیاث الدین صاحب ٹپہ خانہ پیرو پیٹھ مدراس	صہ/
۱۰۲	جناب یم محمد علی صاحب کوچہ جنرل پاترس	

نمبر	نام	رقم
	راے پیٹھ مدراس	صہ/
۱۰۳	یم قادر محی الدین صاحب کوچہ جنرل پاٹرس مدراس	صہ/
۱۰۴	جناب محمد ابراہیم صاحب کوچہ جنرل پاٹرس مدراس	صہ/
۱۰۵	جناب یم غوث بیگ صاحب کوچہ جنرل پاٹرس مدراس	صہ/
۱۰۶	جناب عبدالرحیم خان صاحب کوچہ جنرل پاٹرس مدراس	صہ/
۱۰۷	جناب حاجی عمر صاحب معرفت آر مدار صاحب سیتال پیٹھ مدراس	صہ/
۱۰۸	جناب عبدالغنی خان صاحب سیتال پیٹھ مدراس	صہ/
۱۰۹	جناب ین عبدالکریم صاحب اڈیار مدراس	صہ/
۱۱۰	جناب سید عابد علی صاحب بڑی پیٹھ مدراس	صہ/
۱۱۱	جناب والاجاہ عبدالستار صاحب بڑی پیٹھ مدراس	صہ/
۱۱۲	جناب ولک محمد غوث صاحب نہ سیتال پیٹھ مدراس	صہ/
۱۱۳	جناب غلام محمد خان بہادر راے پیٹھ مدراس	صہ/

نمبر	نام	رقم
۱۱۴	جناب سید انوار حسین صاحب (نشان نامعلوم)	صہ/
۱۱۵	جناب غلام محمد حسن علی خان بہادر راے پیٹھ مدراس	صہ/
۱۱۶	جناب شیخ اسمعیل صاحب کنٹراکٹر ترچناپلی	صہ/
۱۱۷	جناب عبدالکریم صاحب ڈپٹی کنسرویٹر آف فارسٹ بنگلور	صہ/
۱۱۸	جناب محمد غوث صاحب ڈپٹی تحصیلدار وانمباڑی ضلع سیلم	صہ/
۱۱۹	جناب احمد حسین صاحب تاجر چرم ترلکیہری مدراس	صہ/
۱۲۰	جناب حاجی محمد قاسم صاحب بیدا[illegible] متولی مسجد بعوبی پیٹھ مدراس	للعہ/
۱۲۱	جناب حاجی محمد عثمان صاحب دھوبی پیٹھ مدراس	للعہ/
۱۲۲	جناب مولوی سید لطیف حسین صاحب احمد نگر	للعہ/
۱۲۳	جناب عزیز الدین صاحب ابوسیان کمپنی مدراس	للعہ/
۱۲۴	جناب مولوی مظفر الدین صاحب مددگار ناظم پیہ خانہ حیدرآباد دکن	للعہ/

نمبر	نام	رقم
۱۲۵	جناب محمد حسن صاحب تاجر چرم فرنگی کنڈہ دسونٹ اچنگل پٹہ ضلع	سے/
۱۲۶	جناب ایم شیخ داؤد صاحب کلکٹر آکٹر مدراس	سے/
۱۲۷	جناب عبدالرحمن شریف صاحب پنشنر صوبیدار برسور شولہ مدراس	سے/
۱۲۸	جناب سلطان محمود صاحب بیگم بازار مدراس	سے/
۱۲۹	جناب شیخ علی صاحب لفٹننٹ رائے پیٹہ مدراس	سے/
۱۳۰	جناب وانکنی محمد ابراہیم صاحب پیٹہ ترنلوری	سے/
۱۳۱	جناب علی گوہر صاحب کوہاٹ	سے/
۱۳۲	جناب عبدالرحمن شریف صاحب پنشنر صوبیدار میجر برسور مدراس	عہ/
۱۳۳	جناب حاجی شیخ آدم صاحب منیا ٹیلم نیلگری کوئمتور ضلع	عہ/
۱۳۴	جناب محمد عبدالغنی صاحب ترچی پیٹہ مدراس	عہ/
۱۳۵	جناب کے دنا عبدالقادر صاحب میتال پیٹہ مدراس	عہ/
۱۳۶	جناب عبدالوہاب خان صاحب تاجر چرم مدراس	عہ/
۱۳۷	جناب آر عبدالقادر صاحب تاجر چرم برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۳۸	جناب سلیمان خان صاحب صوبیدار میجر سردار بہادر برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۳۹	جناب محمد عبدالباسط صاحب پنشنر صوبیدار	

نمبر	نام	رقم
	برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۴۰	جناب سید رسول صاحب ایجوٹنٹ ۷۷ رجمنٹ مدراس	عہ/
۱۴۱	جناب محمد ابراہیم صاحب صوبیدار مدراس	عہ/
۱۴۲	جناب قادر خان صاحب بوکلنگم مدراس	عہ/
۱۴۳	جناب حکیم میر حسن صاحب برسور بارکس مدراس	عہ/
۱۴۴	جناب قاضی حافظ احمد شریف صاحب برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۴۵	جناب فقیر احمد صاحب صوبیدار برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۴۶	جناب محمد یعقوب صاحب بیکو دفعدار برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۴۷	جناب محمد یوسف صاحب علاقہ دار پولیس برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۴۸	جناب خواجہ حسین صاحب تاجر ادھونی ضلع بلہاری	عہ/
۱۴۹	جناب عبدالجلیل صاحب برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۵۰	جناب عبدالحفیظ صاحب برسور شولہ مدراس	عہ/
۱۵۱	جناب محمد نصرالدین صاحب مدراس	عہ/
۱۵۲	جناب عبدالقادر صاحب عشا برسور شولہ مدراس	عہ/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۱۵۳	جناب عبدالرحیم صاحب پرسوبر شولہ مدراس	عہ/
۱۵۴	جناب ابراہیم خان صاحب علاقہ دار مدراس ریلوے مدراس	عہ/
۱۵۵	جناب محمد اشکراللہ صاحب تاجر مدراس	عہ/
۱۵۶	جناب شیخ داوا صاحب صوبیدار پرسوبر شولہ مدراس	عہ/
۱۵۷	جناب عبدالکریم صاحب پرسوبر شولہ مدراس	عہ/
۱۵۸	جناب محمد نذیر حسین صاحب محبوب کالج سکندرآباد دکن	عہ/
۱۵۹	جناب امین صاحب پرسوبر شولہ مدراس	عہ/
۱۶۰	جناب شیخ احمد حسین صاحب مدرس ۸۸ رجمنٹ مدراس	عہ/
۱۶۱	جناب محمد ٹیپو حسین صاحب تاجر چرم پرسوبر شولہ مدراس	عہ/
۱۶۲	جناب محمد قاسم صاحب تروتورہی روڈ مدراس	عہ/
۱۶۳	جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب تاجر دھوبی پیٹھ مدراس	عہ/
۱۶۴	جناب سید بادشاہ صاحب حوالدار ۸۸ رجمنٹ مدراس	عہ/
۱۶۵	جناب سکندر خان صاحب پنشنر صوبیدار مدراس	عہ/
۱۶۶	جناب محمد عبدالرحمن صاحب کنٹراکٹر مدراس	عہ/
۱۶۷	جناب عبدالوہاب خان صاحب پرسوبر مدراس	عہ/
۱۶۸	جناب شیخ عبداللہ صاحب کنٹراکٹر	عہ/
۱۶۹	جناب شیخ احمد صاحب کوچہ گڈنگ مدراس	عہ/
۱۷۰	جناب محمد عبدالوہاب صاحب کوچہ گڈنگ مدراس	عہ/
۱۷۱	جناب غلام محی الدین خان صاحب (نشان نامعلوم)	عہ/
۱۷۲	جناب محمد عبدالباقی خان صاحب حسینی علم حیدرآباد دکن	عہ/
۱۷۳	جناب کریم بخش خان صاحب پنجابی تاجر چرم مدراس	عہ/
۱۷۴	جناب عبدالعزیز صاحب پانگری تنالی ضلع کشنا	عہ/
۱۷۵	جناب سید احمد کبیر صاحب سرشتہ دار ضلع کورٹ چنگل پیٹھ	عہ/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۱۷۶	جناب محمد حسین صاحب ترملکھیڑی مدراس	ع/
۱۷۷	جناب محمد عظیم الدین صاحب راے پیٹھ مدراس	ع/
۱۷۸	جناب محمد عبد الغفور صاحب [illegible] داڑہ راے پیٹھ مدراس	ع/
۱۷۹	جناب سید مرتضیٰ حسین صاحب نقشہ راسکہ پیٹھ مدراس	ع/
۱۸۰	جناب سید قدرۃ اللہ صاحب جام بازار ترملکھیڑی مدراس	ع/
۱۸۱	جناب غلام دستگیر صاحب ترملکھیڑی مدراس	ع/
۱۸۲	جناب مولوی محمد غوث صاحب سعید مددگار پرپویٹ سکریٹری مدار المہام حیدرآباد دکن	ع/
۱۸۳	جناب محمد ظفر اللہ صاحب ترملکھیڑی مدراس	ع/
۱۸۴	جناب احمد علی خان صاحب پانڈیچری	ع/
۱۸۵	جناب مولوی احمد حسین صاحب کنٹراکٹر بلہاری	ع/
۱۸۶	معرفت جناب حاجی عبد اللہ صاحب ترملکھیڑی مدراس	ع/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۱۸۷	جناب سید دیوان عبد الرزاق صاحب زمیندار اڈل پیٹھ ضلع [illegible]	ع/
۱۸۸	جناب میر حسن [illegible] بیگ صاحب تحصیلدار [illegible]	ع/
۱۸۹	جناب شیخ احمد صاحب صوبیدار میجر سردار بہادر ویلور ضلع شمالی آرکاٹ	ع/
۱۹۰	جناب محمد عابد حسین صاحب کلارک کورٹ لبے بید کلان ویلور ضلع شمالی آرکاٹ	ع/
۱۹۱	جناب میر ضیاء الدین صاحب سیلاپور مدراس	ع/
۱۹۲	جناب عبد الرحیم صاحب آمبور شمالی آرکاٹ ضلع	ع/
۱۹۳	جناب عبد العظیم صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ تروتھی اور چنگل پیٹھ ضلع	ع/
۱۹۴	جناب محمد عبد الرحیم صاحب بی اے بی ایل دھوبی پیٹھ مدراس	ع/
۱۹۵	جناب سید سلطان صاحب صوبیدار میجر مدراس	ع/
۱۹۶	جناب منشی شیخ حیدر صاحب دھوبی پیٹھ مدراس	ع/
۱۹۷	جناب غلام رسول صاحب گھڑی ساز	

نمبر	نام	رقم
	دھوبی پیٹھ مدراس	عہ/
۱۹۸	جناب عبدالغفور صاحب کارخانہ سی عبداللہ صاحب کمپنی ۵۵۔ انڈرسن کوچہ مدراس	عہ/
۱۹۹	جناب محمد عثمان صاحب فرزند برہان الدین صاحب	عہ/
۲۰۰	جناب محمد عزیز مرزا صاحب	عہ/
۲۰۱	جناب مولوی سید حیات الحسن صاحب ناظم دیوانی حیدرآباد دکن	عہ/
۲۰۲	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب وکیل حیدرآباد دکن	عہ/
۲۰۳	جناب خواجہ خان صاحب	عہ/
۲۰۴	جناب شیخ عبدالعلی صاحب	عہ/
۲۰۵	جناب محمد یوسف خان صاحب	عہ/
۲۰۶	جناب ملک محمد محبوب علی خان صاحب مہتمم کروڑگیری حیدرآباد دکن	عہ/
۲۰۷	جناب حکیم محمد یوسف صاحب	عہ/
۲۰۸	جناب عبدالرحیم صاحب تاجر کتب مدراس	عہ/
۲۰۹	جناب بی اے سلیمان صاحب	
	(قادر حسین صاحب کمپنی) لشکر بنگلور	عہ/
۲۱۰	جناب محمد برکت اللہ صاحب رائے پیٹھ مدراس	عہ/
۲۱۱	جناب علی حمزہ صاحب البرگہ دھاڑواڑ	عہ/
۲۱۲	جناب مولوی سجاد حسین صاحب تحصیلدار البرگہ دھاڑواڑ	عہ/
۲۱۳	جناب مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب اُستاد فارسی دھاڑواڑ	عہ/
۲۱۴	جناب محمد عبدالستار صاحب نلور حاجی رحمت اللہ	عہ/
۲۱۵	جناب سید محمد قاسم صاحب ۳۲ لٹل رس روڈ رائے پیٹھ مدراس	عہ/
۲۱۶	جناب عبدالوہاب صاحب پیارم پیٹھ ضلع شمالی ارکاٹ	عہ/
۲۱۷	جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب پیارم پیٹھ ضلع شمالی ارکاٹ	عہ/
۲۱۸	جناب واونگری محمد ابراہیم صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	عہ/
۲۱۹	جناب احسن غنی عبدالکریم صاحب	

نمبر	نام	رقم
	وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۲۰	جناب حاجی پاکتنی پاچھا صاحب کمپنی میل وشارم ضلع شمالی ارکاٹ	۱/ع
۲۲۱	جناب چلپکار عبدالقادر صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۲۲	جناب جے لال بادشاہ صاحب (جے چند اسیان صاحب کمپنی) وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۲۳	جناب ایس حاجی عبداللہ صاحب کمپنی ٹرمی شٹھ مدراس	۱/ع
۲۲۴	جناب سی عبداللہ صاحب ٹرمی شٹھ مدراس	۱/ع
۲۲۵	جناب ایم عبدالرحمن صاحب (حضرت بادشاہ صاحب کمپنی) وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۲۶	جناب جے حاجی محمد عثمان صاحب (عبدالرحمن صاحب کمپنی) وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۲۷	جناب ایس ٹیپو صاحب و عبدالقادر صاحب کمپنی وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۲۸	جناب ایس ابراہیم صاحب کمپنی وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۲۹	جناب پیر عبدالرحمن صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۰	جناب پاچھامیان صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۱	جناب لنظرما زین العابدین صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۲	جناب پٹیل عبدالرسول صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۳	جناب کاکی حاجی غلام محی الدین صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۴	جناب دیویکار عبدالعزیز صاحب وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۵	جناب حاجی جے پاچھامیان صاحب (عبدالمجید صاحب کمپنی) وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۶	جناب حاجی داؤد خان صاحب کمپنی وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۷	جناب محمد عبداللہ صاحب نمازی وانمباڑی ضلع سیلم	۱/ع
۲۳۸	جناب ایم قادر بادشاہ صاحب کمپنی ہلی کنڈہ ضلع شمالی ارکاٹ	۱/ع

نمبر	نام و پتہ	رقم
۲۳۹	جناب مستان عبدالوہاب صاحب پیارم پیٹھ ضلع شمالی ارکاٹ	ع/۱
۲۴۰	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب پیارم پیٹھ ضلع شمالی ارکاٹ	ع/۱
۲۴۱	جناب آر۔ ٹی۔ الیف پاچیا صاحب کمپنی میل وشارم ضلع شمالی ارکاٹ	ع/۱
۲۴۲	جناب نظر بابو صاحب کمپنی وانمباڑی ضلع سلیم	ع/۱
۲۴۳	جناب احسن غنی حاجی عبدالرحمن صاحب کمپنی وانمباڑی ضلع سلیم	ع/۱
۲۴۴	جناب اکمپیٹ۔ غلام محی الدین صاحب کمپنی وانمباڑی ضلع سلیم	ع/۱
۲۴۵	جناب بادہ کا عبدالعزیز صاحب (عبدالمجید صاحب کمپنی) وانمباڑی ضلع سلیم	ع/۱
۲۴۶	جناب پی۔ این۔ آر محمد غنی صاحب کمپنی وانمباڑی ضلع سلیم	ع/۱
۲۴۷	جناب سی۔ اے عبدالحکیم صاحب میل وشارم	ع/۱
۲۴۸	جناب سی رے عبداللطیف صاحب کل وشارم	ع/۱
۲۴۹	جناب سی رے عبدالشکور صاحب کل وشارم	ع/۱
۲۵۰	جناب حاجی بدرالدین صاحب وانمباڑی	ع/۱
۲۵۱	جناب چغتائی محمد قاسم صاحب پیارم پیٹھ	ع/۱
۲۵۲	جناب سید تاج الدین صاحب ویلور	ع/۱
۲۵۳	جناب محمد عبدالرحمن صاحب بہادر شاطر میلاپور مدراس	ع/۱
۲۵۴	جناب محمد عبدالقادر صاحب میلاپور مدراس	ع/۱
۲۵۵	جناب مرزا ابو اسحٰق صاحب کاروانی ورانیم	ع/۱
۲۵۶	جناب مرزا محمد بیگ صاحب اردونی	ع/۱
۲۵۷	جناب عبدالرب صاحب المعروف سولا صاحب مدراس	ع/۱
۲۵۸	جناب سید خواجہ محی الدین صاحب نڈال پیٹھ مدراس	ع/۱
۲۵۹	جناب عبدالکریم صاحب ٹری شٹھ مدراس	ع/۱
۱۶۰	جناب محمد انور الدین خان صاحب بہادر	

نمبر	نام	رقم
	راے پیٹھ مدراس	۱/عه
۲۶۱	جناب سید محمد صاحب حیدرآباد دکن	۱/عه
۲۶۲	جناب عبد الباسط صاحب نمبر ۵ برسبور روڈ مدراس	۱/عه
۲۶۳	جناب سید محمد صاحب رضوی تاجر پارچہ لشکر بنگلور	۱/عه
۲۶۴	جناب محمد یوسف صاحب نمبر ۸۷ کوچہ گڈنگ مدراس	۱/عه
۲۶۵	جناب نادر شاہ صاحب نمبر ۸۹ کوچہ گڈنگ مدراس	۱/عه
۲۶۶	جناب محمد حسین صاحب منیجر	۱/عه
۲۶۷	جناب محمد عبد القادر صاحب نمبر ۲ سیلا پور مدراس	۱/عه
۲۶۸	جناب محمد وارث علی صاحب رجسٹرار نمبر ۲ سیلا پور مدراس	۱/عه
۲۶۹	جناب عبد الجلیل صاحب تحصیلدار بنگلور	۱/عه
۲۷۰	جناب عبد الکریم صاحب ڈسٹرکٹ آفس ٹراونکور	۱/عه
۲۷۱	جناب عبد السبحان صاحب ڈسٹرکٹ آفس ٹراونکور	۱/عه
۲۷۲	جناب محمد عبد الحئی صاحب ہاسپٹل	
	اسسٹنٹ	۱/عه
۲۷۳	جناب شیخ داؤد صاحب عطار مینا اینت اسٹریٹ نمبر ۱۸ مدراس	۱/عه
۲۷۴	جناب مہر بخش صاحب رنجیر لو انگمیا نایک اسٹریٹ مدراس	۱/عه
۲۷۵	جناب ساہوکار شیخ محمد صاحب تاجر پارچہ بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۷۶	جناب محمد عنایت اللہ حسین صاحب بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۷۷	جناب تاجدار احمد بادشاہ صاحب بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۷۸	جناب منشی محمد برہان الدین صاحب بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۷۹	جناب عبد القادر صاحب بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۸۰	جناب شیخ میرن صاحب ایجنٹ عبد القادر صاحب بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۸۱	جناب مستولی محمد صاحب بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۸۲	جناب پیر نواز خان صاحب بورنگ پیٹھ	۱/عه
۲۸۳	جناب مولوی رسول خان صاحب چھاونی بنگلور	۱/عه

نمبر	نام	رقم
۲۸۴	جناب مولوی عبدالصمد صاحب تاجر پارچہ بنگلور	عہ/
۲۸۵	جناب عبدالکریم صاحب سیٹھ پروپرائٹر کمیشن بازار بنگلور	عہ/
۲۸۶	جناب مولانا مولوی سید حسین صاحب چھاونی بنگلور	عہ/
۲۸۷	جناب منشی علیخاں صاحب چھاونی بنگلور	عہ/
۲۸۸	جناب عبدالقدوس صاحب چھاونی بنگلور	عہ/
۲۸۹	جناب سید عبدالرزاق صاحب چھاونی بنگلور	عہ/
۲۹۰	جناب بی احمد صاحب چھاونی بنگلور	عہ/
۲۹۱	جناب مولانا مولوی عبدالشفیع صاحب چھاونی بنگلور	عہ/
۲۹۲	جناب محمد یوسف صاحب پسر محمد قاسم صاحب مرحوم بنگلور	عہ/
۲۹۳	جناب عبدالرحیم صاحب پسر حیدر صاحب مرحوم بنگلور	عہ/
۲۹۴	جناب سید شمس تبریز صاحب کڈاپا	عہ/
۲۹۵	جناب سید نظیر حسین صاحب مجید مسجد مجید کڈاپا	عہ/
۲۹۶	جناب خان بہادر حکیم سید مجید صاحب کڈاپا	عہ/

نمبر	نام	رقم
۲۹۷	جناب محمد عبداللہ صاحب کڈاپا	عہ/
۲۹۸	جناب سید عبدالقادر صاحب کڈاپا	عہ/
۲۹۹	جناب محمد عبداللطیف صاحب کڈاپا	عہ/
۳۰۰	جناب سید شاہ محمد صاحب قادری سکرٹری محمڈن ایسوسی ایشن کڈاپا	عہ/
۳۰۱	جناب محمد عبداللہ شریف صاحب کڈاپا	عہ/
۳۰۲	جناب محمد عبدالرؤف میاں صاحب کڈاپا	عہ/
۳۰۳	جناب ساہوکار قادر محی الدین صاحب پریزیڈنٹ محمڈن ایسوسی ایشن کڈاپا	عہ/
۳۰۴	جناب ساہوکار سید میاں صاحب کڈاپا	عہ/
۳۰۵	جناب عبدالغفور میاں صاحب تاجر چرم کڈاپا	عہ/
۳۰۶	جناب قادر خان صاحب یوسف رے کڈاپا	
۳۰۷	جناب سید حسین صاحب پرڈڈ دستور	عہ/

نمبر	نام	رقم
۳۰۸	جناب عبدالغنی صاحب بدوائیل	عہ/
۳۰۹	جناب عبدالرحیم صاحب صراف کڑاپا	عہ/
۳۱۰	جناب عبدالکریم صاحب امبور	عہ/
۳۱۱	جناب کے محمد حسین صاحب ملنگ عبدالرحمن صاحب کمپنی مدراس	عہ/
۳۱۲	جناب سید رحیم الدین صاحب یونگاپلی	عہ/
۳۱۳	جناب مولوی محمد قاسم صاحب یونگاپلی	عہ/
۳۱۴	جناب سید مرتضیٰ صاحب پروپرائٹر محمڈن سکول ترچناپلی	عہ/
۳۱۵	جناب سید شاہ غلام محی الدین صاحب شطاسی ترچناپلی	عہ/
۳۱۶	جناب سید ضیاءالدین سید محمد صاحب ترچناپلی	عہ/
۳۱۷	جناب حاجی محمد حشمت صاحب تاجر ترچناپلی	عہ/
۳۱۸	جناب مولوی حافظ سلام محمد غوث صاحب ترچناپلی	عہ/
۳۱۹	جناب ڈاکٹر حاجی خواجہ حسین صاحب یونگاپلی	عہ/
۳۲۰	جناب سید حسین علی صاحب انعام دار ترچناپلی	عہ/
۳۲۱	جناب حمدار خان صاحب صوبیدار نمبر ۱ کرناٹک ترچناپلی	عہ/
۳۲۲	جناب غلام رسول صاحب بیل سارڈ ترچناپلی	عہ/
۳۲۳	جناب محمد نورالدین صاحب گماشتہ حاجی محمد حشمت صاحب ترچناپلی	عہ/
۳۲۴	جناب عبدالکریم صاحب تہامی ترچناپلی	عہ/
۳۲۵	جناب محمد ہدایت اللہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول ترچناپلی	عہ
۳۲۶	جناب محمد حسین صاحب انعام دار ترچناپلی	عہ/
۳۲۷	جناب عارف خان صاحب صوبہ دار بہادر ترچناپلی	عہ/
۳۲۸	جناب عبدالغنی صاحب سکول اسٹ	

نمبر	نام	رقم
	ترچناپلی	عہ/
۳۲۹	جناب سید رسول صاحب سب رجسٹرار ترچناپلی	عہ/
۳۳۰	جناب محمد نصیر الدین صاحب سوداگر ترچناپلی	عہ/
۳۳۱	جناب سید شاہ حسینی صاحب	عہ/
۳۳۲	جناب خواجہ سید عزیز اللہ صاحب سوداگر ترچناپلی	عہ/
۳۳۳	جناب محمد حسین صاحب ٹھیکہ دار ترچناپلی	عہ/
۳۳۴	جناب محمد عبد الغفار صاحب سوداگر نیلور	عہ/
۳۳۵	جناب محمد ستار صاحب نیلور	عہ/
۳۳۶	جناب محمد باقر خان صاحب نیلور	عہ/
۳۳۷	جناب محمد طاہر صاحب نیلور	عہ/
۳۳۸	جناب محمد شریف صاحب عطار نیلور	عہ/
۳۳۹	جناب عبد الرؤف خان صاحب نیلور	عہ/
۳۴۰	جناب مولوی فقیر محمد صاحب نیلور	عہ/
۳۴۱	جناب سوری نظام الدین صاحب عطار نیلور	عہ/
۳۴۲	جناب محمد سلیمان صاحب نیلور	عہ/
۳۴۳	جناب محمد برہان الدین صاحب جام بازار مدراس	عہ/
۳۴۴	جناب محمد ضیاء الدین صاحب الفاری سپرنٹنڈنٹ نیلور	عہ/
۳۴۵	جناب محمد اسمعیل صاحب بی اے نیلور	عہ/
۳۴۶	جناب سید قاسم صاحب سوداگر چرم حیدرآباد	عہ/
۳۴۷	جناب سید یوسف صاحب سوداگر چرم حیدرآباد	عہ/
۳۴۸	جناب محمد عثمان صاحب سوداگر چرم حیدرآباد	عہ/
۳۴۹	جناب حافظ عبد الحی صاحب سوداگر چرم حیدرآباد	عہ/
۳۵۰	جناب ردشام مدار صاحب کمپنی سوداگر چرم حیدرآباد	عہ/
۳۵۱	جناب محمد عمر صاحب سوداگر چرم حیدرآباد	عہ/
۳۵۲	جناب بنگلور اسد صاحب سوداگر چرم سکندرآباد دکن	عہ/

نمبر	نام	رقم
۳۵۳	جناب بی مار صاحب سوداگر چرم سکندرآباد دکن	۱/ع
۳۵۴	جناب ایم حیدر صاحب سوداگر چرم سکندرآباد دکن	۱/ع
۳۵۵	جناب بی اسد صاحب سوداگر چرم سکندرآباد دکن	۱/ع
۳۵۶	جناب جہانا حسین صاحب حیدرآباد دکن	۱/ع
۳۵۷	جناب کرنول بابا میان صاحب حیدرآباد دکن	۱/ع
۳۵۸	جناب سنگل گرے عمر صاحب داؤد صاحب حیدرآباد دکن	۱/ع
۳۵۹	جناب کرنیل ضمو میان صاحب حیدرآباد دکن	۱/ع
۳۶۰	جناب عبدالغنی صاحب بیگم بازار حیدرآباد دکن	۱/ع
۳۶۱	جناب جوہری عبدالنبی صاحب حیدرآباد	۱/ع
۳۶۲	جناب مدار صاحب احمد صاحب ٹھیکہ دار سکندرآباد	۱/ع
۳۶۳	جناب باداسیان صاحب حیدرآباد	۱/ع

نمبر	نام	رقم
۳۶۴	جناب بی - پاچا صاحب قاسم صاحب سکندرآباد	۱/ع
۳۶۵	جناب پیر نواز خان صاحب بورنگ مٹھیہ	۱/ع
۳۶۶	جناب جعفر خان صاحب صوبیدار میجر چولائے مدراس	۱/ع
۳۶۷	جناب محمد قاسم صاحب صوبیدار ۸۹ ریے اسکولائے مدراس	۱/ع
۳۶۸	جناب محمد اطو صاحب پسر ستاواکی برمبور مدراس	۱/ع
۳۶۹	جناب عبدالکریم صاحب پسر احمد علی صاحب سکولائے مدراس	۱/ع
۳۷۰	جناب محمد رفیع الدین صاحب سوداگر بنگلور چولائے	۱/ع
۳۷۱	جناب اپابلی عبدالوہاب صاحب	۱/ع
۳۷۲	جناب گرمانی عبدالعزیز صاحب چولائے مدراس	۱/ع
۳۷۳	جناب این - ایم عبدالوہاب صاحب	۱/ع
۳۷۴	جناب ایم عبداللطیف صاحب	۱/ع
۳۷۵	جناب این محمد ذکریا صاحب	۱/ع
۳۷۶	جناب بی عبدالقادر صاحب	۱/ع
۳۷۷	جناب سید عبدالغفور صاحب عالیجاہ صاحب	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	اسٹریٹ نمبر ۶ مدراس	۱ عہ
۳۷۸	جناب محمد سراج الدین صاحب نمبر ۱۴۲ ٹیپو صاحب اسٹریٹ مدراس	۱ عہ
۳۷۹	جناب عبد الملک صاحب دادا صاحب گارڈن چولاے مدراس	۱ عہ
۳۸۰	جناب عبد الشاکر صاحب نمبر ۹ فورٹ اسٹریٹ وانمباڑی	۱ عہ
۳۸۱	جناب محمد عثمان صاحب مدرس مدرسہ انگنان وانمباڑی	۱ عہ
۳۸۲	جناب سید امین الدین صاحب صوبہ دار میجر حیدر آباد	۱ عہ
۳۸۳	جناب خطیب عبد الواحد صاحب گڈ نگ گلی نمبر ۱۳۱ مدراس	۱ عہ
۳۸۴	جناب امیر محمد غوث صاحب فدوی تاجر پارچہ بنگلور	۱ عہ
۳۸۵	جناب محمد عبد الاحد صاحب سیلاپور سیان تقوم مدراس	۱ عہ
۳۸۶	جناب محمد عنایت اللہ صاحب فورٹ وانمباڑی	۱ عہ
۳۸۷	جناب عبد الرسول صاحب فورٹ وانمباڑی	۱ عہ
۳۸۸	جناب ٹی۔ آر۔ عبد المجید صاحب نمبر ۱۳ بڑی مٹھ مدراس	۱ عہ
۳۸۹	جناب ڈی محمد یوسف صاحب بڑی مٹھ سنڈی مدراس	۱ عہ
۳۹۰	جناب ہاشم صاحب رنگون	۱ عہ
۳۹۱	جناب ابوبکر آدم صاحب سوداگر کوچہ گڈ نگ مدراس	۱ عہ
۳۹۲	جناب حاجی عبد الرحمن صاحب کمپنی سوداگر کوچہ گڈ نگ مدراس	۱ عہ
۳۹۳	جناب عبد الرشید صاحب کوچہ گڈ نگ مدراس	۱ عہ
۳۹۴	جناب عبد الرحیم صاحب نمبر ۲۳۲ انگیا نایک اسٹریٹ مدراس	۱ عہ
۳۹۵	جناب محمد چراغ الدین صاحب ستھائی پیٹھ مدراس	۱ عہ
۳۹۶	جناب محمد قادر حسین صاحب ستولی مسجد مدراس	۱ عہ
۳۹۷	جناب حامد محی الدین صاحب مدرس ہارس اسکول مدراس	۱ عہ
۳۹۸	جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۱۶ امار کوویلی اسٹریٹ مدراس	۱ عہ

نمبر	نام و پتہ	رقم
۳۹۹	جناب مرزا ناظر حسین صاحب اڈونا پاڈین اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۰۰	جناب محی الدین میران صاحب مارکر لویاسے سٹریٹ مدراس	عـ/
۴۰۱	جناب لالہ میان صاحب ریاپورم مدراس	عـ/
۴۰۲	جناب ایم حاجی میان صاحب مارکر لویاسے سٹریٹ مدراس	عـ/
۴۰۳	جناب محمد اسمعیل صاحب مارکر لویاسے اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۰۴	جناب ایم یوسف صاحب مارکر لویاسے اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۰۵	جناب محمد میان صاحب بتیال پیٹھ مدراس	عـ/
۴۰۶	جناب عبد العزیز صاحب انگیا نایک اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۰۷	جناب تھانگا میان صاحب سیتال پیٹھ مدراس	عـ/
۴۰۸	جناب میان جنو صاحب نمبر ۱۲۸ انگیا نایک اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۰۹	جناب محمد یوسف صاحب ۱۵ ستاڈی اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۱۰	جناب محمد میان صاحب نمبر ۱۱ مور سٹریٹ مدراس	عـ/
۴۱۱	جناب ایم فخر الدین صاحب مدراس	عـ/
۴۱۲	جناب وی محمد میران صاحب نمبر ۹ استاری اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۱۳	جناب وی رحمت اللہ سیٹھ صاحب نمبر ۹۰ انگیا نایک اسٹریٹ مدراس	عـ/
۴۱۴	جناب محمد اسمعیل صاحب کرشنا نروانی کوول سٹریٹ مدراس	عـ/
۴۱۵	جناب جام محمد صاحب مارکر لویاسے سٹریٹ مدراس	عـ/
۴۱۶	جناب محمد موسی صاحب سیٹھ کوچہ گذنگ مدراس	عـ/
۴۱۷	جناب اسمعیل احمد صاحب سیٹھ کمپنی کوچہ گذنگ مدراس	عـ/
۴۱۸	جناب دادا نگم محمد ابراہیم صاحب وانمباڑی	عـ/
۴۱۹	جناب محمد یوسف خان صاحب	

نمبر	نام	رقم
	کنٹراکٹر چک بالاپور	عہ/ا
۴۲۰	جناب سید محی الدین صاحب ہندوستانی سکول ماسٹر چک بالاپور	عہ/ا
۴۲۱	جناب شیخ حسین صاحب عرف بابا میاں صاحب سوداگر ریشم چک بالاپور	عہ/ا
۴۲۲	جناب شیخ حسین صاحب تاجر پارچہ چک بالاپور	عہ/ا
۴۲۳	جناب مرزا بیگ صاحب سوداگر چک بالاپور	عہ/ا
۴۲۴	جناب ساہوکار محمد حنیف صاحب ٹریژرر (خزانچی) انجمن ناگوٹ	عہ/ا
۴۲۵	جناب ساہوکار عبدالستار صاحب نائب صدر ایم یلی مین ناگوٹ	عہ/ا
۴۲۶	جناب باوا محمد صاحب صدر ناگوٹ	عہ/ا
۴۲۷	جناب ستادر بیر بادشاہ صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ناگوٹ	عہ/ا
۴۲۸	جناب وکیل سید عبداللطیف صاحب	
	سکریٹری انجمن ناگوٹ	عہ/ا
۴۲۹	جناب مولوی خواجہ نصیر الدین صاحب مہتمم انجمن ناگوٹ	عہ/ا
۴۳۰	جناب قادر نواز خان صاحب سوداگر ناگوٹ	عہ/ا
۴۳۱	جناب باجا میاں صاحب ٹھیکہ دار ناگوٹ	عہ/ا
۴۳۲	جناب مولوی غلام دستگیر صاحب بتوسط عبداللہ خان صاحب ناگوٹ	عہ/ا
۴۳۳	جناب محمد عبداللہ شریف صاحب ۲۶ عبدالکریم صاحب سٹریٹ ناگوٹ	عہ/ا
۴۳۴	جناب ارتضاع حسین صاحب ۲۶ عبدالکریم صاحب سٹریٹ ناگوٹ	عہ/ا
۴۳۵	جناب محمد سلطان محی الدین صاحب ۲۶ عبدالکریم صاحب سٹریٹ ناگوٹ	عہ/ا
۴۳۶	جناب ایس ایم این جی محمد یعقوب صاحب سیلم	عہ/ا
۴۳۷	جناب ایم۔ جی عبدالقدیر صاحب سیلم	عہ/ا
۴۳۸	جناب مولوی حاجی صدیق حسین	

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
	صاحب مدرس مدرسہ انبوہ حیدرآباد	عہ/	۴۵۰	جناب حیدر اسیان صاحب سیلم	عہ
۴۳۹	جناب مولوی حاجی عبدالقادر صاحب ٹیپیر حیدرآباد دکن	عہ/	۴۵۱	جناب مولوی سید ابوالعاص صاحب پٹمنہ	عہ/
۴۴۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب ٹیپیر حیدرآباد دکن	عہ/	۴۵۲	جناب محمد اسحاق صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ اول گوداوری	عہ/
۴۴۱	جناب عزیز یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن	عہ/	۴۵۳	جناب عبدالحفیظ خان صاحب تحصیلدار گھنٹہ کل	عہ/
۴۴۲	جناب حاجی محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن	عہ/	۴۵۴	جناب محمد علی صاحب خلف بخشی الملک بہادر ترملکھیڑی مدراس	عہ/
۴۴۳	جناب محمد عظیم صاحب میال حیدرآباد دکن	عہ/	۴۵۵	جناب قاضی ناصرالدین احمد صاحب حیدرہ ترملکھیڑی مدراس	عہ/
۴۴۴	جناب عبدالحفیظ صاحب بی۔ اے سیلم	عہ/	۴۵۶	جناب حکیم محمد عبدالباسط صاحب ترملکھیڑی مدراس	عہ/
۴۴۵	جناب سید اسمٰعیل صاحب ہیڈ کلرک ڈسٹرکٹ کورٹ سیلم	عہ/	۴۵۷	جناب حکیم محمد احمداللہ بادشاہ صاحب ترملکھیڑی مدراس	عہ/
۴۴۶	جناب محمد شریف صاحب ٹون خواجہ سیلم	عہ/	۴۵۸	جناب محمد قدرت اللہ صاحب ڈاکٹر ترملکھیڑی مدراس	عہ/
۴۴۷	جناب شیخ حسین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ بنگلور	عہ/	۴۵۹	جناب بی عثمان خان صاحب بہادر بنچ مجسٹریٹ بنگلور	عہ/
۴۴۸	جناب محمد عزت اللہ صاحب مدراس	عہ/	۴۶۰	جناب محمد یعقوب صاحب	
۴۴۹	معرفت جناب غلام محمد صاحب خان بہادر بہادل پور	عہ/			

نمبر	نام و پتہ	رقم
	سوداگر بنگلور	عه/
۴۶۱	جناب ڈی عبدالرزاق صاحب بکنیا تھر سلمٹ ویلور	عه/
۴۶۲	جناب عبداللہ خان صاحب نمبر ۹، کوچہ گڈنگ مدراس	عه/
۴۶۳	جناب محمد اسحاق صاحب سلیقہ دواری موڈ سے سٹریٹ مدراس	عه/
۴۶۴	جناب نثال شیخ فرید صاحب ترملکھیڑی مدراس	عه/
۴۶۵	جناب امیر صاحب تیلکوپیٹ نام ٹھیکہ دار ترملکھیڑی مدراس	عه/
۴۶۶	جناب فخرالدین لعل پاچیا صاحب سوداگر پارچہ وانمباڑی	عه/
۴۶۷	جناب کے عبدالرحمن صاحب وانمباڑی	عه/
۴۶۸	جناب اے ایس عبدالسبحان صاحب نمبر ۹ لوبائی سٹریٹ ویلور	عه/
۴۶۹	جناب ایس عبدالوہاب صاحب نمبر ۲۵ کوریا چری سٹریٹ ویلور	عه/
۴۷۰	جناب محمد آدم صاحب کوریاچری نمبر ۲۵ اسٹریٹ ویلور	عه/
۴۷۱	جناب داؤد رسول خان صاحب سوداگر پارچہ ترملکھیڑی مدراس	عه/
۴۷۲	جناب سید میران صاحب بن سید ابوبکر صاحب بھٹکل	عه/
۴۷۳	جناب اکری محی الدین صاحب بن عبدالرحمن صاحب بھٹکل	عه/
۴۷۴	جناب سید محی الدین سید میران صاحب بھٹکل	عه/
۴۷۵	جناب یوسف جی عمر الیاس صاحب کوچیا بندور	عه/
۴۷۶	جناب محمد اکرام عمر صاحب بن قاضی حاجی محی الدین صاحب بندور	عه/
۴۷۷	جناب شاہ بندو محمد صاحب بن ابوبکر صاحب بھٹکل	عه
۴۷۸	جناب مروار محمد صاحب بن عبدالقادر صاحب بندور	عه/
۴۷۹	جناب سی موصاحب بن ایم کون قادر صاحب کنانور	عه/
۴۸۰	جناب فدا احمد میران صاحب بھٹکل	عه/
۴۸۱	جناب محمد اکرم سیدی علیشاہ صاحب بن عبدالقادر صاحب بندور	عه/

نمبر	نام	رقم
۴۸۲	جناب قاسم جی محی الدین صاحب بن حسین صاحب بھٹکل	عہ/
۴۸۳	جناب سید محمد صاحب بن سید حسین صاحب بھٹکل	عہ/
۴۸۴	جناب پی احمد بن سکے قادر صاحب کنانور	عہ/
۴۸۵	جناب ایم حسین صاحب مڈل سٹرٹ منگلور	عہ/
۴۸۶	جناب کے عبدالقادر بن احمد صاحب مونکی	عہ/
۴۸۷	جناب پی ایس عبدالقادر صاحب سیتال پٹیھ مدراس	عہ/
۴۸۸	جناب قاسم خان صاحب رائی پیارم مدراس	عہ/
۴۸۹	جناب علی شریف خان صاحب رائی پیارم مدراس	عہ/
۴۹۰	جناب سید عبداللہ صاحب گھی اسٹنڈی ترملکیڑی مدراس	عہ/
۴۹۱	جناب محمد خواجہ خان صاحب بی اے حبترا مدراس	عہ/
۴۹۲	جناب نواب رؤف الملک بہادر نیلور	عہ/
۴۹۳	جناب مصطفی صاحب نیلور	عہ/
۴۹۴	جناب عبدالکریم خان صاحب ٹھیکہ دار نیلور	عہ/
۴۹۵	جناب آغا اسداللہ صاحب سکریٹری انجمن حمایت اسلام نیلور	عہ/
۴۹۶	جناب منشی محمد محمود صاحب شریف صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن حمایت اسلام نیلور	عہ/
۴۹۷	جناب حسین احمد صاحب عرف محمد کلیم نیلور	عہ/
۴۹۸	جناب محمد ابراہیم عرف دادا میاں صاحب نیلور	عہ/
۴۹۹	جناب حکیم مرزا غازی بیگ صاحب نیلور	عہ/
۵۰۰	جناب رحمتو میاں صاحب نیلور	عہ/
۵۰۱	جناب سید احمد صاحب حفیظ نیلور	عہ/
۵۰۲	جناب علی خان صاحب نیلور	عہ/
۵۰۳	جناب عبدالرحیم خان صاحب نیلور	عہ/
۵۰۴	جناب مولوی سید علی موسی رضی خان صاحب سکول ماسٹر مدرسہ کریمیہ نیلور	عہ/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۵۰۵	جناب سید عبدالقادر صاحب نیلور	۱/عہ
۵۰۶	جناب محمد چوگا گی شاہ صاحب نیلور	۱/عہ
۵۰۷	جناب سید حسین شاہ صاحب نیلور	۱/عہ
۵۰۸	جناب محمد عبدالباسط صاحب تاجر چرم سسکر بنگلور	۱/عہ
۵۰۹	جناب محمد عطاء اللہ صاحب سوداگر چرم سسکر بنگلور	۱/عہ
۵۱۰	جناب جمن محمد عبداللطیف صاحب سسکر بنگلور	۱/عہ
۵۱۱	جناب محمد عبدالعزیز صاحب بی اے کلرک ڈی پی ڈبلو جیاک (؟) مدراس	۱/عہ
۵۱۲	جناب حکیم محمد عبدالقادر صاحب محمد خادم حسین صاحب	۱/عہ
۵۱۳	جناب محمد اعظم صاحب ٹھیکہ دار بارکس روڈ نمبر ۲ پرسبور (؟) مدراس	۱/عہ
۵۱۴	جناب خیرالدین صاحب امداد (؟) نیلور	۱/عہ
۵۱۵	جناب حکیم عباس حسین صاحب حیدری بیگم بازار مدراس	۱/عہ
۵۱۶	جناب غلام احمد صاحب ٹھیکہ دار (میسور) بالاگھاٹ	۱/عہ
۵۱۷	جناب یعقوب حسین صاحب سیٹھ	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	۲۶-۱ اینڈرسن اسٹریٹ مدراس	۱/عہ
۵۱۸	جناب عبدالحمید حاجی ایوب صاحب نمبر ۱۸۱-مونٹ روڈ مدراس	۱/عہ
۵۱۹	جناب فریدالدین صاحب عرف صاحب محفوظ خان کا باغ گیٹ اسٹریٹ مدراس	۱/عہ
۵۲۰	جناب دھایا والا می منڈے علی صاحب تھمبر چٹی اسٹریٹ مدراس	۱/عہ
۵۲۱	جناب (؟) دھری اسمعیل صاحب تھمبر چٹی اسٹریٹ مدراس	۱/عہ
۵۲۲	جناب ظہورالدین احمد صاحب فرزیم بازی	۱/عہ
۵۲۳	جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب گووندہ سوز فرزیم بازی	۱/عہ
۵۲۴	جناب محمد قاسم صاحب بیوپاری پیارم پیٹھ	۱/عہ
۵۲۵	جناب ناہی صاحب سلیم ڈسٹرکٹ التور	۱/عہ
۵۲۶	جناب مولوی سید شاہ علاءالدین خان صاحب چیتور جی ہاسپٹل	۱/عہ
۵۲۷	جناب حسین الدین صاحب عرف بابا میاں صاحب نیلور	۱/عہ

نمبر	نام	رقم
۵۲۸	جناب حیدر صاحب سوداگر ریشم چینیا پٹہ	عہ/
۵۲۹	جناب محمد عبد القدوس صاحب معرفت حیدر صاحب چینیا پیٹھ	عہ/
۵۳۰	جناب محمد عبد العزیز صاحب معرفت حیدر صاحب چینیا پیٹھ	عہ/
۵۳۱	جناب محمد عبد العزیز خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ الاجا نا یار	عہ/
۵۳۲	جناب سید فخر الدین بادشاہ صاحب اوڈل پیٹھ	عہ/
۵۳۳	جناب ڈی ایم عبد الغفور صاحب بی اے دھارا پورم	عہ/
۵۳۴	جناب سید کریم اللہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ناگور	عہ/
۵۳۵	جناب موسن عبد النواب صاحب چتوارگی ہاسپٹل	عہ/
۵۳۶	جناب موسن کبیلہ قبیلہ صاحب چتوارگی ہاسپٹل	عہ/
۵۳۷	جناب الٰہی حاجی ابراہیم صاحب اسٹیڈسن پرامم پیٹھ	عہ/
۵۳۸	جناب پلیٹر علاء الدین صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۳۹	جناب بستان عبد الحمید صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۰	جناب محمد غنی صاحب عبد السلام پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۱	جناب منصور صاحب جو صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۲	جناب محمد علی عبد القادر صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۳	جناب عبد الرزاق صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۴	جناب مارلوی ستورم عبد الستار صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۵	جناب چھانی بدر الدین صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۶	جناب مولوی عبد اللہ صاحب شمشوری پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۷	جناب کرامی حاجی محمد یعقوب صاحب پرامم پیٹھ	ہ/
۵۴۸	جناب مولانا بشیر الدین صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۴۹	جناب بستان حبیبہ میاں صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۵۰	جناب الواکبر حاجی عبد القدیر صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۵۱	جناب سیلوہ میر الشیخ میران صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۵۲	جناب کرا عبد الحکیم صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۵۵۳	جناب بادو یعقوب صاحب پرامم پیٹھ	عہ/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۵۵۴	جناب اریتا پاری عبدالرحیم صاحب پرامم پیٹھ	۱رعہ
۵۵۵	جناب پالو ہیران محمد اسمٰعیل صاحب پرامم پیٹھ	۱رعہ
۵۵۶	جناب ایس اے قادر صاحب بونٹ مدراس	۱رعہ
۵۵۷	جناب ہاشمی عبدالمجید صاحب سکندر راشنر ایم بی یونٹ مدراس	۱رعہ
۵۵۸	جناب محمد عبدالعزیز خان صاحب خلف جمال خان صاحب صوبیدار مدراس	۱رعہ
۵۵۹	جناب نذیر الدین صاحب کوڈا اتھورم	۱رعہ
۵۶۰	جناب غلام محی الدین صاحب مدراس	۱رعہ
۵۶۱	جناب محمد حسین صاحب مدراس	۱رعہ
۵۶۲	جناب نور محمد صاحب سایدمیان بازار مدراس	۱رعہ
۵۶۳	جناب قادر محی الدین صاحب راسے پیٹھ مدراس	۱رعہ
۵۶۴	جناب مرزا غلام زین العابدین	
	صاحب بہادر مدراس	۱رعہ
۵۶۵	جناب میر بخشی علی صاحب کشمیری مدراس	۱رعہ
۵۶۶	جناب سلطان محی الدین صاحب حیدری ۵۶ دیتکانی جلیم اسٹریٹ مدراس	۱رعہ
۵۶۷	جناب عبدالقادر صاحب حیدری ۱۷ اروئل جلیم اسٹریٹ مدراس	۱رعہ
۵۶۸	جناب محمد محی الدین صاحب مہاجر نمبر ۶ جلیم سٹریٹ مدراس	۱رعہ
۵۶۹	جناب عباس علی خان صاحب براس روڈ مدراس	۱رعہ
۵۷۰	جناب محمد زندہ صاحب مہاجر دیتکانی جلیم سٹریٹ مدراس	۱رعہ
۵۷۱	جناب سید احمد صاحب وفا خانی ممبر انجمن اصلاح حیدرآباد دکن	۱رعہ
۵۷۲	جناب محمد عبدالصمد صاحب حیدری ۵۶ وینکاٹی جلیم سٹریٹ مدراس	۱رعہ
۵۷۳	جناب سید محمد حسین صاحب قادری حیدرآباد دکن	۱رعہ
۵۷۴	جناب سید مصطفیٰ صاحب جعفر سررشتہ دار نیلور	۱رعہ

نمبر	نام	رقم
۵۷۵	جناب غلام علی موسی رضا صاحب گزاس مدراس	۱/ع
۵۷۶	جناب حاجی محمد حبیب اللہ صاحب مدراس	۱/ع
۵۷۷	جناب یعقوب حسین صاحب محمدن ٹوئل اسکول مدراس	۱/ع
۵۷۸	جناب غوثی خان صاحب سواری سونٹ روڈ مدراس	۱/ع
۵۷۹	جناب ڈاکٹر حیدر حسین صاحب حیدری شفاخانہ مدراس	۱/ع
۵۸۰	جناب شیخ محمد صاحب سوداگر چرم	۱/ع
۵۸۱	جناب مولوی عبد القادر صاحب مدراس	۱/ع
۵۸۲	جناب عبد الکریم صاحب تاجر نمک مدراس	۱/ع
۵۸۳	جناب ایم ایم سلطان احمد صاحب تاجر تمباکو مدراس	۱/ع
۵۸۴	جناب اے۔ ایس۔ ایم۔ کے شیخ ابراہیم صاحب اینڈ کمپنی تاجر مدراس	۱/ع
۵۸۵	جناب سی ایس سلطان احمد صاحب تاجر مدراس	۴/ع
۵۸۶	جناب پی محمد صاحب تاجر پارچہ مدراس	۱/ع
۵۸۷	جناب منصور صاحب تاجر مدراس	۱/ع
۵۸۸	جناب محمد عبد الرزاق صاحب پیش امام مدراس	۱/ع
۵۸۹	جناب پی پاچا صاحب تاجر مدراس	۱/ع
۵۹۰	جناب زین العابدین صاحب پن راٹی	۱/ع
۵۹۱	جناب ٹی بابو صاحب پن راٹی	۱/ع
۵۹۲	جناب سی پاچا صاحب سوداگر پن راٹی	۱/ع
۵۹۳	جناب سید امیان صاحب سوداگر پن راٹی	۱/ع
۵۹۴	جناب منگلام بابو صاحب پن راٹی انگاچٹی پلاجام پن راٹی	۱/ع
۵۹۵	جناب نانا عمر صاحب اینڈ کمپنی پن راٹی انگاچٹی پلاجام پن راٹی	۱/ع
۵۹۶	جناب دی ایس کے محمد منصور صاحب	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	میراردھ سوداگر پن راٹی انگاجیٹی پلاجام پن راٹی	ع/
۵۹۷	جناب محمد ابراہیم صاحب مرکن تاجر حریم پن راٹی انگاجیٹی پلاجام پن راٹی	ع/
۵۹۸	جناب ایم محمد امان سوبیا صاحب تاجر تمباکو پن راٹی	ع/
۵۹۹	جناب علی حسین صاحب پبلسٹر انسپکٹر سیدا پیٹھ	ع/
۶۰۰	جناب محمد حسین صاحب رائے پیٹھ مدراس	ع/
۶۰۱	جناب محمد عبدالسلام صاحب ۵۲ والاجاہ روڈ مدراس	ع/
۶۰۲	جناب غلام مرتضیٰ بیگ صاحب لولی بیگم اسٹریٹ مدراس	ع/
۶۰۳	جناب تمام صاحب رائے پیٹھ مدراس	ع
۶۰۴	جناب کاجا خان صاحب مدراس	ع/
۶۰۵	جناب محمد یعقوب صاحب پدرو پیٹھ مدراس	ع/
۶۰۶	جناب محمد انصار صاحب رائے پیٹھ مدراس	ع/
۶۰۷	جناب احمد محی الدین صاحب رائے پیٹھ مدراس	ع/
۶۰۸	جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب رائے پیٹھ مدراس	ع/
۶۰۹	جناب ڈاکٹر خواجہ لطف الدین صاحب رائے پیٹھ مدراس	ع/
۶۱۰	جناب سید محمد شرف الدین صاحب رائے پیٹھ مدراس	ع/
۶۱۱	جناب محمد امان صاحب کلرک مدراس	ع/
۶۱۲	جناب محمد عبدالرزاق صاحب کلرک مدراس	ع/
۶۱۳	جناب محمد عبدالرحمن صاحب کلرک مدراس	ع/
۶۱۴	جناب محی الدین بیگ صاحب مدراس	ع/
۶۱۵	جناب سید غلام غوثی صاحب مدراس	ع/
۶۱۶	جناب سید شاہ عبداللطیف صاحب شوتام مدراس	ع/
۶۱۷	جناب سید قادر بادشاہ صاحب	

نمبر	نام	رقم
	کالاسائی گوٹ	عا/
٦١٨	جناب سید شاہ غلام جیلانی صاحب ستوری ولور تنجور	عا/
٦١٩	جناب سید شاہ محمد سراج الدین صاحب قادری	عا/
٦٢٠	جناب عزیز الدین خان صاحب عرف لال خان صاحب سوپرائیٹر سلیم	عا/
٦٢١	جناب محمد حبیب اللہ صاحب ٹھیکہ دار	عا/
٦٢٢	جناب جنیدہ میاں صاحب مجسٹریٹ ترچناپلی	عا/
٦٢٣	جناب محمد عثمان صاحب سوداگر ترچناپلی	عا/
٦٢٤	جناب محمد یوسف صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹبل ترچناپلی	عا/
٦٢٥	جناب محمد یوسف صاحب مرچنٹ ترچناپلی	عا/
٦٢٦	جناب سید حمید صاحب جمعدار ترچناپلی	عا/
٦٢٧	جناب غلام احمد صاحب خوشنگو ترچناپلی	عا/
٦٢٨	جناب سید زین العابدین صاحب مرچنٹ ترچناپلی	عا/
٦٢٩	جناب حاجی سید عبد الشکور صاحب سوداگر ترچناپلی	عا/

نمبر	نام	رقم
٦٣٠	جناب عبد الرؤف صاحب سوداگر ترچناپلی	عا/
٦٣١	جناب میاں وفا اللہ صاحب سوداگر ترچناپلی	عا/
٦٣٢	جناب محمد عبد الرحمن صاحب سوداگر ترچناپلی	عا/
٦٣٣	جناب غلام قادر صاحب بی اے ترچناپلی	عا/
٦٣٤	جناب سید اکبر صاحب دبھر کتھہ ترچناپلی	عا/
٦٣٥	جناب عبد الحبیب صاحب پنشنر جمعدار ترچناپلی	عا/
٦٣٦	جناب عبد العزیز صاحب سب انسپکٹر گورنمنٹ ٹیلی گراف ترچناپلی	عا/
٦٣٧	جناب میر حمید حسین صاحب دفتر دیوان میسور	عا/
٦٣٨	جناب سید ابوبکر بن شاہ صاحب حیدرآباد	عا/
٦٣٩	جناب صالح بن محمد صاحب حیدرآباد	عا/
٦٤٠	جناب عبد الرحمن خان صاحب ٹھیکہ دار بنگلور	عا/
٦٤١	جناب طاہر حسین صاحب چھوٹی مسجد سٹریٹ مدراس	عا/
٦٤٢	جناب حامد محی الدین صاحب مدراس	عا/
٦٤٣	جناب ابراہیم سیٹھ صاحب مدراس	عا/
٦٤٤	جناب تھایہ سیٹھ صاحب مدراس	عا/

نمبر	نام	رقم
۶۴۵	جناب رحمت اللہ صاحب خلف سید محمد صاحب حیدر آباد	ع/
۶۴۶	جناب محبوب خان صاحب کڈ ڈانڈے اسٹریٹ مدراس	ع/
۶۴۷	جناب عبد الکریم صاحب ۱۶ اکڈو تانڈے اسٹریٹ چولا مدراس	ع/
۶۴۸	جناب اسد اللہ صاحب پٹھان مدراس	ع/
۶۴۹	جناب تجمل حسین صاحب اسپلانیڈ مدراس	ع/
۶۵۰	جناب عبد الستار صاحب سیٹھ سوداگر دیوراج سوند اسٹریٹ مدراس	ع/
۶۵۱	جناب محمد علی صاحب چیاک مدراس	ع/
۶۵۲	جناب محمد خان صاحب بہادر چیاک مدراس	ع/
۶۵۳	جناب شیخ فرید صاحب دھوبی پیٹھ مدراس	ع/
۶۵۴	جناب شیخ امان صاحب دھوبی پیٹھ مدراس	ع/
۶۵۵	جناب محمد قاسم صاحب بازار مدرسہ سید اپیٹھ مدراس	عہ/
۶۵۶	جناب عبد القادر صاحب بازار مدرسہ سید اپیٹھ مدراس	للعہ/
۶۵۷	جناب محمد حسین صاحب نمبر ۱۳۲	

نمبر	نام	رقم
	انڈیا پانا گک اسٹریٹ مدراس	ع/
۶۵۸	جناب ملک محمد سید صاحب ۹ الہ انکائی چلیم مدے اسٹریٹ چیاک مدراس	ع/
۶۵۹	جناب حاجی محمد قاسم صاحب ویلور	ع/
۶۶۰	جناب محمد عبد الجلیل صاحب سوداگر ویلور	ع/
۶۶۱	جناب محمد باقر شریف صاحب بی اے ویلور	ع/
۶۶۲	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب ویلور	ع/
۶۶۳	جناب بی عبد الغفور صاحب ویلور	ع/
۶۶۴	جناب حسین خان صاحب صوبیدار میجر ویلور	ع/
۶۶۵	جناب عبد الرزاق صاحب صوبیدار میجر ویلور	ع/
۶۶۶	جناب سید محمد غوث صاحب قادر ویلور	ع/
۶۶۷	جناب سید شاہ محمود واحد صاحب قادر ویلور	ع/
۶۶۸	جناب سید شاہ مرشد پیر صاحب قادر ویلور	ع/
۶۶۹	جناب عبد الستار صاحب مرچنٹ ویلور	ع/

نمبر	نام	رقم
۶۷۰	جناب حافظ سید محمد صاحب سوداگر ویلور	عہ/
۶۷۱	جناب محمد حبیب اللہ صاحب ویلور	عہ/
۶۷۲	جناب محمد علیم اللہ صاحب بن حبیب اللہ صاحب ویلور	عہ/
۶۷۳	جناب عبدالوہاب صاحب سوداگر ویلور	عہ/
۶۷۴	جناب سید عبدالعلی صاحب ویلور	عہ/
۶۷۵	جناب حکیم سید عارف علی صاحب ویلور	عہ/
۶۷۶	جناب ڈاکٹر جلال الدین صاحب ویلور	عہ/
۶۷۷	جناب محمد اسمعیل خان صاحب صوبیدار ویلور	عہ/
۶۷۸	جناب کپتان عبدالعزیز خان صاحب سردار بہادر ویلور	عہ/
۶۷۹	جناب پی ایس کے ایچ ایس ایس محی الدین روتھر صاحب	عہ/
۶۸۰	جناب محمد حسین صاحب	عہ/
۶۸۱	جناب سید نعمت اللہ صاحب	عہ/
۶۸۲	جناب شیخ حسین صاحب	عہ/
۶۸۳	جناب باقر حسین صاحب	عہ/
۶۸۴	جناب محی الدین بادشاہ صاحب	عہ/
۶۸۵	جناب عبداللہ خان صاحب	عہ/
۶۸۶	جناب عبدالرحمن صاحب	عہ/
۶۸۷	جناب ایم آر ڈی محی الدین روتھر پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۸۸	جناب ایم آر ڈی محمد روتھر صاحب پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۸۹	جناب قادر غنی روتھر صاحب پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۹۰	جناب سید محی الدین صاحب پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۹۱	جناب وی پی ٹی امام میران محی الدین صاحب پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۹۲	جناب محمد الدین صاحب پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۹۳	جناب وی پی اے محمد روتھر صاحب پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۹۴	جناب خواجہ قطب الدین صاحب پٹائی ٹرونلی	عہ/
۶۹۵	جناب کرشناگری حاجی عبدالکریم صاحب [illegible]	عہ

نمبر	نام	رقم
۶۹۶	جناب پیر روشن صاحب شیانی چونلی	عہ/
۶۹۷	جناب محمد امین الدین صاحب معرفت منصف حیدر حسین صاحب مدراس	عہ/
۶۹۸	جناب باقر علی خان صاحب چید رم پور	عہ/
۶۹۹	جناب ملا عبدالقیوم صاحب حیدرآباد دکن	عہ/
۷۰۰	جناب مولوی عبدالمنعم صاحب خلف ملا عبدالقیوم صاحب حیدرآباد دکن	عہ/
۷۰۱	جناب مولوی عبدالباسط صاحب خلف ملا عبدالقیوم صاحب حیدرآباد دکن	عہ/
۷۰۲	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب بنگلور	عہ/
۷۰۳	جناب نانا عبدالعزیز صاحب تاجر پارچہ ویلور	عہ/
۷۰۴	جناب حاکم لورا عبدالرحمن صاحب ویلور	عہ/
۷۰۵	جناب احمد حسین صاحب ویلور	عہ/
۷۰۶	جناب خلیل اللہ خان صاحب صوبہ دار ویلور	عہ/
۷۰۷	جناب قادر محی الدین صاحب صوبہ دار ویلور	عہ/
۷۰۸	جناب منشی عبدالرحمن صاحب سوداگر ویلور	عہ/
۷۰۹	جناب حاجی قادر حسین صاحب صوبہ دار ویلور	عہ/
۷۱۰	جناب اعظم خان صاحب صوبہ دار ویلور	عہ/
۷۱۱	جناب شیخ محی الدین صاحب صوبہ دار میجر ویلور	عہ/
۷۱۲	جناب حکیم محمد عبدالقیوم صاحب پرامم پیٹھ	عہ/
۷۱۳	جناب محمد میران حسین صاحب سیتال پیٹھ مدراس	عہ/
۷۱۴	جناب سید اسمعیل صاحب حیدرآباد دکن	عہ/
۷۱۵	جناب امین الدین صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن	عہ/
۷۱۶	جناب نواب ظہیر الدین احمد خان صاحب تعلقدار دوم کریم نگر ضلع الگندل	عہ/

نمبر	نام	رقم
۱۷	محمد حسین صاحب مقام حضرت مکان ظہور	عـ/
۱۸	جناب شیخ عثمان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ریلوے راجمندری	عـ/
۱۹	جناب ٹی محمد یوسف خان صاحب اسسٹنٹ انچارج ایمبولانس اسٹاف ونیم باے	عـ/
۲۰	جناب شیخ فتح محمد صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ادن پرائیوٹ ڈیوٹی ایلچ پور برار	عـ/
۲۱	جناب عبد العزیز صاحب شیخ امام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ راجمندری	عـ/
۲۲	جناب امیرن صاحب امبور	عـ/
۲۳	جناب محمد عثمان صاحب بتوسط ایلچی محمد اسحاق صاحب کرچہ گڈ گٹ مدراس	عـ/
۲۴	جناب محمد قادر حسین صاحب سید شیر دار ٹھنڈ وائی	عـ/
۲۵	جناب سید عبد العزیز صاحب اسکول ماسٹر دیلور	عـ/
۲۶	جناب محمد عبد المجید صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ راجمندری	عـ/
۲۷	جناب حاجی محمد فضل اللہ بادشاہ صاحب	عـ/
۲۸	جناب محمد سعید بادشاہ صاحب	عـ/
۲۹	جناب حکیم عبد القادر صاحب	عـ/
۳۰	جناب ابوبکر عبد المجید صاحب پرام پیٹھ	عـ/
۳۱	جناب ایس این باوا صاحب سوداگر لٹھا مدراس	عـ/
۳۲	جناب محمد بادشاہ صاحب نرکس روڈ پرسبور مدراس	عـ/
۳۳	جناب محی الدین باچے صاحب بارکس روڈ پرسبور مدراس	عـ/
۳۴	جناب منشی غلام حسین صاحب کرنول ڈسٹرکٹ بونگاپلی	عـ/
۳۵	جناب سرکار غلام محی الدین صاحب کڈاپا	عـ/
۳۶	جناب انور خان صاحب نیلور	عـ/
۳۷	جناب عبد الغفور خان صاحب نیلور	عـ/
۳۸	جناب عبد اللہ خان صاحب نیلور	عـ/
	میزان کل	۱۱ر ۵

فہرست نقد چندہ ندوۃ العلماء جلسۂ عام بمقام مدراس

نمبر	نام	رقم
۱	جناب نواب محی الدین احمد خان صاحب مدراس	۵عہ

نمبر	نام	رقم
۲	جناب مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری	صرر
۳	جناب عبد الکریم صاحب نیلور	صرر
۴	معرفت جناب ناظم صاحب معین الندوہ مدراس	عـــہ
۵	جناب منڈی محی الدین بادشاہ صاحب وانمباڑی	سے ر
۶	معرفت جناب غلام دستگیر صاحب قریشی والنٹیر مدراس	۸ر
۷	معرفت جناب ارتضاع علی خان صاحب والنٹیر مدراس	۶ر
	نامعلوم الاسم مدراس	عہ ر
	میزان کل	۱۴ر

فہرست چندہ ندوۃ العلما بابت ۲۱ و ۲۲ھ موصولہ دفتر ندوۃ العلما

نمبر	نام	رقم
۱	از سرکار عالی حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ حیدرآباد دکن	۹ر
۲	جناب مولوی عبد القادر صاحب صوبہ دار گلبرگہ	۸ر
۳	جناب مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علی گڈھ	عـــہ
۴	جناب موسیٰ حاجی سیٹھ اسمٰعیل صاحب الکیاب ملک لور برہما	عـــہ
۵	جناب آنریبل خلیفہ سید محمد حسین صاحب ممبر کونسل ریاست پٹیالہ	عـــہ
۶	چندہ اشخاص متفرق نماز دفع طاعون عیدگاہ نابھہ	۱۲ر۶
۷	جناب معلوم الاسم صاحب لال کرتی میرٹھ	عـــہ
۸	جناب نواب احمد محی الدین خان صاحب بہادر مدراس	عـــہ
۹	جناب شاہ علی گوہر صاحب بذریعہ منی آرڈر از بمبئی	عـــہ
۱۰	جناب منشی الہ بخش صاحب ایل ایس آسام بنگال ریلوے ہارنگجو	عـــہ
۱۱	جناب ڈاکٹر حاجی محمد کریم اللہ صاحب ریاست پٹیالہ	عـــہ
۱۲	جناب کریم الدین وعلیم الدین صاحبان سوداگران صدر بازار میرٹھ	عـــہ
۱۳	جناب سردار بہادر علی صاحب ریاست پٹیالہ	عـــہ
۱۴	جناب سید نذر محی الدین صاحب سجادہ نشین بٹالہ ضلع گورداسپور	عـــہ

نمبر	نام	رقم
۱۵	جناب بہادر میاں غلام فرید خان صاحب رئیس بٹالہ ضلع گورداسپور	عـہ
۱۶	جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع گورداسپور	عـہ
۱۷	چندہ متفرق جامع مسجد ریاست نابھہ	سیـہ/
۱۸	جناب میاں حبیب اللہ صاحب خلف پیر محمد صاحب پیرو کام عام خیراتی کام ضلع کرنال	سیـہ/
۱۹	جناب مولوی قاضی محمد سلیمان خان صاحب سپرنٹنڈنٹ مہمانداری ریاست پٹیالہ	سعہ/
۲۰	جناب عبدالرحیم صاحب کوچبین	سے/
۲۱	وصول متفرق از بٹالہ ضلع گورداسپور	۹ صہ/
۲۲	جناب ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب از ریاست پٹیالہ	صہ/
۲۳	جناب چودھری سردار محمد خان صاحب اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ	صہ/
۲۴	جناب شیخ خورشید علی صاحب و شیر محمد خان صاحب ٹھیکہ دار ریاست پٹیالہ	صہ/

نمبر	نام	رقم
۲۵	جناب حاجی شکور طاہر مین صاحب نائب النبات کارخانہ شکرسازی ممجاونگر	صہ/
۲۶	جناب قاضی عبدالرحمن صاحب کلرک آف دی ڈویژن جج کوٹ پشاور	صہ/
۲۷	جناب مولوی سید عبداللطیف صاحب رئیس دلمو ضلع رائے بریلی	صہ/
۲۸	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب میڈیکل افسر نابھہ	صہ/
۲۹	جناب سید فیض محی الدین صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور	صہ/
۳۰	جناب منشی برکت علی صاحب بی اے منصف بٹالہ ضلع گورداسپور	صہ/
۳۱	جناب منشی غلام جیلانی صاحب رئیس منصف بٹالہ ضلع گورداسپور	صہ/
۳۲	جناب سید غلام بھیک صاحب بی اے نیرنگ وکیل انبالہ	صہ/
۳۳	جناب مرزا اعجاز حسین صاحب بی اے وکیل انبالہ	صہ/
۳۴	جناب میر افضل علی صاحب سررشتہ دار انبالہ	صہ/

نمبر	نام و پتہ	رقم
۳۵	جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی	صہ/
۳۶	جناب سرافراز علی صاحب بی اے رئیس بنگلیورہ فیض آباد	صہ/
۳۷	جناب منشی عبد الواحد صاحب سب ڈپٹی انسپکٹر جنگل گورنمنٹ سکندر آباد دکن	صہ/
۳۸	جناب عبد الرحیم صاحب کوچین	صہ/
۳۹	جناب مولوی اکرام الدین صاحب مدرس مدرسہ چترال	صہ/
۴۰	جناب شیخ رحیم بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور	صہ/
۴۱	جناب شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	صہ/
۴۲	جناب مولوی اکرام حسین صاحب سب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ... ضلع گورکھپور	۱/عہ
۴۳	جناب مولوی سید عبد الرحمن صاحب بن جعفر مولا خیل عرب شیخ کا روضہ بھاؤنگر	للعہ/
۴۴	جناب شیخ عبد اللہ صاحب ٹھیکہ دار بازار لال کرتی میرٹھ	للعہ/
۴۵	جناب نیاز احمد صاحب ہیڈ کلرک خزانہ دروازہ محکمہ کمشنری میرٹھ	للعہ/
۴۶	جناب حاجی محبوب الٰہی صاحب سوداگر صدر بازار میرٹھ	للعہ/
۴۷	جناب منشی محمد اسحاق صاحب قانونگو گنگاپور ضلع بنارس	للعہ/
۴۸	جناب مولوی عبد اللہ صاحب جالیتکاسبھی	للعہ/
۴۹	جناب منشی شیر علی خان صاحب انسپکٹر شاہجہانپور	للعہ/
۵۰	جناب بن آدم بن نور محمد صاحب تاجر بیرون روالپوری دروازہ بھاؤنگر	سے/
۵۱	کارخانہ پیر محمود صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور	سے/
۵۲	جناب حکیم عبد الرحیم صاحب نابہہ	سے/
۵۳	جناب ڈاکٹر کفایت اللہ خان صاحب نکودر ضلع جالندھر	سے/
۵۴	جناب بابو یعقوب خان صاحب وکیل عدالت گورداسپور	سے/

نمبر	نام	
۵۵	جناب شیخ فیض بخش صاحب تحصیلدار گورداس پور	سے/
۵۶	جناب مولوی حکیم عبدالولی صاحب لکھنؤ	ع/
۵۷	جناب مولوی حکیم محمد زکریا صاحب الور	ع/
۵۸	جناب عبداللطیف صاحب وعبدالرحمن صاحب کوچین	ع/
۵۹	جناب طاہر محمد اسحاق صاحب کوچین	ع/
۶۰	جناب عبدالقادر اسحاق صاحب کوچین	ع/
۶۱	جناب حسن حاجی موسی صاحب کوچین	ع/
۶۲	جناب حاجی اسمعیل صاحب کوچین	ع/
۶۳	جناب حاجی صالح محمد یونس صاحب کوچین	ع/
۶۴	جناب عمر عبداللہ صاحب کوچین	ع/
۶۵	جناب عبداللہ بن مسکین عبدالرحیم صاحب کوچین	ع/
۶۶	جناب مولوی نواب ظہیرالدین احمد خان صاحب تعلقدار الگندل حیدرآباد دکن	ع/
۶۷	جناب مولوی سید علی حسن صاحب نظامی دہلی	ع/
۶۸	جناب مولوی عبدالغفور صاحب وکیل درجہ اول حیدرآباد دکن	ع/
۶۹	جناب مولوی عزیز حسن صاحب وکیل حیدرآباد دکن	ع/
۷۰	جناب مولینا شمس العلما شاہ رکن الدین صاحب قادری سجادہ نشین ویلور	ع/
۷۱	جناب مولوی حکیم محی الدین صاحب مدرسہ لطیفہ ویلور	ع/
۷۲	جناب مولوی فضل اکرم صاحب وکیل بسولی ضلع بدایون	ع/
۷۳	جناب شیخ عبدالقادر صاحب بی اے لاہور	ع/
۷۴	جناب خان بہادر برکت علی خان صاحب لاہور	ع/
۷۵	جناب مولوی محمد دستگیر صاحب تحصیلدار	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	یادگیر ضلع حیدرآباد دکن	ع/
۷۶	جناب حافظ سمیع اللہ خان صاحب	
	تحصیلدار ایس بیلہ کراچی	ع/
۷۷	جناب مولوی حافظ محمد عبدالجبار	
	صاحب عمرپوری	ع/
۷۸	جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس	
	سیوہارہ ضلع بجنور	ع/
۷۹	جناب مولوی غلام محی الدین	
	صاحب مدرس اول ایم بی	
	سکول نورپور ضلع کانگڑہ	ع/
۸۰	جناب مولوی وحیدالدین صاحب	
	رئیس چوکھنڈی سہسرام	ع/
۸۱	جناب خواجہ غلام السیدین صاحب	
	رئیس کٹرہ اہلووالیہ امرتسر	ع/
۸۲	جناب شیخ غلام صادق صاحب	
	آنریری مجسٹریٹ امرتسر	ع/
۸۳	جناب میاں نظام الدین صاحب	
	ٹھیکہ دار امرتسر	ع/
۸۴	جناب ملک حمد اللہ صاحب	
	سوداگر پشمینہ ہال بازار امرتسر	ع/
۸۵	جناب بابو علی بخش صاحب سوداگر چرم	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	کٹرہ کنہیا امرتسر	ع/
۸۶	جناب بابو نظام الدین صاحب	
	سوری گنج امرتسر	ع/
۸۷	جناب میر امیر شاہ صاحب سوداگر	
	سوری گنج امرتسر	ع/
۸۸	جناب شیخ دوست محمد صاحب	
	سوداگر سوری گنج امرتسر	ع/
۸۹	جناب شیخ علی محمد صاحب سوداگر	
	سوری گنج امرتسر	ع/
۹۰	جناب شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر	ع/
	سوری گنج امرتسر	ع/
۹۱	جناب میاں نور محمد صاحب	ع/
	امرتسر	ع/
۹۲	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب	ع/
	چیف میڈیکل آفیسر ریاست نابھہ	ع/
۹۳	جناب منشی امداد حسین صاحب رئیس	ع/
	اساس ضلع گیا	ع/
۹۴	جناب منشی عبدالرحمن خان صاحب	ع/
	رئیس کشن پور ضلع بارہ بنکی	ع/
۹۵	جناب منشی عبدالفتح خان صاحب	ع/
	ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھانہ ویروال	

نمبر	نام و پتہ	رقم
	ضلع امرت سر	عہ/
۹۶	جناب مولوی محمد شفقت اللہ صاحب	
	بدایونی بریلی	عہ/
۹۷	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب	
	ٹھیکیدار بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ/
۹۸	جناب پیر محبوب علی صاحب سب رجسٹرار	
	بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ
۹۹	جناب مستری محمد صدیق صاحب	
	بٹالہ ضلع گورداس پور	عہ/
۱۰۰	جناب پیر علی بخش صاحب بٹالہ ضلع	
	گورداسپور	عہ/
۱۰۱	جناب حکیم محمد یعقوب صاحب مہتمم شفاخانہ	
	اکبری ایلور ضلع گوداوری	عہ/
۱۰۲	جناب محمد اعظم صاحب پروفیسر	
	ایلور ضلع گوداوری	عہ/
۱۰۳	جناب ایس اے احمد صاحب	
	اورنگ آباد دکن	عہ/
۱۰۴	جناب شیخ راحت علی صاحب محلہ	
	چھوٹی چھیپواڑہ بڑودہ	عہ/
۱۰۵	جناب حاجی کلب حسین صاحب	
	محلہ کٹنی نہ بریلی	عہ/
۱۰۶	جناب حافظ غفورالدین صاحب	
	ڈپٹی انسپکٹر عقب کوتوالی بریلی	عہ/
۱۰۷	جناب منشی عنایت اللہ خان	
	صاحب سبزی منڈی بریلی	عہ/
۱۰۸	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب	
	رئیس محلہ گھوڑ بریلی	عہ/
۱۰۹	جناب مولوی محمد اشرف صاحب	
	انسپکٹر کیاماڑی کراچی	عہ/
۱۱۰	جناب رضی الدین خان صاحب	
	ڈپٹی کلکٹر بریلی	عہ/
۱۱۱	جناب علی احمد صاحب ہیڈر	
	ریلوے بریلی	عہ/
۱۱۲	جناب مقبول الرحمن صاحب	
	ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	عہ/
۱۱۳	جناب نبی احمد خان صاحب	
	نقشہ نویس ریلوے بریلی	عہ/
۱۱۴	جناب منشی محمد نعیم اللہ خان	
	صاحب اوورسیر بریلی	عہ/
۱۱۵	جناب سید فخر الحسن صاحب ہاسٹیل	
	اسسٹنٹ سردار شہر علاقہ بیکانیر	عہ/
۱۱۶	جناب ابو رحمت اللہ صاحب گورداسپور	عہ/

۱۱۷	جناب مولوی محمد اشرف صاحب بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گورداسپور	۱/ع
۱۱۸	جناب بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر پولیس گورداسپور	۱/ع
۱۱۹	جناب مولوی عبدالباری صاحب تاجر چرم دھرم تلالین کلکتہ	۱/ع
۱۲۰	جناب مولوی سید عبدالقدیر صاحب ایم اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس آرہ	۱/ع
۱۲۱	جناب منشی محمد امیر صاحب ہرن باڑی لین کلکتہ	۱/ع
۱۲۲	جناب شیخ عمر بخش صاحب رئیس وکیل ہوشیارپور	۱/ع
۱۲۳	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب پیلی بھیت	۱/ع
۱۲۴	جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	۱/ع
۱۲۵	جناب بابو ہادی یار خان صاحب سب اورسیر ریاست پٹیالہ	۱/ع
۱۲۶	جناب حاجی قدرت اللہ صاحب ریاست پٹیالہ	۱/ع
۱۲۷	جناب مولوی عبداللطیف صاحب پسر مولوی عبدالباری صاحب دھرم تلالین کلکتہ	۱/ع
۱۲۸	جناب ڈاکٹر کریم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ پٹیالہ	۱/ع
۱۲۹	جناب ڈاکٹر محمد خان صاحب شفاخانہ صدر پٹیالہ	۱/ع
۱۳۰	جناب سیٹھ عبداللہ صاحب کاوا تاجر غلہ دانا بازار بھاؤنگر	۱/ع
۱۳۱	جناب سید عبداللہ صاحب عرف سید پیر صاحب محلہ مدرسہ متصل بیگم باڑی بھڑوچ	۱/ع
۱۳۲	جناب سید محمد حسین صاحب محلہ مدرسہ متصل بیگم باڑی بھڑوچ	۱/ع
۱۳۳	جناب شیخ حسن صاحب والد شیخ چاند مدرسہ سرکاری اردو سکول نمبر ۱ بھڑوچ	۱/ع
۱۳۴	جناب سید قمرالدین صاحب ابن شہاب الدین صاحب مخدوم پور ضلع بھڑوچ	۱/ع
۱۳۵	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مدرسہ اسلامیہ کھولنڈر ڈاکخانہ لوپرا کھیلوڑ ریاست بڑودہ	۱/ع

نمبر	نام و پتہ	رقم
۱۳۶	شائستہ بی بی سیدہ ابو جعفر صاحب دہلوی مرحوم شاہزادہ ... مرتبہ اللہ بنین کلکتہ	عہ/
۱۳۷	جناب قاضی عبد الرحیم خان صاحب رئیس ... آباد ضلع فرخ آباد	عہ/
۱۳۸	جناب حافظ مظہر حسن صاحب فرخ آباد	عہ/
۱۳۹	جناب مولوی رستم علی خان صاحب ادیب فرخ آباد	عہ/
۱۴۰	جناب قاضی سید امداد علی صاحب سب رجسٹرار فرخ آباد	عہ/
۱۴۱	جناب محمد حسین خان صاحب رئیس خان پور ضلع ہوشیار پور	عہ/
۱۴۲	جناب خان عبد اللہ خان صاحب رئیس خان پور ضلع ہوشیار پور	عہ/
۱۴۳	جناب حکیم مولوی علی محمد خان صاحب خان پور ضلع ہوشیار پور	عہ/
۱۴۴	جناب حاجی شیخ غلام محی الدین صاحب تاجر لنگی و پارچہ خانپور ضلع ہوشیارپور	عہ/
۱۴۵	جناب خان امام الدین صاحب خان پور ضلع ہوشیار پور	عہ/
۱۴۶	جناب منشی محمد عبد الحفیظ صاحب سب اور سیر پارہ چنگی	عہ/
۱۴۷	جناب عبد الشکور حاجی محمد صاحب سنغل اسٹریٹ رنگون	عہ/
۱۴۸	جناب حاجی احمد حاجی نور محمد صاحب سنغل اسٹریٹ رنگون	عہ/
۱۴۹	جناب حاجی عبد الرحمن صاحب حاجی احمد سنغل اسٹریٹ رنگون	عہ/
۱۵۰	جناب عبد الستار اللہ داد صاحب سنغل اسٹریٹ رنگون	عہ/
۱۵۱	جناب مفتی محمد حسن صاحب ملازم محکمہ ریونیو کمشنر پشاور	عہ/
۱۵۲	جناب فقیر محمد خان صاحب سیستانی پشاور	عہ/
۱۵۳	جناب مولوی حکیم عبد اللہ صاحب بازار قصہ خوانی پشاور	عہ/
۱۵۴	جناب منشی محمد اسحاق صاحب سہدوئی ضلع مرزاپور	عہ/
۱۵۵	جناب منشی محمد شفیع خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر ڈویژن میرٹھ	عہ/
۱۵۶	جناب منشی عماد الحق صاحب اہلکار تحصیل خاص میرٹھ	عہ/
۱۵۷	جناب ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب نائب	عہ/
۱۵۸	متفرق چندہ بذریعہ منشی ...	عہ/

نمبر	نام	رقم
۱۸۱	جناب حافظ سکندر صاحب امام مسجد حبیب شاہ انبالہ	عمر
۱۸۲	جناب محمد علی بخش صاحب نمبردار بٹالہ ضلع گورداس پور	عمر
۱۸۳	جناب مولوی فضل احمد صاحب مدرس مشن اسکول بٹالہ	عمر
۱۸۴	جناب منشی کریم بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداس پور	عمر
۱۸۵	جناب قاضی غلام مصطفے صاحب سوداگر ریاست پٹیالہ	عمر
۱۸۶	جناب حکیم غلام باری صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ جج گورداس پور	عمر
۱۸۷	جناب شیخ غلام رسول صاحب مثل خوان گورداس پور	عمر
۱۸۸	جناب منشی غلام قادر صاحب محرر جوڈیشل گورداس پور	عمر
۱۸۹	جناب مولوی پیر بخش صاحب مدرس عربی گورداس پور	عمر
۱۹۰	جناب منشی محمد خان صاحب پٹواری گورداس پور	عمر
۱۹۱	جناب الطاف حسین خان صاحب ڈپٹی [illegible] ضلع بارہ بنکی	عمر
۱۹۲	نامعلوم الاسم	عمر
	جناب منشی نظیرالدین صاحب صدر بازار میرٹھ	عمر
۱۹۳	جناب مولنا سید عبداللہ قطب شاہ صاحب امام جامع مسجد صدر بازار میرٹھ	عمر
۱۹۴	جناب حافظ محمد عمر صاحب معلم مدرسہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ	عمر
۱۹۵	جناب حافظ احمد حسین صاحب پشمینہ فروش صدر بازار میرٹھ	عمر
۱۹۶	جناب شیخ نظیر احمد جی صاحب صوفی متصل مسجد چشتی میرٹھ شہر	عمر
۱۹۷	جناب منشی محمد عمر خان صاحب شاہجہانپور ضلع میرٹھ	عمر
۱۹۸	جناب منشی امانت حسین صاحب رئیس خیرنگر میرٹھ	عمر
۱۹۹	جناب عبدالسلیم خان صاحب محلہ شاہ بہلول سہارنپور	عمر
۲۰۰	جناب بھتو خان صاحب جمعدار جامع مسجد نابھہ	عمر
۲۰۱	جناب عبدالحکیم صاحب پلیڈر نابھہ	عمر
۲۰۳	جناب میانجی نادر علی صاحب گانگا عیدہ نابھہ	عمر
۲۰۴	معرفت جناب عبدالحکیم صاحب نابھہ	عمر
۲۰۵	ایضاً	عمر

نمبر	نام	رقم
۲۰۶	جناب ملا علی گوہر صاحب بٹالہ	۱۲ر
۲۰۷	جناب انور خان صاحب بٹالہ	۸ر
۲۰۸	جناب منشی مولا بخش صاحب انبالہ	۸ر
۲۰۹	جناب الٰہی بخش صاحب پسر فیض علی انبالہ	۸ر
۲۱۰	جناب محمد صدیق صاحب پسر اللہ دیا مرحوم انبالہ	۸ر
۲۱۱	جناب حافظ خدا بخش صاحب کتب فروش بٹالہ ضلع گورداسپور	۸ر
۲۱۲	جناب حافظ الٰہی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور	۸ر
۲۱۳	جناب چراغ دین صاحب پٹواری بٹالہ ضلع گورداسپور	۸ر
۲۱۴	جناب منشی مرزا صاحب عالم صاحب پنشنر گورداسپور	۸ر
۲۱۵	جناب شیخ حسین صاحب تنخواہ دار گورداسپور	۸ر
۲۱۶	جناب فضل الٰہی صاحب متصل شفاخانہ سرکاری صدر بازار میرٹھ	۸ر
۲۱۷	جناب عبد المجید صاحب ضیا متصل جامع مسجد صدر بازار میرٹھ	۸ر
۲۱۸	جناب امام الدین صاحب پسر امام بخش صاحب انبالہ	۶ر
۲۱۹	جناب محمد حسین صاحب بٹالہ	۴ر
۲۲۰	جناب عصمت اللہ صاحب مستری بٹالہ	۴ر
۲۲۱	جناب عمر بخش صاحب بٹالہ	۴ر
۲۲۲	جناب شمس دین صاحب بٹالہ	۴ر
۲۲۳	جناب کامدار خان صاحب انبالہ	۴ر
۲۲۴	جناب مولوی ولی داد خان صاحب انبالہ	۴ر
۲۲۵	جناب محمد حنیف خان صاحب انبالہ	۴ر
۲۲۶	جناب عبد اللہ صاحب پسر فیض بخش صاحب انبالہ	۴ر
۲۲۷	جناب مولوی خواجہ بخش صاحب انبالہ	۴ر
۲۲۸	جناب میاں غلام قادر صاحب پسر علی بخش صاحب انبالہ	۴ر
۲۲۹	جناب میاں صاحب پسر صادق صاحب انبالہ	۴ر
۲۳۰	جناب محمد ہاشم صاحب خیاط انبالہ	۴ر
۲۳۱	جناب حافظ قادر بخش صاحب انبالہ	۴ر
۲۳۲	جناب نور احمد صاحب خلف غلام حسین صاحب انبالہ	۴ر
۲۳۳	جناب علوم الاسلام صاحب اول انبالہ	۴ر
۲۳۴	جناب مرزا معظم بیگ صاحب محرر گورداسپور	۴ر
۲۳۵	جناب منشی محمد چراغ صاحب محافظ دفتر پولیس گورداسپور	۴ر

نمبر	نام	رقم
۲	تاجران بڑی میٹھ مدراس	عہ؍
۳	متفرق چندہ دارالعلوم اہالیان بنگلور	
	معرفت سید محمد غوث صاحب رضوی	
	تاجر چرم رحیم بنگلور (فہرست نہیں آئی)	۸؍ ۸عـہ
۴	جناب منشی مشیر حسین صاحب تعلقدار	
	گدیا ضلع بارہ بنکی	للعہ ۸؍
۵	جناب حاجی عبدالقدوس بادشاہ	
	صاحب بابت مدیہ حب الرسول	۸؍
۶	جناب حاجی عبدالشکور صاحب تاجر مدراس	صہ
۷	جناب آلنجی محمد اسحاق صاحب تاجر مدراس	صہ
۸	جناب آلنجی محمد عبداللطیف صاحب تاجر مدراس	صہ
۹	جناب خطیب محمد عبدالرزاق صاحب تاجر مدراس	صہ
۱۰	چندہ متفرق سعی جناب عبدالکریم و	
	محمد یوسف و محمد عبدالقادر عرف قادو میاں	
	صاحبان محلہ شوگرا مدراس	صہ
۱۱	جناب خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب	
	مہاجر ناظم معین الندوہ مدراس	صہ
۱۲	جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب تاجر مدراس	دعہ
۱۳	جناب والدہ حاجی محمد عبدالشکور صاحب	
	تاجر مدراس	دعہ
۱۴	جناب اہلیہ نواب محمد عابد حسین خان صاحب	

نمبر	نام	رقم
	المخاطب معتبر خان صاحب ویلور مدراس	للعہ
۱۵	جناب نواب محمد عابد حسین خان صاحب رئیس ویلور	دعہ
۱۶	جناب میر ارادت حسین صاحب رئیس آنریری	
	مجسٹریٹ گنڈہ ضلع مونگیر	عہ
۱۷	جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سکریٹری	
	سوشل ویلور مدراس	عہ
۱۸	جناب مسکین عبدالرحیم صاحب تاجر کوچین	دعہ
۱۹	جناب حاجی شیخ ناصر حسین صاحب	
	تعلقدار گوریا ضلع لکھنؤ	عہ
۲۰	جناب عبدالقادر صاحب چیف کیسرس ویلور مدراس	عہ
۲۱	جناب عبداللطیف و عبدالرحمن صاحب	
	تاجر کوچین	سے
۲۲	قیمت کتب حب الرسل عطیہ مولانا	
	شاہ محمد سلیمان صاحب	سے ۴؍
۲۳	مزدوران کوچین ملک ملیبار	صہ؍
۲۴	جناب حکیم محمد غیاث الدین صاحب دہلوی	
	مہتمم قلعہ معلی ریاست گنج پورہ کرنال	صہ؍
۲۵	جناب منشی احمد الدین صاحب تحصیلدار	
	ٹوچی ویلی وزیرستان شمالی	صہ؍
۲۶	جناب مولوی حکمت اللہ صاحب رئیس امروہہ	صہ؍
۲۷	جناب مولوی محمد سلطان حسین خان صاحب بجنور	صہ؍

نمبر	نام	رقم
۲۸	کپتان عبدالعزیز خان صاحب سردار بہادر ویلور	سے/
۲۹	چندہ مستورات عصمت مآب بتوسط جناب حاجی محمد حسین خان صاحب رئیس ویلور مدراس	سے/
۳۰	جناب عبدالرحمن خان صاحب تاجر چرم حکیم [illegible] ویلور مدراس	سے/
۳۱	جناب ڈاکٹر جمال الدین صاحب ویلور	سے/
۳۲	جناب حکیم سید غلام علی صاحب ویلور	سے/
۳۳	جماعت کل صاحبان ساکنان ویلور	سے/
۳۴	جناب منشی عبدالکریم خان صاحب ساکن ویلور	سے/
۳۵	جناب عبدالعزیز صاحب داماد قادر محی الدین صاحب مدراس	ے/
۳۶	جناب صوبہ دار میجر محمد ابراہیم صاحب مدراس	ے/
۳۷	جناب رحیم بخش صاحب کپتان پلٹن مدراس	ے/
۳۸	جناب منشی عبدالجلیل صاحب معرفت شاہ نظام الدین صاحب مدراس	ے/
۳۹	جناب عبدالرحمن صاحب کھرہ ویلور	ے/
۴۰	جناب مولوی فضل حق صاحب رئیس کچھرادان	عہ/
۴۱	جناب مولوی محمد حسین صاحب رئیس کچھرادان	عہ/

نمبر	نام	رقم
۴۲	جناب مولوی تسلیم احمد صاحب امروہہ	عہ/
۴۳	جناب حافظ قدرت اللہ صاحب امروہہ	عہ/
۴۴	جناب حاجی رحمت حسین صاحب امروہہ	عہ/
۴۵	جناب حکیم محمد شریف صاحب ویلور مدراس	عہ/
۴۶	جناب قاضی عبدالحفیظ صاحب ویلور مدراس	عہ/
۴۷	جناب حاجی [illegible] صاحب ملیباری ویلور مدراس	عہ/
۴۸	جناب حسین صاحب ویلور مدراس	عہ/
۴۹	جناب حاجی شہراتی صاحب فرخ آباد	عہ/
۵۰	جناب حکیم عبدالعزیز صاحب امروہہ	۱۲/
۵۱	جناب سید قادر خان صاحب ویلور مدراس	۸/
۵۲	جناب عبدالمجید خان صاحب گھڑی ساز ویلور مدراس	۸/
۵۳	جناب محمد یٰسین صاحب ویلور مدراس	۸/
۵۴	جناب زین العابدین صاحب ویلور مدراس	۸/
۵۵	جناب منشی عبدالسلام صاحب ویلور مدراس	۸/
۵۶	جناب رسول خان صاحب ویلور مدراس	۸/
۵۷	جناب سید محمود صاحب عطار ویلور مدراس	۳/

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۵۸	جناب شیخ عبداللہ صاحب ویلور مدراس	۴ر	۶۹	مسماۃ بختاور بیگم صاحبہ ویلور مدراس	۴ر
۵۹	جناب محمود خان صاحب ویلور مدراس	۴ر	۷۰	جناب محمد عبدالرزاق صاحب تاجر ویلور مدراس	۴ر
۶۰	جناب قادر شریف صاحب ویلور مدراس	۴ر	۷۱	جناب محمد عبدالرحمن صاحب تاجر ویلور مدراس	۴ر
۶۱	جناب محمد قاسم صاحب تاجر ویلور مدراس	۴ر	۷۲	جناب شیخ عبداللطیف صاحب ویلور مدراس	۴ر
۶۲	جناب عبدالغفور صاحب اڈیٹر ویلور مدراس	۴ر	۷۳	جناب سید ابراہیم صاحب ویلور مدراس	۲ر
۶۳	جناب عبدالسلام صاحب ویلور مدراس	۴ر	۷۴	جناب سید عبداللہ صاحب گاڑیبان ویلور مدراس	۲ر
۶۴	جناب مانگ محمد صاحب ویلور مدراس	۴ر	۷۵	جناب سید سلطان خان صاحب ویلور مدراس	۲ر
۶۵	جناب عبدالرحیم صاحب حولدار ویلور مدراس	۴ر	۷۶	جناب کھاسے محمد قاسم صاحب ویلور مدراس	۲ر
۶۶	جناب محمد اسحاق صاحب ویلور مدراس	۴ر	۷۷	جناب قادر بادشاہ صاحب ویلور مدراس	۲ر
۶۷	جناب عبدالستار صاحب ویلور مدراس	۴ر	۷۸	جناب محمد یعقوب صاحب پیش امام ویلور مدراس	۲ر
۶۸	جناب محمد امیر اللہ صاحب فرزند محمد حبیب اللہ صاحب ویلور مدراس	۴ر	۷۹	جناب سراج الدین صاحب پوسٹ ماسٹر ویلور مدراس	۲ر
			۸۰	جناب عبدالواحد صاحب ویلور مدراس	۲ر
			۸۱	جناب محمد خان صاحب ویلور مدراس	۲ر

نمبر	نام	رقم
۸۲	جناب محمد اکبر صاحب قصاب ویلور مدراس	۲ر
۸۳	جناب عزیز خان صاحب ویلور مدراس	ار
	جناب سید ابراہیم صاحب گاڑیبان ویلور مدراس	ار

فہرست چندہ دہندگان مد وظائف دار العلوم

نمبر	نام	رقم
۱	سرکار عالی ریاست بہاولپور دام ملکہم بتوسط مشیر تصرفات ریاست	عہ
۲	امیر الامراء ناصر الاسلام جناب شیخ محمد بہاؤ الدین صاحب خان بہادر وزیر اعظم ریاست جوناگڈہ	ھ
۳	جناب مولوی عبد الباری صاحب اعظم آبادی تاجر چرم کلکتہ	ھ
۴	جناب مولوی حکیم محمد سید علی صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ ضلع پربھنی علاقہ حیدر آباد دکن بدفعات	ھ
۵	اہلیہ سعادت خان صاحب قائم گنج ضلع فرخ آباد معرفت حاجی ساقی داد خان صاحب رسالدار	۱۲ر
۶	اہلیہ عبد الرحمن خان صاحب مرحوم قائم گنج	
	معرفت حاجی ساقی داد خان صاحب موصوف	ھ ر
۷	جناب حسن الدین خان صاحب رسالدار قائم گنج	ھ ر
۸	جناب مولوی عبد الحمید صاحب وکیل فرخ آباد	ھ
	میزان کل	

فہرست چندہ دہندگان سرمایہ دار العلوم

نمبر	نام	رقم
۱	جناب منشی کرم علی خان صاحب قرق امین بلاری ضلع مراد آباد	
۲	جناب مولوی حشمت علی صاحب وکیل مراد آباد	عہ ر
۳	جناب سید احتشام علی صاحب وکیل مراد آباد	عہ ر
۴	جناب حافظ فضل احمد صاحب زمیندار بچولہ ضلع مراد آباد	عہ ر
۵	جناب ڈاکٹر علیم اللہ صاحب بلاری	عہ ر
۶	جناب مولوی فہیم شاہ صاحب سیاہہ نویس بلاری ضلع مراد آباد	عہ ر
۷	جناب شیخ قدرت اللہ صاحب بلاری	عہ ر
۸	جناب مولوی قاضی الطاف حسین صاحب وکیل بلاری	عہ ر
۹	جناب شیخ حفیظ اللہ صاحب بلاری	عہ ر
۱۰	جناب حاجی حسین بخش صاحب بلاری	۸ر

فہرست چندہ دہندگان مدرسہ تعلیم عربی دار العلوم

نمبر	نام	رقم
۱	جناب مولوی سید حسن صاحب وکیل ججی مرادآباد	صہ/
۲	جناب حکیم حکمت اللہ صاحب ادا فروش مرادآباد	صہ/
۳	جناب مولوی محمد یعقوب علی صاحب وکیل ججی مرادآباد	صہ/
۴	والدہ رسالدار امراؤ بہادر خان صاحب قایم گنج	للعہ/ ۱۵ آ
۵	جناب نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب بلسری امروہہ	للعہ/
۶	جناب شیخ عبد القدیر صاحب شاہی حیدر امروہہ	عہ/
۷	جناب سید سعادت علی صاحب طالب العلم مرادآباد	عہ/
	میزان کل	عہ/ ۱۵ آ

فہرست چندہ دہندگان تعمیر دار العلوم

نمبر	نام	رقم
۱	جناب نواب ظہیر الدین احمد خان صاحب تعلقدار الگندل علاقہ حیدرآباد دکن	صہ/
۲	جناب مولوی حکیم محمد محی الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ لطیفیہ ویلور	عہ/
۳	جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی	عہ/
	میزان کل	لعہ/

فہرست کرایہ داران مکانات و دکانات جائداد دار العلوم

نمبر	نام	رقم
۱	پنڈت جانکی پرشاد صاحب بی اے پلیڈر کرایہ دار مکان وصیتی	للعہ
۲	بابو بانکے لال صاحب کرایہ دار مکان وصیتی	للعہ
۳	ایجنٹ شاخ الہ آباد بنک کرایہ دار مکان وصیتی	للعہ
۴	شیو بہاری پرشاد صاحب ایم اے کرایہ دار مکان وصیتی	للعہ
۵	گوپال لال صاحب کرایہ دار مکان وصیتی	للعہ
۶	الٰہی بخش بزاز صاحب کرایہ دار دکان	عہ
۷	سکندر حسین خان کرایہ دار دکان	عہ/
۸	محمد علی کرایہ دار دکان	للعہ/
	رمضان علی حجام کرایہ دار دکان	للعہ/
	حمید خان کرایہ دار زمین	

نمبر	نام	رقم
	احاطہ پشت دکانات	۳/
	میزان کل	[illegible]

فہرست چندہ زکوۃ بابت ۱۳۲۲ھ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب شیخ خدا بخش صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج گورداس پور	عہ
۲	جناب حافظ فصیح الدین صاحب سوداگر صدر بازار میرٹھ	عہ
۳	معرفت جناب مولوی حبیب الدین صاحب بذریعہ فروخت کھال قربانی اہل اسلام قصبہ نیوتنی	للعہ
۴	جناب حاجی ساقی دار خان صاحب رسالدار پنشنر قایم گنج ضلع فرخ آباد	عہ
۵	جناب شیخ علی محمد صاحب وکیل عدالت گورداس پور	عہ
۶	جناب شیخ نبی بخش صاحب وکیل عدالت گورداس پور	عہ
۷	متفرق چندہ بذریعہ وعظ از جامع مسجد میرٹھ	عہ
۸	جناب رستم جو دھا سر جو صاحب رئیس و تاجر صدر بازار شملہ	عہ
۹	والدہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ حافظ حفیظ الدین صاحب خلف حافظ عزیز الدین صاحب صدر بازار میرٹھ	عہ
۱۰	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب ٹھیکیدار گورداس پور	صہ/
۱۱	جناب مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گورداسپور	صہ/
۱۲	جناب خواجہ محمد عبد الرحمن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ گورداس پور	صہ/
۱۳	جناب مولوی جمیل الرحمن صاحب رئیس اعظم بچھرایوں ضلع مراد آباد	صہ/
۱۴	جناب منشی عبد القادر خان صاحب رئیس قائم گنج ضلع فرخ آباد	للعہ/
۱۵	جناب سید عبد الباری صاحب رئیس امروہہ ضلع مراد آباد	ے/
۱۶	جناب مولوی محمد حسن خان صاحب ملازم عدالت ڈسٹرکٹ جج گورداس پور	۱/
۱۷	جناب منشی وجیہ الدین صاحب سوداگر صدر بازار میرٹھ	۱/
۱۸	جناب حافظ محمد عزیز الدین صاحب صدر بازار میرٹھ	۱/
۱۹	جناب ڈپٹی عبد الرحیم صاحب رئیس	

نمبر	نام	رقم
	اندرکوٹ میرٹھ	[illegible]
۲۰	جناب شیخ امتیاز علی صاحب پنشنر منصف محلہ پیرزادگان امروہہ	عہ/
۲۱	جناب شیخ فیاض علی صاحب رئیس شاہی چبوترہ امروہہ	عہر/
۲۲	جناب منشی سلیم اللہ خان صاحب نائب تحصیلدار امروہہ	عہر/
۲۳	جناب حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیا ضلع بارہ بنکی	عہر/
۲۴	جناب چودھری عبدالرحیم صاحب شاہی چبوترہ امروہہ	۴/
۲۵	جناب شیخ معین الدین صاحب بلاری ضلع مراد آباد	۱/
۲۶	جناب شیخ یعقوب علی صاحب شاہی چبوترہ امروہہ	۔/
	میزان کل	[illegible]

فہرست چندہ یتیمخانہ کانپور بابت ۲۱ و ۲۲ھ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب محمد اشفاق حسین صاحب تحصیلدار سنبھل ضلع مراد آباد	عہر/
۲	جناب منشی نور الحسن صاحب کمیشنر ہردوئی	عہر/

نمبر	نام	رقم
۳	جناب ڈاکٹر شیخ کبیر الدین صاحب ستعینہ پشاور	عہر/
۴	جناب حافظ محبوب الٰہی صاحب پنجابی متصل شاہی مسجد مراد آباد	عہر/
۵	جناب مولوی رحیم بخش صاحب	۸/
	میزان کل	۷صہر/

فہرست چندہ خزانہ محمدیہ بابت ۱۳۲۱ و ۲۲ھ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب مسکین عبدالرحیم صاحب بن حاجی اسمعیل صاحب کوچین	للعہ
۲	جناب محبوب الٰہی صاحب سب انسپکٹر کوہ حج ضلع مراد آباد	عسہ
	میزان کل	للعہ

فہرست چندہ اشاعۃ الاسلام بابت ۱۳۲۲ھ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب منشی وجیہ الدین صاحب سوداگر صدر بازار میرٹھ	۶/

فہرست چندہ معین الندوہ شملہ بابت ۱۳۲۱ و ۲۲ھ مطابق ۱۹۰۳ء

نمبر	نام	رقم
۱	جناب بابو مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلرک پراونشل ڈویژن شملہ	عسہ
۲	جناب بابو فتح الدین صاحب ہیڈ کلرک ٹکنیکل سیکشن پبلک ورکس شملہ	صہ/

نمبر	نام	رقم
۳	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب کلرک ریونیو کمیٹی سوری انسٹیٹیوشن شملہ	صہ/
۴	جناب خواجہ حبیب اللہ صاحب رئیس شملہ	صہ/
۵	جناب مستری وزیر خان صاحب رولی انتظام شملہ	صہ/
۶	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بغدادی فروش مارکٹ شملہ	صہ/
۷	جناب بابو عبدالقادر صاحب رئیس اعظم معین الندوہ شملہ	صہ/
۸	جناب منشی عبدالقادر صاحب نائب شملہ	سے/
۹	جناب بابو شہاب الدین صاحب ملازم دفتر جنرل شملہ	عہ/
۱۰	جناب محمد عباس احمد صاحب خلف مولوی غلام محمد صاحب شملوی شملہ	عہ/
۱۱	جناب خواجہ عبدالاحد صاحب رئیس شملہ	عہ/
۱۲	جناب منشی محمد دسابر حسین صاحب سوداگر شملہ	عہ/
۱۳	جناب پیرجی ظہور احمد صاحب ٹیکسٹ بک برانچ گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۱۴	جناب مرزا شیر محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پبلک ورکس شملہ	عہ/
۱۵	جناب میر جلال الدین صاحب نقشہ نویس شملہ	عہ/
۱۶	جناب بابو فضل الرحمن صاحب نقشہ نویس شملہ	عہ/
۱۷	جناب بابو نور حسین صاحب نقشہ نویس شملہ	عہ/
۱۸	جناب بابو محمد حسین صاحب ریکارڈ کیپر سرگروہ خانساماں شملہ	عہ/
۱۹	جناب بابو محمد حسین خان صاحب پبلک دفتر شملہ	عہ/
۲۰	جناب بابو محمد شعبان صاحب کلرک سرکاری خزانہ شملہ	عہ/
۲۱	جناب بابو عبدالغفور صاحب کلرک اگزامینر آفس شملہ	عہ/
۲۲	جناب بابو محمد حسین صاحب اگزامینر آفس شملہ	عہ/
۲۳	جناب منشی محمد اسمعیل صاحب آرمی ہیڈ کوارٹرس پریس شملہ	عہ/
۲۴	جناب مولوی امام الدین صاحب مدرس ایم۔ بی سکول شملہ	عہ/
۲۵	جناب سید ہاشم علی صاحب سکشن نمبر ۲ گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۲۶	جناب بابو عبدالغنی صاحب اسسٹنٹ اورسیر کمیٹی شملہ	عہ/
۲۷	جناب سید لطف علی شاہ صاحب دفتر تارگھر شملہ	عہ/
۲۸	جناب شیخ نصیر الدین صاحب رولی گدام شملہ	عہ/
۲۹	جناب مولوی عبدالغفور صاحب رئیس شملہ	عہ/
۳۰	جناب بابو نور الدین صاحب کلرک ریونیو آفس گورنمنٹ انڈیا شملہ	عہ/

نمبر	نام	رقم
۳	جناب مولٰنا منعم الدین صاحب شملہ	عہ/
۴	متفرق چندہ بر موقع دعوت بخانہ میر ہاشم علی صاحب شملہ	[illegible]
۵	متفرق چندہ بر موقع دعوت میر ہاشم علی صاحب شملہ	۶/
۶	معرفت جناب مولوی منعم الدین صاحب شملہ	سہ عہ/
۷	جناب بابو غلام محمد صاحب کلرک ڈاکخانہ شملہ	عہ/
۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوہ لشکریہ نظم انگر صاحب شملہ	عہ/
۹	معرفت جناب سید ہاشم علی صاحب شملہ	عہ/
۱۰	جناب منشی عبد الخالق صاحب رئیس سیاٹو	عہ/
۱۱	جناب بابو جعفر محمد صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۱۲	جناب سید محمد علی صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۱۳	جناب بابو کریم بخش صاحب شملہ	عہ/
۱۴	جناب سید مختار حسین صاحب شملہ	عہ/
۱۵	جناب منشی کریم بخش صاحب نقشہ نویس شملہ	عہ/
۱۶	جناب [illegible] بابو [illegible] صاحب شملہ	عہ/
۱۷	جناب منشی عبد الرحیم صاحب پبلک دفتر شملہ	عہ/
۱۸	جناب منشی عبد [illegible] صاحب پبلک دفتر شملہ	عہ/
۱۹	جناب سردار [illegible] سنگھ صاحب پبلک دفتر شملہ	عہ/
۲۰	جناب لالہ سدانند صاحب پبلک دفتر شملہ	عہ/
۲۱	جناب سردار پرتاب سنگھ صاحب پبلک دفتر شملہ	عہ/
۲۲	جناب لالہ نتیانند صاحب پبلک دفتر شملہ	عہ/
۲۳	جناب بابو ہدایت بیگ صاحب کلرک خزانہ شملہ	عہ/
۲۴	جناب بابو عبد الواحد صاحب کلرک رپن ہاسپٹل شملہ	عہ/
۲۵	جناب بابو محمد عمر صاحب مالک میڈیکل ہال بالا بازار شملہ	عہ/
۲۶	جناب خواجہ عبد اللہ صاحب سوداگر مڈل بازار شملہ	عہ/
۲۷	جناب محمد جو و امیر صاحبان دکاندار	

نمبر	نام	رقم
	[illegible] شملہ	عمر
۲۸	جناب [illegible] بخش صاحب [illegible]	عمر
۲۹	جناب [illegible] جان صاحب سوداگر شملہ	عمر
۳۰	جناب [illegible] علی محمد صاحب [illegible] شملہ	عمر
۳۱	جناب [illegible] شملہ	عمر
۳۲	جناب [illegible] احمد اللہ صاحب [illegible] شملہ	عمر
۳۳	جناب منشی فخر الدین صاحب [illegible] شملہ	عمر
۳۴	جناب [illegible] جان و عبد القدوس صاحبان شملہ	عمر
۳۵	جناب نبی بخش صاحب [illegible] بازار شملہ	عمر
۳۶	جناب عبد الشکور صاحب شملہ	عمر
۳۷	جناب محمد حسین صاحب شملہ	عمر
۳۸	جناب الہ بخش صاحب شملہ	عمر
۳۹	جناب بابو محمد جہانگیر صاحب اگزامینر آفس شملہ	
۴۰	جناب بابو تاج الدین صاحب فائنینس دفتر شملہ	عمر
۴۱	جناب بابو الہ بخش صاحب شملہ	عمر
۴۲	جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب [illegible]	

نمبر	نام	رقم
	کمیٹی شملہ	عمر
۴۳	جناب منشی [illegible] صاحب مارکٹ شملہ	عمر
۴۴	جناب محبوب بخش صاحب شملہ	عمر
۴۵	جناب بابو فرزند علی شاہ صاحب شملہ	عمر
۴۶	جناب اللہ یار خان صاحب [illegible] شملہ	۱۲ر
۴۷	جناب [illegible] جان صاحب شملہ	۱۰ر
۴۸	جناب منشی امداد حسین صاحب انگلر شملہ	۸ر
۴۹	جناب منشی محمد عظیم صاحب [illegible] شملہ گورنمنٹ پریس	۸ر
۵۰	جناب بابو نور محمد صاحب [illegible] شملہ	۸ر
۵۱	جناب منشی شمس الاسلام صاحب شملہ	۸ر
۵۲	جناب بابو دین محمد صاحب شملہ	۸ر
۵۳	جناب بابو جعفر خان صاحب شملہ	۸ر
۵۴	جناب منشی غلام محمد صاحب شملہ	۸ر
۵۵	جناب منشی عبد الحمید صاحب [illegible] شملہ	۸ر
۵۶	جناب منشی جمال النبی صاحب [illegible] شملہ	۸ر
۵۷	جناب لالہ پورن سنگھ صاحب شملہ	۸ر
۵۸	جناب صاحب علی صاحب شملہ	۸ر
۵۹	جناب محمد سلطان دار صاحب سوداگر شملہ	۸ر
۶۰	جناب بابو اننت رام صاحب شملہ	۸ر
۶۱	جناب منشی محمد یاسین صاحب شملہ	۸ر

نمبر	نام	رقم
۶۲	جناب منشی ممتاز حسین صاحب شملہ	۸ر
۶۳	جناب منشی برکت علی صاحب شملہ	۸ر
۶۴	جناب گنھامند صاحب شملہ	۸ر
۶۵	جناب بابو عبد الحق صاحب محرر عدالت شملہ	۸ر
۶۶	جناب منشی شیر محمد خان صاحب سارجنٹ پولیس شملہ	۸ر
۶۷	جناب حافظ عبد الرحیم صاحب سوداگر شملہ	۸ر
۶۸	جناب سراج الدین صاحب سیکشن نمبر ۶ شملہ	۸ر
۶۹	جناب شیخ کلن صاحب شملہ	۸ر
۷۰	جناب مولوی عبد الکریم صاحب شملہ	۸ر
۷۱	جناب سراج الدین صاحب شملہ	۸ر
۷۲	جناب خدا بخش صاحب شملہ	۸ر
۷۳	جناب عبد الغنی صاحب نمبر ۴ سیکشن نمبر ۱ شملہ	۸ر
۷۴	جناب عبد الرحیم صاحب سیکشن نمبر ۱ شملہ	۸ر
۷۵	جناب سعید الدین صاحب شملہ	۸ر
۷۶	جناب مرشد علی صاحب شملہ	۸ر
۷۷	جناب اکرم الٰہی صاحب شملہ	۸ر

نمبر	نام	رقم
۷۸	جناب گاموں صاحب میوہ فروش شملہ	۸ر
۷۹	جناب قاضی گھسیٹو صاحب شملہ	۸ر
۸۰	جناب بابو عبد الرشید صاحب پبلک دفتر شملہ	۸ر
۸۱	جناب محمد عثمان صاحب شملہ	۸ر
۸۲	جناب شیخ حیدر بخش صاحب ردی گر شملہ	۸ر
۸۳	جناب منشی محمد علی صاحب شملہ	۶ر
۸۴	جناب عبد الستار صاحب دوکاندار شملہ	۴ر
۸۵	جناب بابو الٰہی بخش صاحب سیکشن نمبر ۳ شملہ	۴ر
۸۶	جناب منشی واحد علی خان صاحب ریڈنگ برانچ گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر
۸۷	جناب شمس الحق صاحب شملہ	۴
۸۸	جناب محمد اسحاق صاحب پبلک دفتر شملہ	۴ر
۸۹	جناب بابو فتح چند صاحب پبلک دفتر شملہ	۴ر
۹۰	جناب لالہ دولت رام صاحب پبلک دفتر شملہ	۴ر
۹۱	جناب لالہ گوکل رام صاحب شملہ	۴ر
۹۲	جناب بابو نجم الدین صاحب کلرک ڈپٹی کمشنر آفس شملہ	۴ر
۹۳	جناب منشی احمد حسن صاحب سارجنٹ شملہ	۴ر

نمبر	نام	رقم
۹۴	جناب منشی عبدالرحمن صاحب شملہ	۴ر
۹۵	جناب منشی امانت علی صاحب ایم۔ بی اسکول شملہ	۴ر
۹۶	جناب منشی عبدالرحمن صاحب شملہ	۴ر
۹۷	جناب لالہ چھبیرام صاحب مدرس ایم بی سکول شملہ	۴ر
۹۸	جناب محمد جو صاحب دکاندار بڑا بازار شملہ	۴ر
۹۹	جناب مولا بخش صاحب خیاط شملہ	۴ر
۱۰۰	جناب منشی علی الدین صاحب گھڑی ساز شملہ	۴ر
۱۰۱	جناب امام الدین صاحب پنشنر شملہ	۴ر
۱۰۲	جناب غلام محمد صاحب پٹھان شملہ	۴ر
۱۰۳	جناب بابو حبیب اللہ صاحب شملہ	۴ر
۱۰۴	جناب سید اکبر علی صاحب شملہ	۴ر
۱۰۵	جناب میر حسن علی صاحب شملہ	۴ر
۱۰۶	جناب عطا محمد صاحب شملہ	۴ر
۱۰۷	جناب منشی امیر احمد صاحب شملہ	۴ر
۱۰۸	جناب منشی ابراہیم صاحب شملہ	۴ر
۱۰۹	جناب محمد بشیر الدین صاحب شملہ	۴ر
۱۱۰	جناب نور احمد صاحب شملہ	۴ر
۱۱۱	جناب دین محمد صاحب شملہ	۴ر
۱۱۲	جناب غلام حسین صاحب شملہ	۴ر
۱۱۳	جناب نبی بخش صاحب نمبر ۳ سیکشن نمبر ۲ شملہ	۴ر
۱۱۴	جناب عبدالرحمن صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۴ر
۱۱۵	جناب الٰہی بخش صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۴ر
۱۱۶	جناب قطب علی صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۴ر
۱۱۷	جناب شجاعت حسین صاحب سیکشن نمبر ۲۔ شملہ	۴ر
۱۱۸	جناب ولایت شاہ صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۴ر
۱۱۹	جناب ولی محمد صاحب شملہ	۴ر
۱۲۰	جناب سراج الدین صاحب شملہ	۴ر
۱۲۱	جناب عمر الدین صاحب شملہ	۴ر
۱۲۲	جناب عبدالغنی صاحب شملہ	۴ر
۱۲۳	جناب محمد بخش صاحب نمبر ۱ ڈسٹر بیوٹر شملہ	۴ر
۱۲۴	جناب گنگا رام صاحب ڈسٹر بیوٹر شملہ	۴ر
۱۲۵	جناب قادر بخش صاحب ڈسٹر بیوٹر شملہ	۴ر
۱۲۶	جناب محمد نور الحق صاحب فنزی شملہ	۴ر
۱۲۷	جناب عبدالغفور خان صاحب جمعدار شملہ	۴ر
۱۲۸	جناب منشی غلام محی الدین صاحب ڈکنیلیٹر شملہ	۴ر

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱۲۹	جناب بابو علی تقی صاحب ملازم کمیٹی شملہ	۴ر	۱۵۰	جناب بابو چراغ الدین صاحب سیکشن نمبر ۸ شملہ	۲ر
۱۳۰	جناب بابو حبیب اللہ صاحب ملازم کمیٹی شملہ	۴ر			
۱۳۱	جناب جان محمد صاحب شملہ	۴ر	۱۵۱	جناب منشی جمال الدین صاحب شملہ	۲ر
۱۳۲	جناب کریم بخش صاحب شملہ	۴ر	۱۵۲	جناب حافظ محمد شفیع صاحب شملہ	۲ر
۱۳۳	جناب نبی بخش صاحب شملہ	۴ر	۱۵۳	جناب منشی عبدالرحمن صاحب شملہ	۲ر
۱۳۴	جناب ابو علی صاحب شملہ	۴ر	۱۵۴	جناب پیر ذاکر حسین صاحب شملہ	۲ر
۱۳۵	جناب سیوندھا صاحب شملہ	۴ر	۱۵۵	جناب منشی بشیر احمد صاحب شملہ	۲ر
۱۳۶	جناب شیخ محمد اسحاق صاحب شملہ	۴ر	۱۵۶	جناب منشی علاؤالدین صاحب شملہ	۲ر
۱۳۷	جناب شیخ کرامت علی صاحب شملہ	۴ر	۱۵۷	جناب منشی نور محمد صاحب نمبر ۱ شملہ	۲ر
۱۳۸	جناب لالہ سیتا رام صاحب شملہ	۴ر	۱۵۸	جناب منشی عبدالغفار صاحب شملہ	۲ر
۱۳۹	جناب حشمت اللہ صاحب شملہ	۴ر	۱۵۹	جناب منشی عبدالرزاق صاحب شملہ	۲ر
۱۴۰	جناب عبدالعزیز صاحب سیکشن نمبر ۵ شملہ	۴ر	۱۶۰	جناب منشی عبدالرحمن خان صاحب شملہ	۲ر
۱۴۱	جناب محمد الدین صاحب شملہ	۴ر	۱۶۱	جناب محبوب احمد صاحب شملہ	۲ر
۱۴۲	جناب سائیں ضیاء الحسن صاحب شملہ	۲ر	۱۶۲	جناب مولا بخش صاحب سیکشن نمبر ۶ شملہ	۲ر
۱۴۳	جناب محمد شفیع صاحب شملہ	۲ر			
۱۴۴	جناب فضل الدین صاحب شملہ	۲ر	۱۶۳	جناب وزیر بیگ صاحب شملہ	۲ر
۱۴۵	جناب منشی جلال الدین صاحب شملہ	۲ر	۱۶۴	جناب عبدالغفور صاحب شملہ	۲ر
۱۴۶	جناب منشی دین الٰہی صاحب شملہ	۲ر	۱۶۵	جناب شیخ الہ دین صاحب شملہ	۲ر
۱۴۷	جناب بابو گسائیں رام صاحب شملہ	۲ر	۱۶۶	جناب محمد اسحاق صاحب شملہ	۲ر
۱۴۸	جناب میاں خدا بخش صاحب دفتری شملہ	۲ر	۱۶۷	جناب عبدالکریم صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۲ر
۱۴۹	جناب بشارت علی صاحب مسجد شملہ	۲ر	۱۶۸	جناب رحیم عظیم صاحب شملہ	۲ر

نمبر	نام	رقم
۱۶۹	جناب سکندر خان صاحب سیکشن نمبر ۱ شملہ	۲ر
۱۷۰	جناب سید محمد حسین خان صاحب نمبر ۲ شملہ	۲ر
۱۷۱	جناب علی حسین خان صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۲ر
۱۷۲	جناب جسیم الدین صاحب شملہ	۲ر
۱۷۳	جناب سعادت خان صاحب سیکشن نمبر ۱ شملہ	۲ر
۱۷۴	جناب محمد شفیع صاحب شملہ	۲ر
۱۷۵	جناب نور محمد صاحب شملہ	۲ر
۱۷۶	جناب الٰہی بخش صاحب شملہ	۲ر
۱۷۷	جناب محمد نذیر صاحب شملہ	۲ر
۱۷۸	جناب مولوی محمد حسین صاحب سیکشن نمبر ۳ شملہ	۲ر
۱۷۹	جناب امیر بخش صاحب سیکشن نمبر ۳ شملہ	۲ر
۱۸۰	جناب سراج الدین صاحب سیکشن نمبر ۳ شملہ	۲ر
۱۸۱	جناب روشن علی صاحب سیکشن نمبر ۳ شملہ	۲ر
۱۸۲	جناب شیخ کلو صاحب شملہ	۲ر
۱۸۳	جناب گوری دت صاحب ڈسٹری بیوٹر شملہ	۲ر
۱۸۴	جناب کرامت اللہ صاحب شملہ	۲ر
۱۸۵	جناب محمد جعفر صاحب ڈسٹری بیوٹر شملہ	۲ر
۱۸۶	جناب حبیب اللہ صاحب نمبر ۳ ڈسٹری بیوٹر شملہ	۲ر
۱۸۷	جناب زاہد علی صاحب شملہ	۲ر
۱۸۸	جناب گوبند رام صاحب شملہ	۲ر
۱۸۹	جناب محمد حسین صاحب شملہ	۲ر
۱۹۰	جناب عبد الاحد صاحب شملہ	۲ر
۱۹۱	جناب عبد الخالق صاحب شملہ	۲ر
۱۹۲	جناب عبد الرحیم صاحب نمبر ۱ شملہ	۲ر
۱۹۳	جناب مختار الدین صاحب دفتری خانہ شملہ	۲ر
۱۹۴	جناب الف خان صاحب شملہ	۲ر
۱۹۵	جناب محمد ابراہیم خان صاحب شملہ	۲ر
۱۹۶	جناب نذیر محمد صاحب شملہ	۲ر
۱۹۷	جناب پیران بخش صاحب بھینہ فروش شملہ	۲ر
۱۹۸	جناب عیدو صاحب بھینہ فروش شملہ	۲ر
۱۹۹	جناب ملو صاحب بھینہ فروش شملہ	۲ر
۲۰۰	جناب رحمت اللہ صاحب بھینہ فروش شملہ	۲ر
۲۰۱	جناب درباری صاحب بھینہ فروش شملہ	۲ر
۲۰۲	جناب گلاب صاحب مارکٹ شملہ	۲ر
۲۰۳	جناب نہال صاحب مارکٹ شملہ	۲ر
۲۰۴	جناب دھومی صاحب مارکٹ شملہ	۲ر
۲۰۵	جناب محمد ابراہیم خان صاحب مارکٹ شملہ	۲ر

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۲۰۶	جناب سردار آتما سنگھ صاحب پبلک دفتر شملہ	۲ر	۲۲۱	جناب عبدالرزاق صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۱ر
۲۰۷	جناب مولوی پیر محمد صاحب شملہ	۲ر	۲۲۲	جناب سید احمد صاحب سیکشن نمبر ۲ شملہ	۱ر
۲۰۸	جناب امام الدین صاحب شملہ	۲ر	۲۲۳	جناب امانت علی صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۰۹	جناب سید مجید حسین صاحب شملہ	۱ر	۲۲۴	جناب [illegible] خان صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۰	جناب فضل احمد صاحب شملہ	۱ر	۲۲۵	جناب محمد بخش صاحب نمبر ۲ دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۱	جناب ظہور الدین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر	۲۲۶	جناب غازی الدین صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۲	جناب خادم حسین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر	۲۲۷	جناب محمد اسمٰعیل صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۳	جناب مبارک علی صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر	۲۲۸	جناب پریم داس صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۴	جناب سدن صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر	۲۲۹	جناب محمد حسین صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۵	جناب لقاءاللہ صاحب سیکشن نمبر ۲ گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر	۲۳۰	جناب دیوان محمد صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۶	جناب صوفی کرم الٰہی صاحب سیکشن نمبر ۲ گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر	۲۳۱	جناب ہیرا سنگھ صاحب دفتری بیوریو شملہ	۱ر
۲۱۷	جناب میاں صاحب سیکشن نمبر ۵ گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر			
۲۱۸	جناب شیخ مرتضیٰ حسین صاحب سیکشن نمبر ۵ شملہ	۱ر			
۲۱۹	جناب محمد ابراہیم صاحب سیکشن نمبر ۳ شملہ	۱ر			
۲۲۰	جناب نواب حسین صاحب سیکشن نمبر ۱ شملہ	۱ر			

نمبر	نام	رقم
۲۳۲	جناب تحمیل رام صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۳۳	جناب عبد اللطیف صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۳۴	جناب سیت رام صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۳۵	جناب عبد الرحیم صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۳۶	جناب حسین صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۳۷	جناب نصیر الدین صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۳۸	جناب ممتاز الدین صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۳۹	جناب بخش علی صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۰	جناب الہ دیا صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۱	جناب بشیر احمد صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۲	جناب عبد الرحیم صاحب نمبر ۲ دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۳	جناب عبد القادر صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۴	جناب نصیر الدین صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۵	جناب محمد اسلام صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۶	جناب گنگا رام صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۷	جناب بالا رام صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۸	جناب مہابیر صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۴۹	جناب مرتضیٰ حسین صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۰	جناب محمد بخش صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر

نمبر	نام	رقم
۲۵۱	جناب الہ بخش صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۲	جناب نظام الدین صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۳	جناب سندریا صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۴	جناب آل حسن صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۵	جناب جگناتھ صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۶	جناب نذیر احمد صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۷	جناب غلام محمد صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۸	جناب محمد نذیر صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۵۹	جناب رمضان علی خان صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۶۰	جناب حسن علی خان صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۶۱	جناب محمد شفیع صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۶۲	جناب نواب حسین صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۶۳	جناب ہیرا صاحب دستری بیوپر شملہ	ا ر
۲۶۴	جناب فتح محمد صاحب دفتری خانہ شملہ	ا ر
۲۶۵	جناب عبد الحق صاحب دفتری خانہ شملہ	ا ر
۲۶۶	جناب رشید حسین صاحب دفتری خانہ شملہ	ا ر
۲۶۷	جناب غلام رسول صاحب شملہ	ا ر
۲۶۸	جناب کریم بخش صاحب شملہ	ا ر
۲۶۹	جناب علی بخش صاحب شملہ	ا ر
۲۷۰	جناب ظہور خان صاحب شملہ	ا ر

نمبر	نام	رقم
۲۷۱	جناب کھے خان صاحب شملہ	ار
۲۷۲	جناب غلام ذکریا خان صاحب شملہ	ار
۲۷۳	جناب علی اشرف صاحب شملہ	ار
۲۷۴	جناب عبد الوحید صاحب شملہ	ار
۲۷۵	جناب عبد الرحمن صاحب نمبر ۲ شملہ	ار
۲۷۶	جناب محمد یوسف صاحب شملہ	ار
۲۷۷	جناب فرحت اللہ صاحب شملہ	ار
۲۷۸	جناب صدیق احمد صاحب شملہ	ار
۲۷۹	جناب برکت علیخان صاحب دفتری شملہ	ار
۲۸۰	جناب سردار خان صاحب شملہ	ار
۲۸۱	جناب ہری رام صاحب شملہ	ـر
۲۸۲	جناب جید یال صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۸۳	جناب دیال سنگھ صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۸۴	جناب [illegible] صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۸۵	جناب [illegible] صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۸۶	جناب [illegible] صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۸۷	جناب [illegible] صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۸۸	جناب پوران صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۸۹	جناب ولی محمد صاحب وسری بو ڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۰ر
۲۹۰	جناب عبد المجید خان صاحب دفتری شملہ	۰ر
۲۹۱	جناب رحیم بخش صاحب شملہ	۰ر
	میزان کل	۹۴/۳ مالہ

فہرست چندہ مکہ معظمہ بابت ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ھ

نمبر	نام	رقم
۱	جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب سابق ناظم ندوۃ العلما مکہ معظمہ	عـہ
۲	جناب حکیم عطا کریم صاحب مکہ معظمہ	عـہ
۳	جناب الحاج ملا داؤد صاحب مکہ معظمہ	عـہ
۴	جناب مولوی محمد احسن صاحب مکہ معظمہ	صہ ر
۵	جناب نواب بہادر ممتاز علی محسن صاحب مکہ معظمہ	صہ ر
۶	جناب الحاج عبد اللہ صاحب عرب مکہ معظمہ	صہ ر
۷	جناب منشی محمد نصیر بیگ صاحب اہلکار کونسلات انگریزی جدہ	للعہ ر
۸	جناب ممتاز علی بخش صاحب مکہ معظمہ	للعہ ر
۹	جناب منشی محمد عمر صاحب مکہ معظمہ	للعہ ر
۱۰	جناب مولوی محمد حلیم صاحب معلوف مکہ معظمہ	للعہ ر
۱۱	جناب شیخ فصیح اللہ صاحب مکہ معظمہ	سے ر
۱۲	جناب مولوی ابراہیم صاحب آردی مکہ معظمہ	عہ ر
۱۳	جناب شیخ عبد الودود صاحب مکہ معظمہ	عہ ر
۱۴	جناب حاجی غلام رسول صاحب مکہ معظمہ	عہ ر
۱۵	جناب مولوی عبد الجبار صاحب مکہ معظمہ	عہ ر

نمبر	نام	رقم
۱۶	جناب شیخ ابوبکر خوکر تاجر کتب مکہ معظمہ	ع/
۱۷	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب تاجر مکہ معظمہ	ع/
۱۸	جناب سید محمد زفری صاحب مکہ معظمہ	ع/
۱۹	جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب مکہ معظمہ	۱۲/
۲۰	جناب مولوی مظہر حسین صاحب مکہ معظمہ	عہ/
۲۱	جناب حکیم محمد بشیر صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۲۲	جناب اسمعیل صاحب عطار مکہ معظمہ	عمر/
۲۳	جناب شیخ فدا محمد صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۲۴	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۲۵	جناب محمد صدیق صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۲۶	جناب سید محمد صاحب کردی مکہ معظمہ	عمر/
۲۷	جناب عبداللہ خان و اسمعیل خان صاحبان مکہ معظمہ	عمر/
۲۸	جناب شیخ عبدالصمد صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۲۹	جناب قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عمر/
۳۰	جناب عمر خان صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۳۱	جناب شیخ محمد عثمان صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۳۲	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۳۳	جناب مولوی احمد حسن صاحب مکہ معظمہ	عمر/
۳۴	جناب سید معین الدین صاحب مکہ معظمہ	۱۰ر

نمبر	نام	رقم
۳۵	جناب شیخ حبیب الرحمن صاحب مکہ معظمہ	۸ر
۳۶	جناب شیخ محمد خان صاحب مکہ معظمہ	۸ر
۳۷	جناب شیخ ہارون صاحب مکہ معظمہ	۸ر
۳۸	جناب مرزا عبداللہ صاحب مکہ معظمہ	۱۲ر
۳۹	جناب شیخ نور الٰہی صاحب مکہ معظمہ	۴ر
۴۰	جناب شیخ عبدالحبیب صاحب مکہ معظمہ	۴ر
	میزان کل	لعہ

فہرست چندہ حیدرآباد دکن معرفت مولانا ملا عبدالقیوم صاحب

نمبر	نام	حالی	کلدار
۱	معرفت جناب مولوی غلام محمد صاحب تعلقدار نلگنڈہ حیدرآباد دکن		للعہ
۲	معرفت تحصیلدار صاحب ورنگل حیدرآباد		عہ
۳	جناب مولوی احمد زمان خان صاحب حیدرآباد		سے/
۴	نامعلوم الاسم	ع/	عمر
۵	جناب فضل اللہ صاحب قاری کلرک کریم نگر دکن	۱۲ر	
۶	جناب حسن الدین صاحب صیغہ ارحیدآباد	۱۲ر	
۷	جناب محمد عبدالواحد صاحب حیدرآباد	۲/۹	
۸	جناب مولوی احمد حسین صاحب مجتہد		ع/
۹	جناب ڈاکٹر اعتماد الحق صاحب		ع/
۱۰	جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب		ع/
۱۱	جناب عبدالرحمن صاحب منصبدار		ع/

نمبر	نام	حالی	کلدار
۱۲	جناب سید ضمیر احمد صاحب		عہ/
۱۳	جناب سید خواجہ شجاعت صاحب ناظم عدالت		عہ/
۱۴	جناب محمد حنیف صاحب		عہ/
۱۵	جناب مولوی اشرف حسین صاحب سررشتہ دار		عہ/
۱۶	جناب عبد الغنی صاحب سررشتہ دار		عہ/
۱۷	جناب سید فتح اللہ صاحب کارکن		عہ/
۱۸	جناب محمد محی الدین خانصاحب وکیل		عہ/
۱۹	جناب سید فدا علی صاحب		عہ/
۲۰	جناب مسیح الدین صاحب ناظر		عہ/
۲۱	جناب حکیم محبوب حسین صاحب وکیل		عہ/
۲۲	جناب محمد عبد الرحیم صاحب قاضی		عہ/
۲۳	جناب محمد جمال الدین صاحب لودھن		عہ/
۲۴	جناب سید عبد اللہ صاحب	عہ/	
۲۵	جناب مراد علی خان صاحب	عہ/	
۲۶	جناب شہاب الدین صاحب امین	عہ/	
۲۷	جناب سید القادر صاحب پٹواری	عہ/	
۲۸	جناب محمد عبد الحسین صاحب گرداور	عہ/	
۲۹	جناب سید حسین صاحب صیغہ دار	عہ/	
۳۰	جناب سید حیدر صاحب صیغہ دار	عہ/	
۳۱	جناب شاہ عبد الرزاق صاحب صیغہ دار	عہ/	
۳۲	جناب سید شاہ محمد صاحب	عہ/	

نمبر	نام	رقم
۳۳	جناب سید محمد اسمعیل صاحب صیغہ دار	عہ/
۳۴	جناب غلام نبی صاحب راول کول	عہ/
۳۵	جناب مرزا احمد اللہ بیگ صاحب تحصیلدار	عہ/
۳۶	شمس العلماء جناب مولوی شبلی صاحب نعمانی	عہ/
۳۷	جناب جود الغفار صاحب	عمر/
۳۸	جناب محمد اکرام اللہ صاحب	عمر/
۳۹	جناب محمد عبد الرحیم صاحب	عمر/
۴۰	جناب مولانا صاحب	عمر/
۴۱	جناب محمد ابراہیم صاحب حیدر آباد	عمر/
۴۲	جناب مولوی فضل اللہ صاحب	عمر/
۴۳	جناب عبد الشکور صاحب	عمر/
۴۴	جناب عبد الحی صاحب	عمر/
۴۵	جناب مولوی نور الحسن صاحب	عمر/
۴۶	جناب محبوب علی صاحب	عمر/
۴۷	جناب مولوی علیم الدین صاحب	عمر/
۴۸	جناب حکیم عبد الرؤف صاحب	عمر/
	میزان سکہ حالی	صہ/ ۱۰/۹/ہ
	میزان سکہ کلدار	ما عہ/

الندوہ

ندوۃ العلما کا ماہوار علمی رسالہ

ایڈیٹران

شمس العلما مولوی محمد شبلی نعمانی مولوی محمد حبیب الرحمن خان شروانی

۱- یہ رسالہ ہر عربی مہینے کے پہلے ہفتے مین شایع ہوتا ہی-

۲- اس رسالہ کی ضخامت معمولاً ۲۲ صفحے ہوتے ہین-

۳- اس رسالہ کا مقصد علوم اسلامیہ کا احیا اور علوم قدیمہ و جدیدہ کا موازنہ ہوا سکے ساتھ حسب ذیل مضامین ہوتے ہین

(۱) عربی زبان کی نادر الوجود کتابون پر تقریظ و تنقید-

(۲) ممالک اسلامیہ مین آجکل جو کتابین لکھی جا رہی ہین اُنپر تقریظ-

(۳) اکابر سلف کی سوانح عمریان جنمین زیادہ تر اُن کے اجتہادات سے بحث ہوتی ہی-

(۴) نصاب تعلیم مروجہ پر بحث-

(۵) ندوۃ العلما کے متعلق حالات-

(۶) علمی خبرین-

۴- چونکہ دقیق مضامین سی عام لوگون کو دلچسپی نہین ہوسکتی اسلیے ہر پرچہ میں ایک دو دقیق مضامین اور باقی عام فہم اور آسان ہوتے ہین

۵- مضمون نگار خود اپنے مضامین کے ذمہ دار ہین ندوۃ العلما اسکا جوابدہ نہین ہی-

۶- یہ رسالہ دو قسم کے کاغذ پر چھپتا ہی اول قسم کی قیمت مع محصول ۳ ہے، اور دوسرے کاغذ کی قیمت مع محصول دو روپیہ سالانہ ہی- نمونہ کا پرچہ قسم اول ۴ اور قسم دوم ۳ آنے پر روانہ کیا جائے گا-

۷- اس رسالہ کی آمدنی بعد وضع مصارف ندوۃ العلما کے سرمایہ مین داخل ہوگی-

۸- کل خط و کتابت منیجر رسالہ کے نام دفتر ندوۃ العلماء کے پتہ سے کیجائے اور روپیہ بھی اسی پتہ سے بھیجا جائے

۹- جسکے پاس کسی مہینہ مین رسالہ نہ پہونچے تو اُسی مہینہ مین اُسکی اطلاع دینی چاہیے ورنہ تعمیل نہو سکے گی-

۱۰- جو صاحب خط لکھین وہ اپنا نام صاف و واضح خط مین لکھین اور قید کا نمبر بھی ضرور درج کردین سید عبد الحی

منیجر رسالہ

مقاصد ندوة العلما

ندوة العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزا
(۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور یہ طے شدہ امر ہے کہ اسکو امور سیاست مدن سے تعلق نہ ہوگا۔

ہر ایک مقصد کے مناسب علی تجویزین قرار دی گئی ہین جنکا اجرا مسلمانون کی حالت موجودہ کے لیا
ضروری اور اُنکی دینی و دنیوی ضرورتون کے پورا کرنے کے لیے کافی ہین اگر فضل ایزدی اسکے جاری
اور قائم رکھنے مین موید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجہ
ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت والحاد کی بیخکنی (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) احکا
کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت وتجارت کی ترقی (۷) حسب ضر
زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) بربادکن نزاعون اور جھگڑون کا موقوف ہو
اور مسلمانون کا معاش اور معاد کی اصلاح مین مشغول ہونا

ندوة العلما کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجہ ذیل ہین

(۱) علماے کرام جنکو ندوة العلما کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اسکو مدد دیسکتے ہ
وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندة العلما کے رُکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوة العـ
شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عا مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مقد
ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہے (۳) ارکان ندوة العلما کے فرائض حسب مندرجہ ذیل ہ
(الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوة العلما کے مقا
واغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوة العلما کو بلاقیمت دیجا
اور جلسۂ عام مین تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر راے دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ
ممبری کیواسطے منتخب ہوسکین گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوة العلما سے رکھتے ہون
رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کرسکتے ہون (۵) اراکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شا
ہوچکی ہین پوری قیمت پر اور رسائل رکنیت کی کتابین باستثناے روداد کے نصف قیمت پر مل سکین